رنگین شمارہ | Monthly Magazine | Faizan-e-Madina

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)
مارچ 2021ء / رجب المرجب، شعبان المعظم 1442ھ

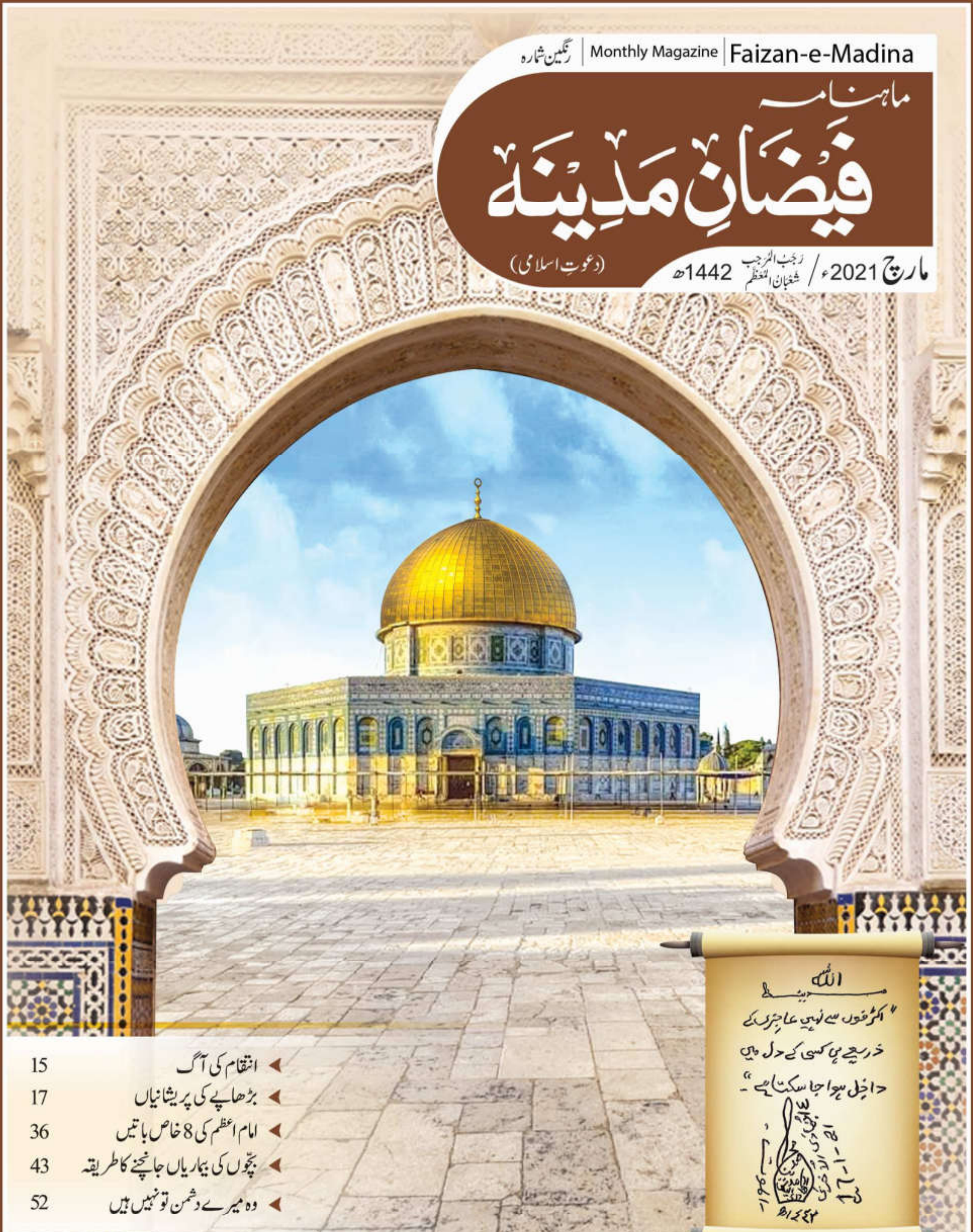

اللہ
مدینہ
”اکڑ فوں سے نہیں عاجزی کے ذریعے ہی کسی کے دل میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔“

◄ انتقام کی آگ 15
◄ بڑھاپے کی پریشانیاں 17
◄ امام اعظم کی 8 خاص باتیں 36
◄ بچّوں کی بیماریاں جانچنے کا طریقہ 43
◄ وہ میرے دشمن تو نہیں ہیں 52

اِغوا (Kidnapping) سے حفاظت کا نسخہ

یَاقَادِرُ

جو وُضُو کے دوران ہر عضو دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنالے اِن شآءَ اللہ دشمن اِس کو اِغوا نہیں کر سکے گا۔

بے اولاد جوڑے متوجہ ہوں!

یَا اَوَّلُ

41 بار روزانہ پڑھئے، صاحبِ اولاد ہو جائیں گے، اِن شآءَ اللہ۔

(مدّت: 40 دن) (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص22)

کینسر کا دَم

یَارَقِیْبُ

سات دن تک روزانہ باوُضو **یَارَقِیْبُ** 100 بار (اوّل آخر 11 بار دُرُود شریف) پڑھ کر کینسر کے مریض پر دَم کیجئے، اگر زخم ہو تو اُس پر بھی دَم کیجئے اگر کینسر کا زخم جسم کے اندرونی حصّے یا پردے کی جگہ ہو تو زخم کی جگہ پر کپڑے کے اوپر دم کر دیجئے۔ اگر جسم کے باہر زخم ہے تو سَرسوں کے تیل پر بھی دَم کر دیجئے اور وہ تیل مریض زخم پر لگاتا رہے، اِن شآءَ اللہ زخم صحیح ہو جائے گا اور کینسر دور ہو گا۔ (بیارِ عابد، ص40)

اپنڈکس کا روحانی علاج

آیَۃُ الْکُرسی 11 بار اور **یَاعَظِیْمُ** 7 بار (اوّل آخر تین بار دُرُود شریف) پڑھ کر ایک چٹکی نمک پر دَم کر کے اس کو پانی میں ڈال کر پی لیجئے۔ یہ عمل دن میں تین بار کیجئے۔ اِن شآءَ اللہ اپنڈکس ختم ہو جائے گا۔ (بیارِ عابد، ص43)

(نوٹ: ہر علاج اپنے طبیب کے مشورے سے کیجئے۔)

بفیضانِ نظر
سِراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرت سیّدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ

ہر ماہ چار زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی اور ہندی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

ماھنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

مارچ 2021ء | جلد: 5 | شمارہ: 03

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	سلسلہ
3	مناجات / نعت / منقبت			
4	نعمتیں اور شکر (قسط:01)			قراٰن و حدیث
8	دیدارِ الٰہی	6	عزت میں اضافہ	
10	الٹی چپل شیطان کا تخت مع دیگر سوالات			فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت
12	قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرنے کا طریقہ مع دیگر سوالات			دارالافتاء اہلِ سنّت
				مضامین
15	انتقام کی آگ	14	شبِ براءت	
19	وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے	17	بڑھاپے کی پریشانیاں	
23	مزہ نہ آئے تو؟	21	شبِ معراج انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے خطبے	
27	مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ (قسط:04)	25	شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:03)	
30	بزرگانِ دین کے مبارک فرامین	29	حج اور عمرے کا ثواب دلانے والی نیکیاں	
				تاجروں کے لئے
33	حضرت سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما (قسط:10)	31	احکامِ تجارت	
34	حضرت سیّدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ			بزرگانِ دین کی سیرت
37	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	36	امامِ اعظم کی 8 خاص باتیں	
39	معیوب بیماریوں کا تذکرہ مت کیجئے			متفرق
41	سفرنامہ	40	تعزیت و عیادت	
43	بچّوں کی بیماریاں جانچنے کا طریقہ			صحت و تندرستی
				قارئین کے صفحات
45	نئے لکھاری	44	آپ کے تأثرات	
				اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے
49	المدینۃ العلمیہ اور 2020ء	48	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	
51	گالی دینا گناہ ہے / کپڑے گندے نہ کیجئے			بچّوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“
53	کیا آپ جانتے ہیں؟	52	وہ میرے دشمن تو نہیں ہیں	
56	ننھے مُنّے پیارے بچّو!	54	بجّو کا انجام	
58	حروف ملائیے!	57	غلطی	
60	نماز کی حاضری / جملے تلاش کیجئے	59	مدرسۃُ المدینہ / مدنی ستارے	
				اسلامی بہنوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“
63	بلز، رسیدیں اور ضروری کاغذات (قسط:02)	62	گھر میں دینی ماحول بنانے کا ایک نسخہ	
65	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	64	حضرت سیدتنا خنساء بنت عمرو رضی اللہ عنہا	

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 80
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:
سادہ: 1000 رنگین: 1400
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 900 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +9221111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مہروز عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
نائب مدیر: ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء و تجاویز کے لئے
+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

مناجات

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کُشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بُھول جاؤں نَزْع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق سَتّارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضؔا خوابِ گِراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

حدائقِ بخشش، ص132
از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ

نعت

ہم بھی ہیں گنہگاروں میں یاصاحبِ معراج
ہے نام طلب گاروں میں یاصاحبِ معراج

تم شمع ہو پروانوں میں سلطانِ دو عالَم
تم چاند ہو سیّاروں میں یاصاحبِ معراج

تم مالک و مختار ہو تم شافعِ محشر
عاصی میں خطاکاروں میں یاصاحبِ معراج

اب جانچ کھرے کھوٹے کی ہونے لگی آقا
ہلچل ہے سِیَہ کاروں میں یاصاحبِ معراج

کھوٹوں کا بھرم رکھ لیا بازارِ عمل میں
خود ہو کے خریداروں میں یاصاحبِ معراج

مَسکَن کے لیے پاؤں میں صحرائے مدینہ
مَدفن ہو تو کُہساروں میں یاصاحبِ معراج

ایّوب کا مُنھ کیا ہے کہ خود قادرِ مُطلَق
واصف ہے ترا پاروں میں یاصاحبِ معراج

شمائمِ بخشش، ص33
از مولانا سیدایوب علی رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ

منقبت

شاہِ جُود و سخا غریب نواز
میرے مشکل کُشا غریب نواز

اس طرف بھی ذرا کرم کی نظر
ہے لگا آسرا غریب نواز

ہر گھڑی فیض عام ہے تیرا
واہ کیا ہے عطا غریب نواز

ہم تو مانگیں گے مانگے جائیں گے
جَم گیا بسترا غریب نواز

بھیک خواجہ ملے بھکاری کو
منتظر ہے گدا غریب نواز

والیٔ ہند یامعین الدین
المدد سیّدا غریب نواز

حالِ دل کیا بیاں کرے ایّوب
ہے عیاں مُدّعا غریب نواز

شمائمِ بخشش، ص41
از مولانا سیدایوب علی رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ

مشکل الفاظ کے معانی: شہِ مشکل کُشا: مشکلیں دور کرنے والے سردار۔ نَزْع: جاں کنی، موت کی سختی۔ شادی: خوشی۔ شہِ جُود وعطا: سخاوت اور عطائیں فرمانے والے سردار۔ عیب پوشِ خلق: مخلوق کے عیب چھپانے والے۔ سَتّارِ خطا: خطائیں چھپانے والے۔ بے باکیاں: بے حیائیاں۔ خوابِ گِراں: بھاری نیند۔ شافعِ محشر: قیامت کے دن شفاعت کرنے والے۔ مَسکَن: ٹھکانہ۔ مَدفن: قبر۔ کُہسار: پہاڑوں کی قطار۔ قادرِ مُطلَق: اللہ پاک۔ واصف: تعریف کرنے والا۔ عِیاں: ظاہر۔ مُدّعا: مقصد۔

نعمتیں اور شکر (قسط:01)

مفتی محمد قاسم عطاری*

اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر نعمتوں کی بارش ہر آن تواتُر سے بَرس رہی ہے۔ ہر ذرۂ کائنات اُس مُنعمِ حقیقی کی رحمتوں کے مُقدّس بوجھ تلے دَبا ہوا ہے۔ کوئی شے ایسی نہیں جسے اُس ربِّ کریم کی شانِ رحمت سے حصہ نہ ملا ہو۔ مخلوق کا عدم سے وجود میں آنا ہی اُس کے فضل و کرم سے ہے۔ نعمتوں کی جملہ مخلوقات پر فراوانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ بے پایاں کرم ہے کہ اُس نے ہم مسلمانوں کو دوسروں سے زیادہ رحمت کا حصہ عطا فرمایا۔ اپنی ذات کے اعتبار سے ہم غور کریں تو سمجھ آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کس کس طور پر ہمیں حاصل ہیں۔

سب سے پہلی نعمت، نعمتِ وجود ہے کہ ایک وقت وہ تھا جب ہم موجود نہ تھے اور نہ ہی کوئی قابلِ ذکر شے تھے پھر اُس نے ہمیں وجود بخشا اور سماعت و بصارت عطا کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا(۱) اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا(۲) اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا(۳)﴾ ترجمہ: بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا۔ بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا تاکہ ہم اس کا امتحان لیں تو ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنادیا۔ بیشک ہم نے اسے راستہ دکھادیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا ناشکری کرنے والا ہے۔(پ29، الدھر:1تا3)

دوسری نعمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں کوئی جانور، مویشی نہیں بنایا بلکہ انسان بنایا اور بہترین صورت عطا فرمائی، چنانچہ خداوندِ کریم نے فرمایا: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ(۴)﴾ ترجمہ: بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔(پ30، التین:4)

تیسری نعمت جو نہایت عظیم ہے، نعمتِ ایمان ہے کہ اللہ کریم نے ہمیں ایمان کی دولت سے مُشرّف کیا، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ﴾ ترجمہ: لیکن اللہ نے تمہیں ایمان محبوب بنادیا ہے اور اُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عُدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی۔(پ26، الحجرات:7)

چوتھی عظیم و جلیل نعمت، خدا کی آخری کتاب قرآنِ مجید ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ﳔ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ(۵۷)﴾ ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفا اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت آگئی۔(پ11، یونس:57)

پانچویں عظیم نعمت، جانِ نعمت، اصلِ نعمت، سببِ ہر رحمت و نعمت، حضور پر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ گرامی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا﴾ ترجمہ: وہی (اللہ) ہے جس نے اَن پڑھوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا۔(پ28، الجمعہ:2) اور یہ ایسی نعمت ہے کہ باقی دنیا والی ساری نعمتیں اِس پر قربان۔

ع وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے
ع اِک ترے رخ کی روشنی، چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ع کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

ع شکر ایک کرم کا بھی، ادا ہو نہیں سکتا
دل اُن پہ فدا، جانِ حسنؔ اُن پہ فدا ہو

چھٹی نعمت یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں بہترین امت بنایا، چنانچہ فرمایا: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ ترجمہ: (اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔
(پ4، اٰل عمرٰن:110)

ساتویں عظیم نعمت، عقل ہے کہ خدا نے ہمیں پاگل نہیں بنایا اور نہ ہی جانوروں کی طرح نہایت معمولی عقل دی ہے، بلکہ وہ عالی شان عقل عطا فرمائی ہے جو کاشفِ حقائقِ کائنات (یعنی کائنات کی غیر معلوم حقیقتیں کھولنے والی)، واقفِ معارفِ الٰہیہ (یعنی خدائی اسرار جاننے والی) اور غوّاصِ بحرِ دقائق (یعنی باریک سے باریک باتوں کی گہرائیوں میں جانے والی) اور دنیا و آخرت کے منافع سمجھنے والی ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ﴾ ترجمہ: بیشک اِس میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ (پ14، النحل:12) اور عقل استعمال کرنے کی طرف دعوتِ شوق دیتے ہوئے فرمایا: ﴿سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ﴾ ترجمہ: ابھی ہم انہیں آسمان و زمین کی وسعتوں میں اور خود ان کی ذاتوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔ (پ25، حٰمۤ السجدۃ:53) اور فرمایا: ﴿وَ اتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ ترجمہ: اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو۔ (پ2، البقرۃ:197) اور فرمایا: ﴿اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰىؕ-اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ ترجمہ: وہ آدمی جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے تو کیا وہ اُس جیسا ہے جو اندھا ہے؟ صرف عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں۔
(پ13، الرعد:19)

آٹھویں نعمت اور بہت حیرت انگیز نعمت کہ اللہ تعالیٰ نے مقصودِ کائنات ہمیں قرار دیا ہے اور باقی کائنات یعنی آسمان و زمین، سورج، چاند، ستارے، درخت، پہاڑ، ندی نالے، دریا، سمندر، غار، وادیاں، گھاٹیاں، دن رات وغیرہا سب ہمارے کام میں لگا رکھے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ﴾ ترجمہ: اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب (اللہ نے) اپنی طرف سے (اے لوگو!) تمہارے کام میں لگا دیا۔ (پ25، الجاثیۃ:13)

نعمتوں کی اِس مُوسلا دھار بارش سے فیض یاب ہوتے ہوئے ہماری حالت و کیفیت تو یہ ہونی چاہئے کہ دل احساسِ تشکر سے لبریز اور رحمٰن و رحیم مولا کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جھکا رہے، جبینِ نیاز اُس کی بارگاہِ ناز میں سجدہ ریز رہے، فانی وجود اُس واجبُ الوجود کی ذاتِ جمال و جلال کی محبت میں فنا ہو جائے اور ظاہر و باطن اُس کے شکر میں مستغرق رہیں، لیکن افسوس کہ ہماری حالت ایسی نہیں بلکہ خدائے رؤف و رحیم کے عظیم جُود و کرم، رحمت و نعمت اور فضل و برکت کے باوجود ہمارے اندر شکر کا مادہ کم ہے۔ اگر صبح اٹھنے سے رات سونے تک کے معمولات پر غور کرلیں کہ ہم کتنا شکر ادا کرتے ہیں تو نفس کی طرف سے ہمیں جواب کے الفاظ کچھ اِس انداز میں موصول ہوں گے۔

ع روزِ حساب جب مرا، پیش ہو دفترِ عمل
آپ بھی شرمسار ہو، مجھ کو بھی شرمسار کر

ربِّ کریم نے فرمایا: ﴿وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ﴾ ترجمہ: اور میرے بندوں میں شکر والے کم ہیں۔ (پ22، سبا:13) اور شیطان نے بھی مردود قرار دیئے جانے کے دن بارگاہِ الٰہی میں یہی کہا تھا: ﴿وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ﴾ ترجمہ: اور تو اُن میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔ (پ8، الاعراف:17)

ع بندے پہ تیرے نفسِ لعیں ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

ع مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لُطف میری جان کو سوز و گداز کا

ع تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

عملی حالت تو وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی لیکن حقیقی حالت کیسی ہونی چاہئے، اُس کی تفصیل اِن شآءَ اللہ اگلی قسط میں پیش کی جائے گی۔

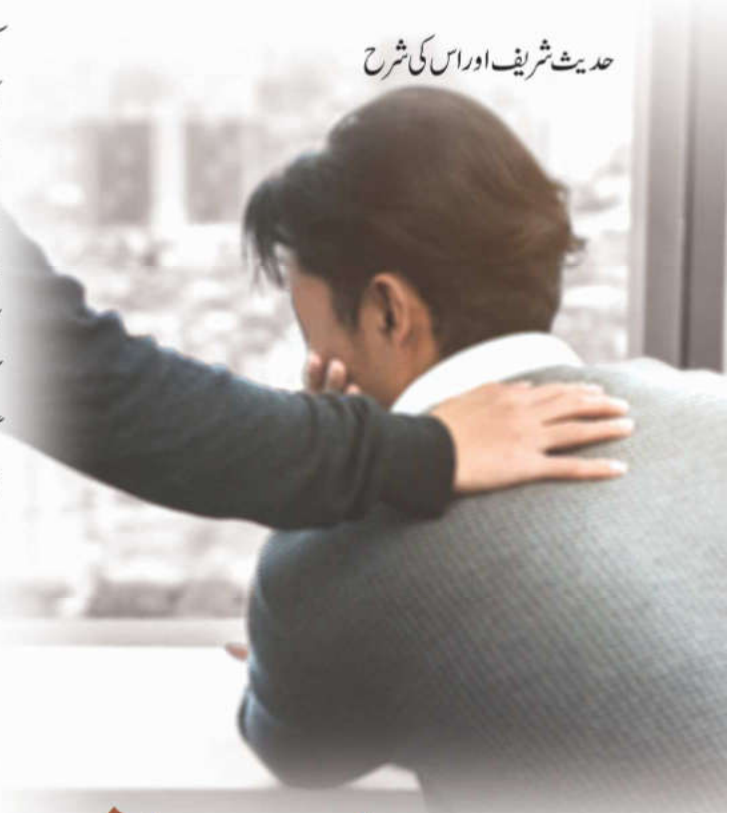

عزت میں اضافہ

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا یعنی اللہ پاک مُعاف کر دینے سے بندے کی عزت ہی میں اضافہ فرماتا ہے۔ (مسلم، ص1071، حدیث:6592)

اِس فرمانِ عالی شان کی وضاحت یہ ہے کہ جو شخص مُعاف ودَرگُزر کرتا ہے تو ایسے شخص کا مقام و مرتبہ لوگوں کے دلوں میں بڑھ جاتا ہے، ایک معنی اِس کا یہ بھی ہے کہ اِس سے مراد اُخروی اجر اور وہاں کی عزت ہے۔ (دلیل الفالحین، 4/538 ملخصاً)

مذکورہ حدیثِ پاک ہمیں "معزز بننے کا نسخہ" عطا کر رہی ہے اور انسانوں کے قائم کردہ معیارِ عزت کی خامیوں کو بھی خوب واضح کر رہی ہے کیوں کہ انسان یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ چھوٹی چھوٹی رنجشوں کا بڑے سے بڑا بدلہ لیا جانا چاہئے اور اگر سامنے کمزور ہو تو اُسے کُچل کر اور اُس کا نام و نشان مٹا کر ہی اپنی عزت کی دھاک بٹھانی چاہئے، اِسی معیارِ عزت کی بقا اور تسکینِ اَنا کے جھوٹے پیمانے کا نتیجہ ہے کہ جن معاشروں میں یہ وبا پھیلی ہوتی ہے وہاں بے چینی کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے لے کر قتل و غارت گری تک عام ہو جاتی ہے۔ جب ہم اِن معاشرتی بُرائیوں کا جائزہ لے کر اسباب تلاش کرتے ہیں تو یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ معافی مانگنا بطورِ رسم تو رائج ہے مگر اِسے بطورِ عزم نہیں اپنایا گیا جس کی وجہ سے زبان سے "معاف کیجئے، Sorry" کے الفاظ تو نکلتے ہیں مگر دل سے دشمنی اور بغض و کینہ کی سیاہی عموماً دور نہیں ہوتی، انتقامی جذبہ بدستور قائم رہتا ہے جس کے ہوتے ہوئے نہ تو ہم کسی کو عزت دے سکتے ہیں اور نہ عزت پا سکتے ہیں۔

حال کی اِس مختصر اور خراب صورتِ حال کا جائزہ لینے کے بعد کچھ دیر کے لئے ہم ماضی کے جھروکوں میں جھانکتے ہیں اور چشمِ تصور سے عہدِ نبوت کی ایک جھلک کا نظارہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت اُمِّ حکیم بنتِ حارث مَخْزُومیہ بارگاہِ رسالت میں اِسلام قَبول کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو اپنے شوہر کے بارے میں عَرض کی، یارسولَ اللہ! عِکرمہ آپ سے بھاگ کر یمن جارہا ہے، کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں آپ اسے قتل نہ کر ڈالیں، آپ اسے اَمان دے دیجئے۔ یہ سُن کر رسُولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اَمان عطا فرمادی۔ پھر اُمِّ حکیم اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اور انہیں تہامہ کے ساحل پر جا ملیں اور انہیں سمجھانے لگیں: "اے چچا کے بیٹے! میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے اَفضل اور نیک ہستی (یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی طرف سے آئی ہوں، لہٰذا تم خُود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔" پھر انہیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امان کے بارے میں بتایا تو عِکرمہ نے پوچھا: کیا تم نے واقعی ایسا کیا ہے؟ حضرت اُمِّ حکیم نے جواب دیا: ہاں! میں نے ان سے عرض کی تو اُنہوں نے امان دے دی۔" یہ سُن کر وہ اُمِّ حکیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس لوٹ آئے، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت عِکرمہ ایمان

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

لائے اور سب حاضرین کو اپنے مسلمان ہونے پر گواہ بنالیا۔ اس کے بعد حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سابقہ کوتاہیوں کی مُعافی طلب کی۔ (کتاب التوابین، ص123 ملخصاً) ہمارے پیارے نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسلمانوں کے خلاف جنگیں کرنے والے اس اُمت کے فرعون ابو جہل کے بیٹے کو بھی معافی سے نوازا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرتِ سیّدُنا عکرمہ مسلمان ہو کر جاں نثار صحابی بنے اور آخرِ کار راہِ اسلام میں شہید ہوئے۔

اِس شاندار ماضی کو آج بھی باعمل مسلمان اپناتے ہیں اور رب کی رحمت سے عزت و بہترین مقام پاتے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ ایک بزرگ اپنے دینی ادارے کے لئے چندہ اکٹھا کررہے تھے، اسی نیک مقصد کے لئے آپ ایک بڑی دکان پر تشریف لے گئے، سلام کے بعد اپنی تشریف آوری کا مقصد بیان فرمایا، دکان کے مالک نے زبانی جواب دینے کے بجائے آپ کے منہ پر تھوک دیا، بزرگ نے اپنی جیب سے رومال نکالا، چہرے سے تھوک صاف کیا اور مسکرا کر یوں فرمانے لگے: جناب! یہ تو میرے لئے تھا، اب بتایئے کہ آپ میرے ادارے کو کیا دیں گے؟ یہ محبت بھرا انداز اور تحمل سے بھرا جواب اُس پر بجلی بن کر گرا، شرم سے پانی پانی ہوگیا اور روتے ہوئے آپ کے قدموں میں گر کر یوں عرض کرنے لگا: حُضور! میری غلطی تھی، مجھے مُعاف کیجئے، آپ جتنی رقم کہیں گے میں پیش کردوں گا۔

اِن واقعات کو پیشِ نظر رکھ کر غور کیجئے کہ ہمارے معاشرے میں ناگوار بات پر منفی ردِّ عمل کا اظہار کرنے کے بجائے دل سے معاف کرنے کا رواج پڑ جائے تو معاشرے میں باہمی عزت و احترام عام ہونے کے امکانات بڑھ جائیں گے معاف کرنے کی بدولت عزت کا حصول کیسے ہوتا ہے؟ آیئے! اِس کے نتائج و اثرات کا مختصر جائزہ لیتے ہیں:

1 بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کر دینے سے غلطی کرنے والے کے دل میں "محبت و اطاعت" کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جبکہ بدلہ لینے سے انتقام کی آگ بھڑک جاتی ہے، یہی وجہ تھی کہ فتحِ مکہ کے روز عام مُعافی کے اعلان نے جانی دشمنی رکھنے والے کفارِ مکہ کو حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اطاعت گزار اور جاں نثار بنا دیا۔

2 "Do good, Feel good" (یعنی اچھائی کیجئے، اچھا محسوس کیجئے) بطورِ مثال مشہور ہے اور حقیقت بھی یہ ہے کہ کوئی نیکی اور بھلائی کرنے کے بعد قلبی سکون نصیب ہوتا ہے، اور معاف کرنے سے ہم میں اچھے احساسات پیدا ہوتے ہیں جو ہمیں مزید اچھے اچھے کام کرنے پر اُبھارتے ہیں نیز دوسرے کے دل و دماغ میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ چونکہ اِس نے میری بُرائی کا جواب اچھائی سے دیا ہے لہٰذا یہ شخص بڑا اچھا آدمی ہے۔

3 معافی کی برکت سے بُغض و کینہ کی جڑ کٹ جاتی ہے، باہمی صلح کی فضا پیدا ہوتی ہے، آپس کے مسائل حل ہوتے ہیں، باہمی ناراضیوں کا خاتمہ ہوتا ہے، آپس میں محبت بڑھتی ہے یوں عزت کو نقصان پہنچانے والے تمام عوامل ختم ہو جاتے ہیں۔

یاد رہے! اپنے ذاتی حُقوق تو مُعاف کرنے میں ہماری عزت ہے لیکن شرعی حقوق پامال کرنے والوں کو رعایت دینے سے جرائم میں اضافہ ہوتا ہے لہٰذا ایسے لوگوں کو شرعی تقاضوں کے مطابق سزا ہی دی جائے گی۔

تلفظ درست کیجئے!

غلط تلفّظ	صحیح تلفّظ
جِسَم	جِسْم
اِلْتَماس / اِلْتُماس / اَلْتَماس	اِلْتِماس
اِعْصَاب	اَعْصَاب
مُتبرِّك	مُتبرَّك
مُتابِعت	مُتابَعت

(اردو لغت، جلد 1، 6، 17)

دیدارِ الٰہی

مولانا شاہ زیب عطاری مَدَنی*

ہر کمال و خوبی کی جامع اور ہر عیب و نقص سے پاک ذات، خالقِ کائنات، مالکِ اَرض و سَماوات اللہ کریم کا دیدار سب نعمتوں سے بڑی نعمت ہے اور دنیا و آخرت میں سارے انعامات سے بڑا انعام ہے۔ دیدارِ الٰہی کے بارے میں اسلامی عقائد کیا ہیں؟ آیئے! جانتے ہیں۔

دنیا میں رب کا دیدار: دنیا کی زندگی میں اللہ پاک کا دیدار نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے خاص ہے، رہا قلبی دیدار یا خواب میں، یہ دیگر انبیا علیہم السّلام بلکہ اولیا کے لئے بھی حاصل ہے۔[1] معراج کی رات نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ پاک کا دیدار اپنی سر کی آنکھوں سے جاگتے ہوئے کیا، یہی راجح اور جمہور کا مذہب ہے جیسا کہ امام نووی اور علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا ہے۔[2]

دیدارِ الٰہی پر چار روایات: 1 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: رَاَیْتُ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یعنی میں نے اپنے رب تبارَکَ و تعالیٰ کو دیکھا ہے۔[3] 2 حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے کہ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ یعنی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔[4] قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَالْاَشْھَرُ عَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی رَبَّہٗ بِعَیْنِہٖ کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے مشہور قول کے مطابق نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سَر کی آنکھوں سے رب تعالیٰ کا دیدار کیا۔[5] 3 حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اللہ پاک کی قسم اٹھا کر فرماتے ہیں: لَقَدْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیدارِ الٰہی کیا ہے۔[6] 4 حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَنَّہٗ رَاَی اللہَ تَعَالٰی بِبَصَرِہٖ وَعَیْنَیْ رَاْسِہٖ کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سر کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کیا۔[7]

خواب میں دیدارِ الٰہی: جُمہور علما رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک دنیا میں خواب کی حالت میں دیدارِ الٰہی ممکن ہے، محال نہیں، بلکہ واقع ہے جیسا کہ بہت سے اَسلاف سے منقول ہے۔[8] چنانچہ 1 شیخ عبدُ الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں خواب میں دیدارِ الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ ہوا بھی ہے، ہمارے امامِ اعظم بھی اس نعمت سے مشرف ہوئے ہیں۔[9] 2 علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم ترمذی، شمسُ الائمہ علامہ کردری اور حمزہ الزیات وغیرہ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ خواب میں اللہ پاک کے دیدار سے مشرف ہوئے ہیں۔[10] 3 امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حمزہ الزیات کہتے تھے: میں نے اپنے رب کے سامنے سورۂ یٰسٓ اور طٰہٰ کی قراءت کی ہے۔[11] 4 حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں خواب میں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوا، میں نے عرض کی: اے رب! تیرے نزدیک کون سا عمل افضل ہے جس کے ذریعے مقربین تیرا قرب حاصل کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے احمد! وہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ایم فل اسکالر، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

میرا پاک کلام (قراٰنِ پاک) ہے۔ میں نے عرض کی: اے رب! اسے سمجھ کر پڑھے یا بغیر سمجھے پڑھے۔ ارشاد فرمایا: سمجھ کر پڑھے یا بغیر سمجھے۔[12]

آخرت میں رب کا دیدار: آخرت میں مؤمنوں کو رب کا دیدار نصیب ہوگا اور مؤمنین جنت میں سَر کی آنکھوں سے اللہ پاک کا دیدار کریں گے۔[13] لیکن یہ دیدار جہت، مکان اور شکل و صورت سے پاک ہوگا۔[14] پھر کیسا ہوگا؟ اس کے جواب میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اُس وقت بتادیں گے۔[15] اس کا انکار کرنا، فسق اور گمراہی ہے۔[16] حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ جنت میں ہر مؤمن کو دیدارِ الٰہی ہوا کرے گا مرد ہوں یا جنتی عورتیں، عورتوں کے متعلق اختلاف ہے مگر حق یہ ہے کہ انہیں بھی دیدار ہوگا۔[17] آخرت میں دیدارِ الٰہی ہونے کے بارے میں صدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی اہلِ سنت کا عقیدہ، قرآن و حدیث و اجماع کے دلائلِ کثیرہ اس پر قائم ہیں۔[18] ① قراٰنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌۙ(۲۲) اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌۚ(۲۳)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔[19] ② یونہی ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: ﴿لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِیَادَةٌؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔[20] اس آیت کے تحت تفسیر در منثور میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی کتبِ صحیح کی احادیث و آثار کی روشنی میں اس بات کو بیان کیا ہے کہ آیت میں "زیادۃ" سے مراد آخرت میں جنتیوں کو دیدارِ الٰہی کا نصیب ہونا ہے۔ مزید یہ کہ علّامہ علی قاری فرماتے ہیں کہ یہی جمہور سلف کی رائے ہے۔[21] ③ مدینے کے تاجدار، شفیعِ روزِ شمار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جنتی جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ پاک ان سے ارشاد فرمائے گا: "اگر تمہیں مزید کسی چیز کی خواہش ہو تو میں وہ زیادہ فرمادوں۔" جنتی عرض کریں گے: "کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات عطا فرما کر اپنی جنت میں داخل نہیں فرمایا؟" آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "اس کے بعد اللہ پاک ان کے سامنے سے پردے اٹھا دے گا۔ پس انہیں اپنے رب کے دیدار سے بڑھ کر محبوب کوئی چیز عطا نہیں کی جائے گی۔"[22]

④ حضرت جریر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں رات کے وقت حاضر تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: عنقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں کوئی دقت محسوس نہ کرو گے۔[23]

(1) بہار شریعت، 1/20، 21 ملخصاً (2) شرح الشفاء، 1/425 (3) مسند احمد بن حنبل، 1/611، حدیث: 2580 (4) ترمذی، 5/185، حدیث: 3290 (5) الشفاء، 1/196 (6) الشفاء، 1/197 (7) الشفاء، 1/198 (8) المعتقد المنتقد، ص58 (9) اشعۃ اللمعات، 4/449 (10) منح الروض الازھر، ص151 (11) الیواقیت والجواہر، ص162 ماخوذاً (12) احیاء العلوم، 1/364 (13) منح الروض الازھر، ص148، 149 (14) النبراس، ص161 (15) بہار شریعت، 1/22 (16) المعتقد المنتقد، ص58، صراط الجنان، 3/170 (17) مراٰۃ المناجیح، 7/517 (18) خزائن العرفان، ص1071 (19) پ29، القیامۃ: 22، 23 (20) پ11، یونس: 26 (21) منح الروض الازھر، ص149 (22) مسلم، ص95، حدیث: 449 (23) بخاری، 1/203، حدیث: 554۔

جواب دیجئے!

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاولیٰ 1442ھ" کے سلسلے "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "اُمِّ حمزہ (کراچی)، بنتِ خلیلُ الرّحمٰن (منگوال، گجرات)، محمد معظم عطّاری (گھکری والا، فیصل آباد)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** ① حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ② ہجرتِ حبشہ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام:** (1) محمد حنیف (کراچی) (2) بنتِ محمد خاور (کراچی) (3) محمد علی (راولپنڈی) (4) سید زین العابدین (لیہ) (5) بنتِ محمد وکیل (لودھراں) (6) محمد حسان قمر قادری (لاہور) (7) بنتِ احمد عطّاریہ (نارووال) (8) محمد رضا عطّاری (وہاڑی) (9) بنتِ عمران (کراچی) (10) غلام حسین (ننکانہ) (11) بنتِ ممتاز احمد (کوٹ ادو) (12) بنتِ اسلم (گجرانوالہ)۔

مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 پندرہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو پھلوں اور پُھولوں کی قیمتیں بڑھانا

سُوال: پندرہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو لوگ قبرستان جاتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں تو قبروں پر پُھول ڈالنے کے لئے وہ پُھول اور روزہ کھولنے کے لئے پھل خریدتے ہیں اس لئے تاجروں کی طرف سے پُھولوں اور پھلوں کی قیمتیں بڑھادی جاتی ہیں تو اُن کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ کیا اِس طرح پُھولوں اور پھلوں کی قیمتیں بڑھانا، مسلمانوں پر ظلم کرنا اور انہیں اِیذا پہنچانا کہلائے گا؟

جواب: اگر کوئی مہنگا بیچتا ہے تو اگرچہ اَخلاقی طور پر تو وہ اچھا کام نہیں کر رہا مگر اسے مسلمانوں کو اِیذا دینا نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی تاجروں کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ یہ پھل یا پُھول مہنگے کر کے مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں۔ ہاں! تاجِروں کو پُھول اور پھل سستا بیچ کر مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی، نرمی، پیار اور بھلائی کا مُعاملہ کرنا چاہئے کہ ایسا کرنا اِن شَآءَ اللہ انہیں دُنیا و آخرت میں کام آئے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 1440ھ)

2 اُلٹی چپل شیطان کا تخت

سُوال: اگر چپل اُلٹی ہو تو کیا اس پر شیطان آتا ہے؟

جواب: کتابوں میں لکھا ہے کہ اُلٹی چپل شیطان کا تخت ہے جس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ نیز اِستعمال شُدہ چپل اُلٹی پڑی ہو تو اسے سیدھا کر دینا چاہئے ورنہ تنگ دَستی آتی ہے اور مال کی تنگی ہوتی ہے۔ (سنی بہشتی زیور، ص601، 602) عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ اُلٹی چپل ہو تو لڑائی ہوتی ہے اِس حوالے سے میں نے پڑھا نہیں ہے، البتہ بچپن میں سنتے تھے۔

(مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاخریٰ 1441ھ)

3 نفل روزہ رکھنے کے لئے والدین کی اجازت ضروری نہیں

سُوال: کیا نفل روزے رکھنے کے لئے ماں باپ کی اجازت ضروری ہے؟

جواب: نفل روزہ رکھنے کے لئے ماں باپ کی اجازت ضروری نہیں ہے البتہ بیوی کو نفل روزہ رکھنا ہو تو شوہر سے اجازت لے۔ (در مختار، 3/ 477، بہارِ شریعت، 1/ 1008- مدنی مذاکرہ، 4 شعبان المعظم 1441ھ)

4 تحفہ دینے کے لئے مجبور کرنا

سُوال: شادی کے وقت بھی لوگ کہتے ہیں کہ ماموں کو فلاں چیز دینا پڑے گی یعنی اگر لڑکی بیوہ ہوئی تب بھی ماموں کو دینا ہے اور جب شادی ہوئی تب بھی ماموں کو کچھ نہ کچھ دینا ہے جیسے جوڑا وغیرہ، کیا اِس طرح دینا صحیح ہے؟

جواب: اگر کوئی خوش دِلی سے دینا چاہے تو دے سکتا ہے جیسے عام طور پر شادی میں دینے کا عُرف ہوتا ہے۔ نیز بھانجے یا بھانجی کی شادی ہے تو خوش دِلی کے ساتھ دینا چاہئے بلکہ زیادہ دینا چاہئے کہ یہ خوشیاں روز روز کہاں آتی ہیں؟ البتہ کسی کو بھی دینے

کے لئے مجبور نہیں کرسکتے۔(مدنی مذاکرہ،7جمادی الاخریٰ1441ھ)

5 پورے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنا کیسا؟

سُوال: کیاپورے شعبان کے روزے رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر رَمَضان کے روزوں میں کمزوری کا اندیشہ نہ ہو توشَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے پورے روزے رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں کیونکہ یہ ثواب کا کام ہے۔[1] روزے رکھنے والے رکھتے بھی ہیں بلکہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئی ایسے اسلامی بھائی ملیں گے جو رَجب، شعبان اور رَمضان پورے تین ماہ کے روزے رکھتے ہیں۔(مدنی مذاکرہ،یکم شعبان المعظم1440ھ)

6 بغیر وضو دُرُودِپاک پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیادُرُودِپاک پڑھنے کے لئے وضو ہونالازمی ہے؟

جواب: وضو ہونالازمی نہیں، بغیر وضو بھی دُرُودِپاک پڑھ سکتے ہیں۔(فتاویٰ ہندیہ،1/38-مدنی مذاکرہ،24ربیع الآخر1441ھ)

7 کیا بد دُعا دے سکتے ہیں؟

سُوال: اگر کوئی ہمارادِل دُکھائے تو کیا اسے بد دُعا دے سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی نے ظلم کیاہے تو بد دُعا دے سکتے ہیں(ترمذی، 5/324، حدیث:3563، فتاویٰ رضویہ، 23/182) لیکن نہ دینا اچھا ہے۔
(تفسیر در منثور، پ6، النساء، تحت الآیۃ:148، 2/723)

سَلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سَلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دیں

(مدنی مذاکرہ،7جمادی الاخریٰ1441ھ)

8 اُلٹے ہاتھ سے مصافحہ کرنا کیسا؟

سُوال: کیا بغیر کسی وجہ کے اُلٹے ہاتھ سے مصافحہ کرنے سے مصافحہ کی سنّت ادا ہو جائے گی؟

جواب: صرف ایک ہاتھ سے ہاتھ ملانا سنّت نہیں، چاہے سیدھا ہو یا اُلٹا، دونوں ہاتھوں سے اِس طرح مصافحہ کرنا کہ ہاتھوں میں کوئی چیز حائل نہ ہو سُنّت ہے۔(ردالمحتار، 9/629ماخوذاً) بعض لوگ صرف اُنگلیاں مِلا دیتے ہیں، بعض قوموں میں تالی کے انداز میں ایک ایک ہاتھ مِلانے کا رواج ہے۔ یہ طریقے غلط ہیں۔(مدنی مذاکرہ،16جُمادَی الاُولٰی1441ھ)

9 بیوہ کو بھائی کا دیا ہوا دوپٹا پہننا ہی ضروری نہیں

سُوال: کیا بیوہ کے لئے سفید دوپٹا جو اس کے بھائی یا ماموں اسے دیں وہی پہننا ضَروری ہے؟

جواب: سفید دوپٹا پہننا شرط نہیں ہے بلکہ سادہ دوپٹا اور پرانے کپڑے بھی کافی ہوں گے۔ یہ کہنا کہ سفید دوپٹا جو ماموں یابھائی دے وہی پہنے، یہ لوگوں نے خواہ مخواہ کی پابندیاں لگائی ہوئی ہیں انہیں ختم کرنا چاہئے۔ اگر کسی نے ناگواری کے ساتھ دیاہے تو اسے واپس کرنا پڑے گا۔(مدنی مذاکرہ،7جمادی الاخریٰ1441ھ)

10 بد نگاہی سے کس حد تک بچنا ضَروری ہے؟

سُوال: ہر طرف بد نگاہی کے مَواقع ہیں اِنسان کس حَد تک ان سے بچ سکتا ہے؟

جواب: جس حَد تک بچنا قدرت میں ہے بچنا پڑے گا۔ اگر غیر عورت پر بے اِختیار نظر پڑی اور فوراً ہٹالی تو وہ مُعاف ہوتی ہے۔(ابوداؤد، 2/358، حدیث:2149-مدنی مذاکرہ،7جمادی الاخریٰ1441ھ)

ماہِ شعبانُ المعظم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ رسالہ آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس QR-Code کے ذریعے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کیجئے۔

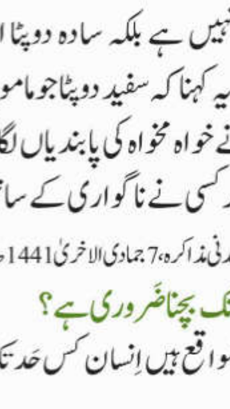

(1) شارحِ بخاری، فقیہ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبان میں جسے قوت ہو وہ زیادہ سے زیادہ روزے رکھے۔ البتہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رمضان کے روزوں پر اثر پڑے گا۔ یہی محمل (یعنی مراد و مقصد) ہے ان احادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نصف (یعنی آدھے) شعبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔(نزہۃ القاری، 3/380)

دارُالافتاء اَہلِسنّت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 قسم توڑنے کا کفارہ ادا کرنے کا طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قسم کے کفارے میں کھانے یعنی دس صدقۂ فطر کی بننے والی قیمت کا حساب لگا کر اتنی رقم کی دینی کتب خرید کر شرعی فقیر طالبِ علم یا عالمِ دین کو پیش کرنے سے قسم کا کفارہ ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ان کتابوں کی قیمت دس صدقۂ فطر کی قیمت کے برابر ہو، تو شرعی فقیر طالبِ علم یا عالمِ دین کو ان کتابوں کا قسم کے کفارے کی نیت سے مالک بنا دینے سے کفارہ ادا ہو جائے گا، بشرطیکہ دس افراد کو الگ الگ ایک صدقۂ فطر کی قیمت کی کتابوں کا مالک بنائیں یا ایک ہی فرد کو دیں، تو ایک ساتھ دینے کی بجائے دس دن تک ایک ایک الگ صدقۂ فطر کی قیمت کی کتابیں دیں۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ قسم توڑنے والے پر قسم کے کفارے کی نیت سے ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا یا انہیں دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا لازم ہوتا ہے اور اسے اس بات کا بھی اختیار ہوتا ہے کہ چاہے تو کھانے کے بدلے میں ہر مسکین کو الگ الگ ایک صدقۂ فطر کی مقدار یعنی آدھا صاع (دو کلو میں اَسّی گرام کم) گندم یا ایک صاع (چار کلو میں ایک سو ساٹھ گرام کم) جَو یا کھجور یا کشمش دے دے یا ان چاروں میں سے کسی کی قیمت دے دے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی دوسری چیز دینا چاہے، تو اس چیز کی قیمت کا آدھے صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جَو کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے۔ نیز ایک ہی مسکین کو دینا چاہے تو ضروری ہے کہ دس دن تک ایک ایک الگ صدقۂ فطر کی بقدر دے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطّاری

2 اپنی ذات کے لئے مسجد میں سوال کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ مسجد میں اپنی ذات کے لئے سوال کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ کیا مسجد میں اپنی ذات کے لئے مانگنے والے کو دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر کوئی اور شخص یا امام صاحب کسی فقیر کو دینے کی ترغیب دیں اور وہ فقیر مسجد میں ہی ہو تو کیا ان کا کسی کے لئے مسجد میں مانگنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے ترغیب دلانے پر حاجتمند کو دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد میں گڑگڑا کر یا نمازیوں کے آگے سے گزر کر یا گردنیں پھلانگ کر سوال کرنا اپنے لئے یا دوسرے کے لئے دونوں صورتوں

میں ناجائز و حرام ہے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں، تب بھی اپنی ذات کے لئے سوال کرنا مسجد میں منع ہے، کیونکہ جن کاموں کے لئے مسجد نہیں بنائی جاتی، وہ کام مسجد میں کرنا ممنوع ہوتے ہیں، جیسے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجدیں ان کاموں کے لئے نہیں بنائی گئی اور ایسے سائل کو دینا بھی منع ہے، کیونکہ ایسے سائل کو دینے میں ایک حرام یا ممنوع کام پر مدد کرنا ہے اور ممنوع کام پر مدد کرنا بھی ممنوع ہے، ہاں اگر کسی شخص نے اپنی ذات کے لئے نہ مانگا، بلکہ کسی حاجتمند کی مدد کے لئے ترغیب دلائی، اگرچہ ایسا مسجد میں ہی ہوا ہو، جیسے امام صاحب کا کسی حاجتمند کی مدد کے لئے اعلان کرنا، تو یہ نہ صرف جائز، بلکہ سنت سے ثابت ہے اور دینا بھی ثواب ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی محمد قاسم عطّاری	عبدالرب شاکر قادری عطّاری

3 قرض کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید پر میرا 15 لاکھ کا قرض ہے، زید نے بکر سے میری بات کروا دی کہ مجھے قرض کی رقم بکر ادا کرے گا اور بکر نے اسے قبول کر لیا، بکر اب تک قرض کی آدھی رقم مجھے دے چکا ہے اور بقیہ کے متعلق کہتا ہے کہ میرے پاس فی الحال رقم کی گنجائش نہیں ہے، جب ہو گی تب ادا کروں گا۔ یہ معاہدہ کیے ہوئے تقریباً پانچ سال ہو چکے ہیں، تو کیا میں اپنی بقیہ رقم کا مطالبہ زید سے کر سکتا ہوں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں آپ اپنے قرض کا مطالبہ بکر ہی سے کریں گے، زید سے نہیں کر سکتے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ شرعاً مقروض کا اپنے اوپر لازم آنے والے دَین مثلاً قرض کو اپنے ذمہ سے دوسرے شخص کے ذمہ کی طرف منتقل کرنا حوالہ کہلاتا ہے، مقروض یعنی حوالہ کرنے والے کو مُحیل اور دائن یعنی قرض خواہ کو مُحتال اور جس پر حوالہ کیا گیا، اسے مُحتال علیہ یا مُحال علیہ کہتے ہیں۔ جب مقروض اپنے قرض کا دوسرے شخص پر حوالہ کر دے اور قرض خواہ اسے قبول کر لے، تو مقروض بریُ الذمہ ہو جاتا ہے اور اب قرض خواہ اس سے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکتا، سوائے اس کے کہ درج ذیل دو صورتوں میں سے کوئی ایک صورت پائی جائے۔

1 محتال علیہ یعنی جس پر قرض کا حوالہ کیا گیا تھا، وہ حوالہ کیے جانے سے انکار کر دے اور مقروض و قرض خواہ کے پاس کوئی گواہ نہ ہو اور محتال علیہ حوالے سے انکار پر قسم کھا لے۔

2 محتال علیہ مفلسی کی حالت میں فوت ہو جائے اور اس نے کوئی نقد مال یا دَین یا کفیل یعنی ضامن نہ چھوڑا ہو کہ جس سے یہ اپنا قرض لے سکے، ان دو صورتوں میں قرض خواہ اپنے مقروض سے دوبارہ مطالبہ کر سکتا ہے، ان کے علاوہ نہیں کر سکتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ
مفتی محمد قاسم عطّاری

جملے تلاش کیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ جمادی الاولیٰ 1442ھ“ کے سلسلے ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”بنتِ محمد عارف (کراچی) بنتِ محمد افضل (لاہور) بنتِ عرفان (نواب شاہ)“ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ درست جوابات: 1 وہ تیری جنّت ہیں، ص52 2 Try Again، ص56 3 سفری سردار، ص54 4 ملزم حاضر ہو، 53 5 ملزم حاضر ہو، 53۔ درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام: (1) محمد اسید (جھنگ) (2) محمد مبین (کراچی) (3) محمد رضا عطّاری (بورے والا) (4) بنتِ لعل محمد (جھنگ) (5) بنتِ عبدُ الوہاب (کراچی) (6) بنتِ ندیم حسین (وزیر آباد) (7) شہریار (لاہور) (8) محمد فوزان (سرگودھا) (9) بنتِ اعجاز احمد (میلسی) (10) علی (ملتان) (11) بنتِ عماد (کراچی) (12) حماد (ٹوبہ ٹیک سنگھ)۔

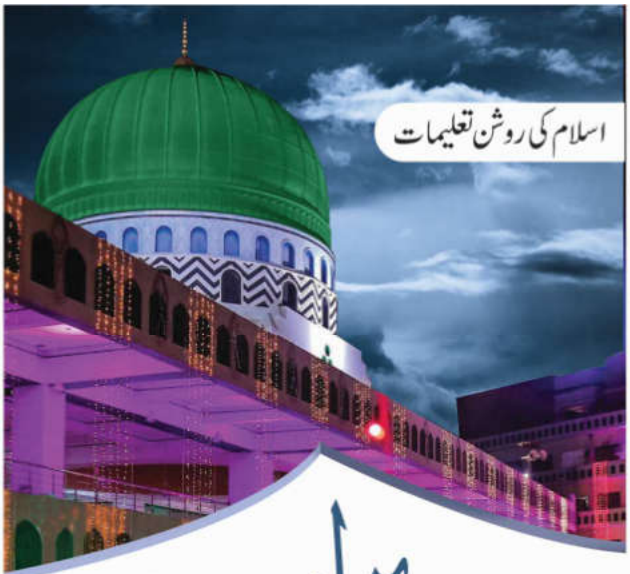

شبِ براءت

مولانا ابنِ یامین عطّاری مَدَنی

شعبانُ المعظم کی پندرھویں رات یعنی شبِ براءت جہنم کے عذاب سے چھٹکارا پانے کی رات ہے کہ اس رات میں اللہ پاک اپنی خاص رحمتیں اور برکتیں نازِل فرماتا ہے، مغفرت طلب کرنے والوں کی بخشش فرماتا ہے، روزی مانگنے والوں کو رزق دیتا ہے اور مصیبت زدوں کی مصیبتیں دور فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب شعبانُ المعظم کی پندرھویں رات (یعنی شبِ براءت) آئے تو اس میں قِیام (یعنی عبادت) کرو، دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ پاک اس رات سورج غروب ہوتے ہی آسمانِ دنیا کی طرف نُزولِ رحمت فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ میں اسے روزی دوں، ہے کوئی مصیبت میں مبتلا کہ میں اسے عافیت دوں، ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! یہاں تک کہ فجر کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ (ابن ماجہ، 2/160، حدیث:1388)

پیارے اسلامی بھائیو! شبِ براءت بھلائیوں والی رات ہے کہ اس رات میں اللہ پاک بھلائی کے دروازے کھول دیتا ہے، اس رات میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، مرنے والوں کے نام، لوگوں کا رِزق اور اِس سال حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں، اس رات میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں، نہ جانے کس کے بارے میں کیا لکھ دیا جائے لہٰذا اس نازک رات کو ہمیں گناہوں اور غفلت میں گزارنے کے بجائے توبہ و استغفار کرتے ہوئے عبادت میں گزارنا چاہئے کہ اس رات کو جاگ کر عبادت کرنے والوں کا دل زندہ رہے گا جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے عیدین (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی (چاند) رات اور شعبانُ المعظم کی پندرھویں رات (یعنی شبِ براءت) جاگ کر عبادت میں گزاری، اُس دن اُس کا دل نہیں مرے گا، جس دن (لوگوں کے) دل مر جائیں گے۔ (کنزالعمال، جز8، 4/251، حدیث:24102)

شبِ براءت کی فضیلت و اہمیت جاننے کے بعد اس رات میں عبادت کرنے کا ذہن بنتا ہے، عبادت اکیلے بھی کی جاسکتی ہے اور سب کے ساتھ مل کر اجتماعی طور پر بھی، مگر بسا اوقات اکیلے عبادت کرنے میں سستی ہوجاتی ہے جبکہ سب کے ساتھ مل کر عبادت کرنے میں انسان کا دل لگا رہتا ہے اور وہ عبادت کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ سالہا سال سے شبِ براءت کے موقع پر دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے مختلف شہروں اور علاقوں میں اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں کثیر عاشقانِ رسول شریک ہو کر رات کا اکثر حصّہ عبادت میں گزارتے ہیں اور اس رات کی برکتوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔ آپ سے بھی عرض ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت اپنے شہر میں ہونے والے شبِ براءت کے اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں، جبکہ کراچی کے عاشقانِ رسول سے گزارش ہے کہ وہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے شبِ براءت کے اجتماع میں شریک ہوں۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اجتماع کے بھی کیا کہنے کہ اس میں تلاوت، نعت، مناجات، رِقّت انگیز بیان کے ساتھ ساتھ دورِ حاضر کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ "مدنی مذاکرہ" فرماتے ہیں اور اس میں مختلف موضوعات پر ہونے والے سُوالات کے جوابات سے نوازتے ہیں، رِقّت انگیز دعا ہوتی ہے اور سحری کا انتظام بھی کیا جاتا ہے تاکہ اسلامی بھائی اس دن روزہ رکھنے کی فضیلت حاصل کرلیں۔ یہ اجتماع مدنی چینل پر براہِ راست (Live) ٹیلی کاسٹ بھی کیا جاتا ہے تاکہ جو اسلامی بھائی نہ آسکیں وہ گھر بیٹھے اس اجتماع میں اپنے گھر والوں کے ساتھ شریک ہوجائیں۔ اللہ پاک ہمیں شبِ براءت کی قدر کرتے ہوئے اس رات میں خوب عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

انتقام کی آگ

دعوت اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران **مولانا محمد عمران عطاری**

پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا آئے دن انتقام، بدلے اور دشمنی کے نام پر ہونے والی وارداتوں اور قتل و غارت کی خبریں سرفہرست ہوتی ہیں، بدلے اور انتقام کے نام پر کتنے ہی خاندانوں کے کئی کئی افراد قتل ہو چکے ہیں، ایک خبر میں بتایا گیا کہ مظفر پور کے دو خاندانوں میں راستے سے گزرنے کی معمولی بات پر تنازع ہوا جس کے بعد صرف ڈیڑھ سال میں دونوں گھرانوں کے 6 افراد جبکہ 2 راہگیر قتل ہو چکے ہیں، اوکاڑہ کے ایک علاقہ میں زمین کے تنازعہ پر ایک ہی خاندان کے چار افراد کو قتل کر دیا گیا، ضلع خانیوال میں ایک ہی محلے میں رہنے والے دو خاندانوں کی دشمنی و انتقام کے سبب 12 افراد جان دے چکے جن میں ایک ہی گھر کے تین سگے بھائی، دو بہنیں، دو بہنوئی اور والدہ شامل ہیں۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں انتقام (یعنی بدلے) کی آگ بہت پھیل چکی ہے، ایک ہی ملک، شہر، محلے بلکہ ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد ایک دوسرے سے انتقام لیتے اور اپنی حد سے بڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں، جو بَروقت انتقام نہیں لے پاتے تو وہ بدلے کی آگ میں خود کو جلاتے اور وقت اور موقع کا انتظار کرتے رہتے ہیں، پھر جیسے ہی موقع میسر آتا ہے تو فوراً انتقام لے لیتے ہیں۔ میاں بیوی کے آپس کے جھگڑوں، ایک ہی خاندان کی آپسی لڑائیوں، مختلف قبیلوں کی باہمی رنجشوں اور ناراضگیوں، نیز جیلوں میں بند قیدیوں کی بڑی تعداد کے پیچھے اگر غور کیا جائے تو یہی انتقام کی آگ ہی نظر آئے گی۔ اس نے مجھے ایک گالی دی تو بدلے میں مجھے جتنی گالیاں یاد تھیں سب اسے دیدیں، اس نے مجھے صرف ایک تھپڑ مارا میں نے تو اس کا منہ توڑ اور سر پھوڑ دیا تھا، فلاں نے کالج کے زمانے میں سب کے سامنے میری بے عزتی کی تھی تو پھر میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اسے ایسا گم کر دیا کہ اب تک اس کے گھر والے اسے ڈھونڈ ہی رہے ہیں، اس نے میرے رشتے کو ٹھکرا دیا تو میں نے بھی موقع پا کر اس کے چہرے پر تیزاب ڈال دیا، اب دیکھتا ہوں کیسے ہوتی ہے اس کی شادی اور کون بناتا ہے اسے اپنے گھر کی بہو؟ انہوں نے ہمارے ساتھ ناانصافی کی تھی تو ہم نے بھی ان کے ساتھ ایسا کیا جسے اب تک وہ لوگ بھگت رہے ہیں، انہوں نے ہمیں اپنے ہاں دعوت میں نہیں بلایا تھا اس لئے بدلے میں ہم نے بھی ان کو نہیں بلایا اور آئندہ جس دعوت میں وہ لوگ ہوں گے ہم وہاں بھی نہیں جائیں گے، بیوی میرے ساتھ بدتمیزی کرتی اور بات نہیں مانتی تھی تو میں نے بھی اسے پکّا پکّا اس

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

کے گھر ہی بھیج دیا یعنی طلاق دے دی، اس نے تو منیجر صاحب سے میری صرف ایک شکایت کی تھی جس سے مجھے وقتی طور پر پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا مگر میں نے تو ایسی گیم کھیلی ہے کہ اب وہ زندگی بھر مجھے یاد رکھے گا، نوکری سے بھی جائے گا اور کمپنی میں دوبارہ اپنا منہ دکھانے کے لائق بھی نہیں رہے گا، راستے میں ایک بائک والے نے میری گاڑی کو ٹکر ماردی تھی تو میں نے گاڑی سے اُتر کر بائک والے کی ایسی دُھلائی کی جسے اس کی نسلیں بھی یاد رکھیں گی، فلاں قبیلے والوں نے تو ہمارا صرف ایک آدمی قتل کیا تھا ہم ان کے تین افراد کو قتل کرچکے ہیں مگر اب تک ہمارے بدلے کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی، لڑائی کے دوران میرے ہاتھ پر صرف خراش آئی تھی تو میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس آدمی کا ہاتھ ہی توڑ دیا تھا۔

اے عاشقانِ رسول! معاشرے میں وقوع پذیر ہونے والے اس طرح کے بہت سارے واقعات کے پیچھے عام طور پر یہی انتقام اور بدلے کی آگ کارفرما ہوتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ ہمارا مزاج ہاف بوائل پانی کی طرح ہوچکا ہے کہ ذرا سی کسی نے ہمارے مزاج کے خلاف جان بوجھ کر یا بھول کر کوئی بات کہہ دی یا کوئی کام کرلیا تو فوراً ہمارے مزاج کا ہاف بوائل پانی کھولنے لگتا ہے اور ہم انتقامی کاروائی کرنے پر اُتر آتے اور سامنے والے نے جو غلطی کی ہے اس سے بڑی غلطی کرکے اپنی دنیا و آخرت کو داؤ پر لگادیتے ہیں، حالانکہ جس ربِّ کریم نے ہمیں پیدا کیا ہے جو ہم سب کا مالک ہے وہ انتقام نہ لینے، معاف کرنے اور درگزر سے کام لینے کو پسند فرماتا ہے، جس رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے ان کے بارے میں تو مؤمنوں کی امی جان بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی اپنے لئے کسی سے انتقام نہ لیا، مگر جب کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو آپ اللہ پاک کے لئے انتقام لیتے۔(بخاری، 2/489، حدیث:3560) بلکہ آپ کی شانِ کریمی تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے اوپر جادو کرنے اور زہر دینے والوں تک کو معاف فرمادیا، فتحِ مکہ کے موقع پر تو آپ کا کرمِ کریمانہ مجرموں پر ایسا برسا کہ چشمِ فلک آج تک حیرت زدہ ہے۔

میں جس پیر کا مرید ہوں ان کا اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس ادائے درگزر پر عمل بھی لائقِ عمل ہے، چنانچہ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت علّامہ الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کے محلے میں رہنے والے ایک اسلامی بھائی جو آپ کو بچپن سے جانتے ہیں، ان کا حلفیہ بیان ہے کہ آپ بچپن میں بھی نہایت ہی سادہ طبیعت کے مالک تھے، اگر آپ کو کوئی ڈانٹتا یا مارتا تو انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے خاموشی اختیار فرماتے اور صبر کرتے، ہم نے انہیں بچپن میں بھی کبھی کسی کو بُرا بھلا کہتے یا کسی کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔(تعارفِ امیر اہل سنت، ص47) آپ دامت برکاتہم العالیہ نے جو وصیت نامہ لکھا ہے اس میں بھی آپ فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی معاف کرچکا ہوں۔ مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔ بالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقوق معاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق معاف کردیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت کے صدقے محشر میں خصوصی کرم ہوگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔(مدنی وصیت نامہ، ص9)

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! اپنے اندر عاجزی پیدا کیجئے، ذاتی مُعاملات میں خلافِ مزاج باتوں پر صَبْر و تَحَمُّل اور عَفْو و دَرگُزر سے ہی کام لیجئے، کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے اپنی زَبان اور ہاتھوں کو قابو میں رکھئے اور رِضائے الٰہی کی خاطر مُعاف کردیجئے، اگر آپ کے سامنے کوئی اللہ پاک کی نافرمانی کررہا ہو تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے اور اس کی آخرت کا بھلا چاہتے ہوئے اچھے انداز سے اس کی اصلاح کیجئے، اللہ پاک ہمارے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمائے اور ہمیں انتقام کی آگ میں جلنے اور بدلہ لینے کے بجائے مُعافی و دَرگزر کی عادت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

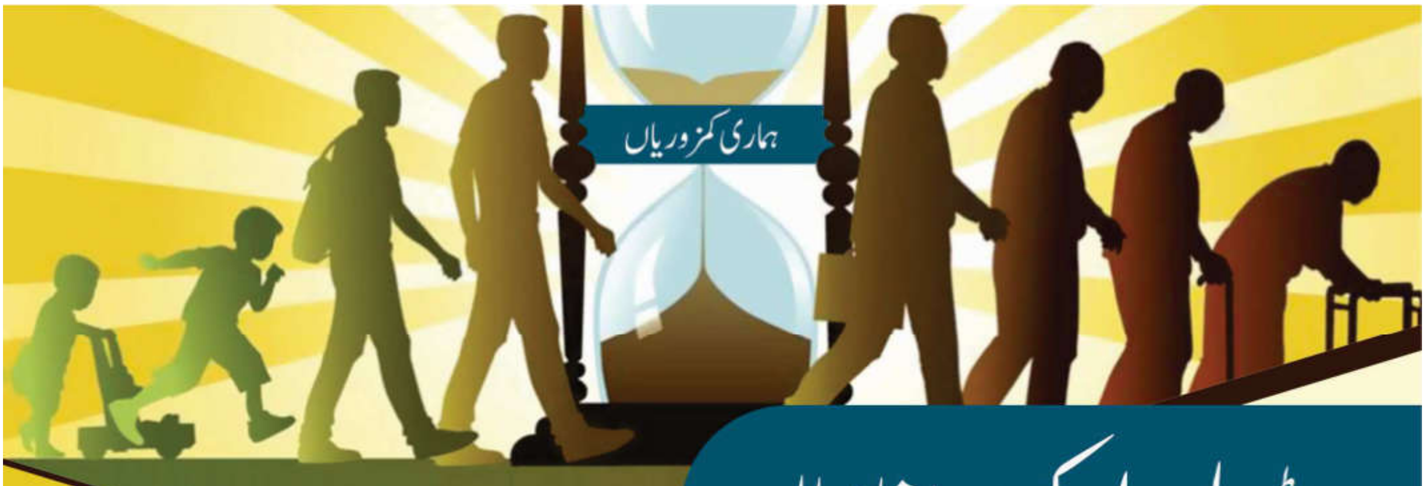

بڑھاپے کی پریشانیاں

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

ایک بوڑھے آدمی نے ڈاکٹر سے کہا کہ میری نگاہ کمزور ہوگئی ہے، ڈاکٹر نے کہا: بڑھاپے کی وجہ سے، وہ بولا: اونچا سننے لگا ہوں (یعنی بہرا پن آگیا ہے)، جواب ملا: بڑھاپے کی وجہ سے، بولا: کمر جُھک گئی ہے، کہا: بڑھاپے کی وجہ سے، بوڑھا تنگ آکر بولا: جاہل آدمی! تجھے بڑھاپے کے سوا کچھ نہیں آتا! جواب ملا: یہ بے موقع غصّہ بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔[1]

انسان پیدائش سے لے کر موت تک کا سفر تین مراحل میں طے کرتا ہے، بچپن، جوانی اور بڑھاپا۔ بخاری شریف کی شرح فتحُ الباری میں ہے: بچپن کے ماہ و سال گزارنے کے بعد انسان بالغ[2] ہونے پر جوانی کے دور میں داخل ہوجاتا ہے اور 30 سال کی عمر تک جوان رہتا ہے، اس کے بعد جوانی ڈھلنا شروع ہوتی ہے اور 40 سال کی عمر میں زندگی کے آخری مرحلے بڑھاپے کی شروعات ہوجاتی ہے۔[3]

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے
تو بجالے چاہے کتنا چار دن کا ساز ہے

بڑھاپے کی پریشانیاں: بڑھاپا آتا ہے تو موت تک ساتھ رہتا ہے۔ جیسے جیسے بڑھاپا بڑھتا ہے، بلڈ پریشر ہائی یا لو ہونے، شوگر، سانس پھولنے، ہاضمہ اور حافظہ کمزور، جسم کا درد، دیکھنے سُننے سمجھنے میں کمزوری جیسے مسائل بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں، کہا جاتا ہے: "یک بُڑھاپا و صَد عیب" یعنی ایک بڑھاپے میں انسان کے اندر سو خامیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسولَ اللہ! وہ کون سی بیماری ہے جس کی کوئی دوا نہیں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ "بڑھاپا" ہے۔[4]

بڑھاپے کو بیماری اس لئے فرمایا گیا کہ بڑھاپے کے بعد موت ہے جیسے بیماری کے بعد موت ہوتی ہے، نیز بڑھاپے میں بہت بیماریاں دبا لیتی ہیں۔[5]

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا — جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا — اجل تیرا کر دے گی اک دن صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بڑھاپے کا فائدہ: انسان کا بڑھاپا آزمائشوں سے بھرپور ضرور ہوتا ہے لیکن مؤمن کا بڑھاپا اسے آخرت میں فائدہ بھی دے گا، چنانچہ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا، یہ بڑھاپا اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔"[6]

بوڑھوں سے ہمدردی کیجئے: اولاد اور گھر کے دیگر افراد کو چاہئے کہ بوڑھوں کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے ان سے تعاون کریں، ان کے آرام، کھانے پینے، دوائیوں اور دیگر ضروریات و سہولیات کا زیادہ خیال رکھیں، اپنا یہ بھی ذہن بنائیں

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس
اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

کہ یہ بوڑھے بھی کل جوان تھے اور زندہ رہے تو کل ہم بھی بوڑھے ہوں گے۔ اگرچہ معاشرے میں ایسے سعادت مندوں کی کمی نہیں جو اپنی اولاد سے بڑھ کر بوڑھے والدین کا خیال رکھتے ہیں لیکن یہ بھی تلخ حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے کے اکثر گھروں میں بوڑھوں کو بُری طرح نظر انداز کیا جاتا ہے، ان کی بات کو اہمیت نہیں دی جاتی، ان کی بیماری کو سیریس نہیں لیا جاتا۔ ایسی صورتِ حال میں بوڑھے افراد کو چاہئے کہ ایسا لائف اسٹائل اپنائیں جس سے وہ دوسروں کے دلوں میں جگہ بنا سکیں تاکہ پریشانیوں اور احساسِ تنہائی سے بچ سکیں۔ اس حوالے سے 21 ٹِپس پیشِ خدمت ہیں، جن پر اپنے اپنے حالات اور موقع محل کے مطابق عمل بہت مفید ثابت ہوگا، اِن شآءَ اللہ۔

بوڑھوں کے لئے 21 ٹِپس: بوڑھے شخص کو چاہئے کہ 1 بدن، لباس، دانتوں کی صفائی کا خیال رکھے تاکہ لوگ اس کے پاس بیٹھنے سے نہ کترائیں 2 بڑھاپے میں بے جا سہولیات کا مطالبہ نہ کرے کہ مجھے ایسا بستر، ایسا اے سی، ایسا ٹی وی لاکر دو، فلاں کمرے میں رہوں گا۔ اس کے لئے خود کو جوانی میں ہی سہولتوں کے بغیر رہنے کا بھی عادی بنائے 3 گھر والوں کے درمیان اس وقت بیٹھے جب تک وہ دلچسپی سے بیٹھیں اگر وہ دائیں بائیں ہونے لگیں تو سمجھ جائے اور اپنے کمرے وغیرہ کا رُخ کرے 4 بات بات پر تنقید سے گُریز کرے 5 کچن وغیرہ کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے کہ آج یہ پکاؤ، مرچ کم ڈالو، وغیرہ وغیرہ، اپنے لئے بھی حکمتِ عملی سے ترکیب بنائے کہ میرے لئے سالن نکال کر مرچ بھلے تیز کرلیا کرو 6 اپنے پوتوں پوتیوں سے دوستی کرلے، ان کو جھاڑ تا رہے گا تو وہ بھی بدکیں گے، پیار کرے گا تو ان کے والدین کو بھی اچھا لگے گا 7 فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے سننے، بدنگاہی کرنے اور فحش گفتگو کی عادت گناہوں میں اضافہ کرتی اور لوگوں کی نظروں سے بھی گرادیتی ہے، ان گناہوں سے بالخصوص بچے 8 بہو بیٹا باہر جانے لگیں تو ساتھ نہ چپکا رہے کہ میں بھی جاؤں گا، وہ نہ لے جائیں تو شکایت بھی نہ کرے 9 اپنی بیماریاں حتی الامکان چُھپائے، شکوے سے بچے، اولاد کو اچھے انداز میں علاج کا کہنے میں حرج نہیں 10 اپنی زوجہ سے ایسا حُسنِ سلوک رکھے کہ وہ بڑھاپے میں اس کی خوش دلی سے خدمت کرے، نہ کہ بدلہ لینے پر اُتر آئے 11 اپنے ساتھ ہونے والے سلوک کی جھوٹی سچی شکایتیں دوسروں کے سامنے نہ کرے، اس سے اولاد بدظن ہوجاتی ہے کہ ہم اتنا خیال رکھتے ہیں پھر بھی یہ ہماری برائیاں ہی کرتے ہیں 12 گھر میں ہونے والی لڑائیوں میں فریق نہ بنے، غیر جانبدار رہے، اس کا وقار بڑھے گا 13 بڑھاپے میں جوانی والی اچھل کود زیب نہیں دیتی، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے میں اپنے وقار کا خیال رکھے 14 اس حقیقت کو مانے کہ اب میں بوڑھا ہوچکا ہوں، لٹکی ہوئی کھال، لڑکھڑاتی ہوئی چال اور جھکی ہوئی کمر کے ساتھ ”ابھی تو میں جوان ہوں“ کے نعرے نہ لگائے 15 زبان کو کنٹرول کرلے، اللہ کی رحمت سے معاملات دُرست ہوجائیں گے 16 اولاد واقعی گھاس نہیں ڈالتی تو اسباب پر غور کرے، خود کو تھوڑا بہت تبدیل کرے، ان کے رویے میں بھی تبدیلی آجائے گی 17 گلی محلے میں جھگڑے نہ پالے، گھر والے تنگ پڑجائیں گے پھر ان کے ردِّ عمل سے یہ بوڑھا تنگ پڑجائے گا 18 گھر میں آنے والے ملاقاتیوں کی تعداد محدود رکھے اور انہیں بھی گھنٹوں لے کر نہ بیٹھا رہے 19 تلاوت، نماز، ذِکْر و اَذکار کا معمول رکھے، دل کو سکون ملے گا 20 گھر کے راز باہر کے لوگوں کے سامنے نہ کھولے 21 ایک کی ہمدردیاں سمیٹنے کے لئے اس کے سامنے دوسرے کی غیبتیں نہ کرے کہ یہ گناہ کا کام ہے۔ اللہ کریم آپ کا بڑھاپا آسان فرمائے، اٰمین۔

---

(1) مرقات، 8 / 307، تحت الحدیث: 4532 (2) ہجری سن کے اعتبار سے لڑکا 12 سے 15 سال جبکہ لڑکی 9 سے 15 سال کی عمر میں علامت ظاہر ہونے پر بالغ ہوجاتی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 71 اور 72 پڑھئے۔ (3) فتح الباری، 10 / 93، تحت الحدیث: 5065 (4) ترمذی، 4 / 4، حدیث: 2045 (5) مراٰۃ المناجیح، 6 / 224 (6) ترمذی، 3 / 237، حدیث: 1640۔

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

مولانا کاشف شہزاد عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک نے اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس قدر فضائل و کمالات اور امتیازات عطا فرمائے جن کا حقیقی اور مکمل بیان انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ اللہ پاک کی رحمت پانے کے لئے ان بے شمار امتیازات و کمالاتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں سے 3 کا مطالعہ فرمایئے:

1 اللہ پاک نے جان کی حفاظت کا ذمہ لیا: اللہ پاک نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لوگوں سے حفاظت کا ذمہ خود لیا۔ ارشاد فرمایا گیا: ﴿وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ﴾ (ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔)(1)

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ مبارکہ میں قتل سے حفاظت مراد ہے کہ کفار آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ منقول ہے کہ 70 ہزار فرشتے اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت کیا کرتے تھے جو نیند یا بیداری کسی حالت میں آپ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔(2)

پیارے اسلامی بھائیو! مختلف مواقع پر کئی افراد نے سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جان لینے کی کوشش کی لیکن اللہ پاک نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت فرمائی۔ ایک واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

کون بچائے گا؟ حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ ایک غزوے میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ واپس آتے ہوئے ہم دوپہر کے وقت ایک ایسی وادی میں پہنچے جہاں کانٹوں والے درختوں کی کثرت تھی۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان مختلف درختوں کے نیچے آرام کرنے لگے جبکہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیکر کے ایک درخت پر اپنی مبارک تلوار لٹکا کر اس درخت کے نیچے آرام فرما ہوئے۔ حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ سوئے ہوئے تھے کہ اچانک حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بلانے کی آواز سے ہماری آنکھ کھلی۔ ہم حاضرِ خدمت ہوئے تو دیکھا کہ ایک دیہاتی شخص بیٹھا ہوا ہے۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ اس شخص نے میری تلوار نیام سے نکال لی۔ میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اور اس نے مجھ سے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا: اللہ (مجھے بچائے گا)۔ (اس شخص پر قابو پانے کے بعد) رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے کوئی سزا نہیں دی (بلکہ معاف فرمادیا)۔(3)

شارحِ بخاری امام بدرُ الدّین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کفار کے دلوں کو نرم کرنے اور انہیں دائرۂ اسلام میں داخل کرنے کی بہت زیادہ رغبت رکھتے تھے، اسی لئے آپ نے اس دیہاتی کو سزا دینے کے بجائے معاف فرمادیا۔ اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ وہ دیہاتی نہ صرف مسلمان ہوگیا بلکہ اس نے واپس جاکر اپنی قوم کو اسلام کی دعوت پیش کی تو اللہ پاک نے اس کی بدولت کثیر لوگوں کو اسلام کی دولت عطا فرمادی۔(4)

واپس چلے جاؤ: اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (بوقتِ ضرورت) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ جب یہ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خیمے سے سر نکال کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! واپس چلے جاؤ، بے شک اللہ پاک نے مجھے محفوظ فرما دیا ہے (مجھے اب انسانوں کی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے)۔[5]

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

2 نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنا: نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد نماز پڑھنا سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔[6]

عصر کے بعد نماز کی ممانعت: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ یعنی عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے۔[7]

صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے۔[8] ایک مقام پر فرماتے ہیں: عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔[9]

ظہر کی 2 سنتوں کی قضا: اُمُّ المؤمنین حضرت ام سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ عصر پڑھ کر میرے گھر تشریف لائے اور 2 رکعت نماز ادا فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! آج آپ نے ایک ایسی نماز پڑھی ہے جو پہلے نہیں پڑھتے تھے۔ ارشاد فرمایا: خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) مالِ غنیمت لے کر آئے تھے، اس (کی تقسیم میں مصروفیت) کے سبب میں ظہر کے بعد کی 2 رکعت نہیں پڑھ سکا تھا، وہ 2 رکعتیں اب پڑھی ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی: اگر ہم یہ 2 رکعتیں نہ پڑھ سکیں تو کیا ان کی قضا کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔[10]

اے عاشقانِ رسول! سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تو پھر اس کی پابندی فرماتے تھے۔ نمازِ ظہر کے بعد کی یہ 2 سنّتیں جو ایک مرتبہ کسی عُذْر کے سبب رہ گئی تھیں آپ نے نمازِ عصر کے بعد پڑھیں اور پھر اس کے بعد وصالِ ظاہری تک انہیں ادا فرماتے رہے۔[11]

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ عصر کے بعد 2 رکعتیں پڑھنے کو ترک نہیں فرماتے تھے۔[12]

شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ جو حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم سے مروی ہے کہ بعدِ عصر دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے وہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے خصائص میں (سے) ہے۔[13]

3 زمین لپیٹ دی جاتی: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب چلتے تو آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی۔[14]

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ تیز رفتار کوئی شخص نہیں دیکھا، گویا آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی۔ (سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ چلنے کے لئے) ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈال دیتے تھے جبکہ آپ تکلف نہ فرماتے (اور اپنی معمول کی رفتار سے چلتے رہتے)۔[15]

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی رفتار کی تیزی راستہ طے ہونے کے لحاظ سے تھی نہ کہ سرکار کے چلنے کے لحاظ سے، حضورِ انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نہایت وقار سے آہستہ چلتے تھے۔ رب فرماتا ہے: ﴿وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ﴾ (ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل۔)[16] مگر آپ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے آہستہ چلنے کے باوجود راستہ جلد اور بہت زیادہ طے ہوتا تھا۔[17]

---

(1) پ6، المآئدۃ:67، شرف المصطفیٰ، 4/108 (2) تفسیر صاوی، 2/521، 520 (3) بخاری، 3/59، حدیث:4135 (4) عمدۃ القاری، 12/166 (5) ترمذی، 5/35، حدیث:3057، نسیم الریاض، 4/222 (6) مواھب لدنیہ، 2/264 (7) بخاری، 1/213، حدیث:586 (8) بہار شریعت، 1/456 (9) بہار شریعت، 1/696 (10) مسند ابویعلیٰ، 6/123، حدیث:6993، خصائص کبریٰ، 2/416 (11) مواھب لدنیہ، 3/228، زرقانی علی المواھب، 7/154 (12) بخاری، 1/215، حدیث:592 (13) نزہۃ القاری، 2/261 (14) شرف المصطفیٰ، 4/211 (15) ترمذی، 5/369، حدیث:3668 (16) پ21، لقمٰن:19 (17) مراٰۃ المناجیح، 8/61۔

شبِ معراج انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے خُطبے

مولانا خضر حیات عطّاری مَدَنی*

پیارے اسلامی بھائیو! سفرِ معراج میں متعدّد ایسے ایمان افروز معاملات و وقوع پذیر ہوئے جن سے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت خوب ظاہر ہوئی، ان میں سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیتُ المقدَس میں دیگر انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے ساتھ جمع ہونا اور ان کی امامت فرمانا بھی ہے۔

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہو معنیِ اوّل آخر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے [1]

بیتُ المقدس میں پڑھی جانے والی اس مبارک نماز کے بعد بعض جلیلُ القدر انبیائے کرام علیہمُ السّلام نے خُطبے ارشاد فرمائے جن میں اللہ پاک کی حمد کی اور اس کی رحمتوں اور نعمتوں کا تذکرہ فرمایا۔ آخر میں حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اور اپنی اُمّت کی زبردست شان اور کمالات کو بیان فرمایا۔

انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے خطبے:

1 سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے اپنا خلیل (یعنی گہرا دوست) بنایا، مجھے ملکِ عظیم عطا فرمایا، اپنا فرمانبردار اور لوگوں کا امام بنایا یعنی میری پیروی کی جائے گی۔ مجھے آگ سے بچایا اور اسے میرے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بنا دیا۔[2]

2 پھر حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ علیہ السّلام نے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے ہم کلامی کا شرف بخشا،[3] اپنی رسالت اور کلام کے ذریعے مجھے اپنا برگُزیدہ (یعنی منتخب) بندہ بنایا، مجھے نَجی (یعنی بغیر کسی فرشتہ کے واسطہ اللہ پاک سے کلام کرنے والا) بنا کر اپنا قرب عطا فرمایا، مجھ پر تورات اتاری، میرے ذریعے فرعون کو ہلاک فرمایا اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی۔

3 ان کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا داوٗد علیہ السّلام نے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے مجھے بادشاہت عطا فرمائی، مجھ پر زَبور نازل فرمائی، لوہے کو میرے لئے نرم کیا،[4] پرندوں اور پہاڑوں کو میرا فرمانبردار کیا، مجھے حکمت اور فصلِ خطاب (یعنی علمِ قضا جو حق و باطل میں فرق و تمیُز کر دے) عطا فرمایا۔

4 حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان علیہ السّلام نے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے ہواؤں، جنات اور انسانوں کو میرے تابع کر دیا، سرکش جنات کو میرا فرمانبردار کر دیا کہ وہ میری مرضی سے عالیشان عمارتیں اور تصویریں بناتے تھے،[5] مجھے پرندوں اور ہر چیز کی بولی سکھائی، میرے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا اور مجھے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، مدرس جامعۃ المدینہ ملتان

ایسی بادشاہت عطا فرمائی کہ میرے بعد کسی کے لئے نہ ہو گی۔

5 ان کے بعد حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام نے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے مجھے توریت اور اِنجیل سکھائی، مجھے اپنی اجازت سے یہ قدرت دی کہ میں پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو صحتیاب کرتا اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ مجھے بلند کیا،[6] مجھے کافروں سے نجات عطا فرمائی، مجھے اور میری والدہ کو شیطان مردود کے شر سے پناہ دی کہ ہم پر اس کا کچھ قابو نہیں رہا۔

6 جب انبیائے کِرام علیہمُ السّلام اللہ پاک کی حمد و ثنا اور اپنے اُوپر اس کی رحمتیں و عطائیں بیان کر چکے تو تمام نبیوں کے سردار، احمدِ مختار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ نے اپنے ربّ کی حمد و ثنا بیان کی اور اب میں اپنے ربّ کی تعریف و ثنا بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کی ہیں جس نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام انسانوں کے لئے خوش خبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا، مجھ پر حق و باطِل میں فرق کرنے والی کِتاب (قراٰنِ کریم) نازِل فرمائی جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے، میری اُمّت کو بہترین اُمّت بنایا جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی۔ اللہ پاک نے میری اُمّت کو سب سے افضل اُمّت بنایا جو (جنّت میں داخلے کے اعتبار سے) اوّل اور (دنیا میں آنے کے اعتبار سے) آخری اُمّت ہے۔ اللہ کریم نے میرا سینہ کُشادہ فرمایا اور مجھ سے میرا بوجھ دُور فرما دیا، میرے لئے میرا ذِکْر بلند فرما دیا اور مجھے فاتح اور خاتَم بنایا۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ عظیمُ الشّان فضائل سُن کر حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام نے دیگر انبیائے کرام علیہمُ السّلام سے فرمایا: بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ یعنی اِنہی عظمتوں کی وجہ سے مُحمَّد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آپ سب پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔[7]

دیگر انبیا کے حمدِ الٰہی کے ساتھ اپنے فضائل بیان کرنے کی حکمت:

آدمی جب کسی کو اپنے سے بہتر حال میں دیکھے تو اس کو چاہئے کہ خدا پاک کے جو احسانات اس پر ہیں ان کو یاد کرے اور اس کا شکر بجالائے کہ جس پروردگار نے اس کو ایسا مرتبہ عطا فرمایا میرے لائق مجھے بھی عطا فرمایا ہے۔[8]

معراج کے بارے میں مزید معلومات کے لئے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے سابقہ سالوں کے رجب المرجب کے شمارے بھی مفید ہیں۔

---

(1) حدائقِ بخشش، ص232 (2) نمرود اور اس کی قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو جب آگ میں ڈالا تو وہ آگ آپ کے لیے گلزار اور سلامتی والی بن گئی۔ (پ17، الانبیاء:69) (3) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کوہِ طور پر تشریف لے جاتے تھے جہاں اللہ کریم کا کلام بغیر کسی واسطہ کے سنتے۔ (4) اللہ کریم نے یہ آپ کو معجزہ دیا تھا کہ لوہا آپ کے دستِ مبارک میں آکر موم یا گوندھے ہوئے آٹے کی طرح نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے تھے۔ (خزائن العرفان، پ22، سبا، تحت الآیۃ:10) (5) اُس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا۔ (خزائن العرفان، پ22، سبا، تحت الآیۃ:13) (6) مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے ابھی تک ظاہری وفات نہیں پائی بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا، آپ قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے آپ کا دنیا میں دوبارہ تشریف لانا ختمِ نبوت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ اللہ کے آخری نبی جنابِ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر تشریف لائیں گے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شریعت کے مطابق احکام جاری فرمائیں گے۔ (ماخوذ از: خصائص کبریٰ، 2/329) (7) دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/400 ملخصاً (8) الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح، ص280 ملخصاً۔

معجزۂ معراج کا تفصیلی بیان پڑھنے کے لئے یہ کتاب ”مکتبۃ المدینہ“ سے حاصل کیجئے یا اس QR Code کے ذریعے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

مزہ نہ آئے تو؟

مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی*

استاذ صاحب سبق پڑھا کر فارغ ہوئے تو پیریڈ ختم ہونے میں کچھ ٹائم باقی تھا، طلبہ نے موقع پا کر سوالات شروع کر دیئے، ایک نے سوال کیا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب ہم کوئی کتاب پڑھتے ہیں یا کوئی کام کرتے ہیں تو اگر ہمیں مزہ اور لُطف نہ آئے تو ہم وہ کام چھوڑ دیتے ہیں، ایسا کیوں ہوتا ہے اور اس کا حل کیا ہے؟

استاذ صاحب نے جواب دینا شروع کیا: دراصل یہ صرف آپ کا پرابلم نہیں ہے بلکہ دنیا میں رہنے والے بہت سارے لوگ کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کی بنیاد مزے کو بناتے ہیں، یہ درست معیار نہیں ہے، میں اس کی وضاحت پوائنٹس کی صورت میں کرتا ہوں:

پہلی بات: لوگ بہت سارے گناہ صرف اس لئے کر رہے ہوتے ہیں کہ انہیں اس میں مزہ آرہا ہوتا ہے، جیسے سینما میں فلم دیکھنا، میوزک کنسرٹ میں شریک ہونا، مرد و عورت کا ایک ساتھ ڈانس پارٹیوں میں ناچنا، شراب پینا، بدکاری کرنا، بدنگاہی کرنا وغیرہ۔ آپ غور کیجئے کہ اس قسم کا شیطانی مزہ دنیا و آخرت میں خسارے (نقصان) کا سبب ہے کیونکہ اس سے ہمارا خالق اور مالک اللہ پاک ناراض ہوتا ہے اور ربِّ قدیر کو ناراض کر کے ہمیں کہیں پناہ نہیں مل سکتی! لہٰذا دل چاہے نہ چاہے، یہ مزہ چھوڑنا ہی ہوگا۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جہنم خواہشات سے گھیر دی گئی ہے اور جنّت تکالیف سے گھیر دی گئی ہے۔ (بخاری،4/243، حدیث:6487)

دوسری بات: اسی طرح کئی مسلمان فرض عبادتیں اس لئے بھی نہیں کرتے کہ انہیں ان میں مزہ نہیں آتا، ایسے لوگ نمازیں ترک کر دیں گے، رمضان کے روزے چھوڑ دیں گے، زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے، یاد رکھئے! مزہ نہ آنے کی وجہ سے فرض عبادتیں معاف نہیں ہو جاتیں بلکہ فرائض کی ادائیگی میں دل کو لگانا ہی ہوگا، شروع شروع میں دشواری کا سامنا ہو سکتا ہے، لیکن اگر یہ لوگ اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لئے نفس و شیطان کے مقابلے میں ڈٹے رہیں گے تو ایک وقت آئے گا کہ یہ مسلسل عبادت کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور انہیں عبادت میں رُوحانی مزہ آنا شروع ہو جائے گا۔ بات صرف اپنا Taste درست کرنے کی ہے، آپ بزرگانِ دین کے حالاتِ زندگی پڑھئے کہ وہ ایسے ذوق و شوق کے ساتھ عبادت کیا کرتے تھے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ چنانچہ تیسری صدی ہجری کے بُزرگ حضرت سیّدنا سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اپنی جگہ سے اُٹھ نہیں سکتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تو شوقِ نماز کی بدولت ان کی قوت لَوٹ آتی اور وہ لوہے کی سلاخ کی طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب نماز سے فارِغ ہوتے تو پھر سے پہلی کمزوری کی حالت میں آجاتے اور اپنی جگہ سے اُٹھ نہ سکتے تھے۔

(کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص732)

اللہ ہمیں ان کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

تیسری بات: کچھ لوگ غیر اہم اور فضول کاموں کو بھی صرف مزہ لینے کے لئے کر رہے ہوتے ہیں، مثلاً دوستوں کے جُھرمٹ میں گپ شپ کے نام پر فضول اور بے کار گفتگو کرنا، فضول قسم کے ڈائجسٹ اور کہانیاں پڑھنا، غیر ضروری طویل فون کالز کرنا، بلا مقصد موبائل یا نیٹ پر مصروف رہنا، خوامخواہ اپنی ویڈیوز اور سیلفیاں بناتے رہنا، کھڑکی میں کھڑے ہو کر گلی میں بے کار

*استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

جھانکتے رہنا، بلاضرورت تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کرنا، صحیح مقصد کے بغیر شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھتے رہنا اور خود اپنے آپ پر فدا ہوتے رہنا، وغیرہ۔ ایسے لوگ اپنا وقت فضول میں ضائع کر کے نفع میں نقصان کا شکار ہو رہے ہوتے ہیں کیونکہ کئی اہم کام ہونے سے رہ جاتے ہیں، اس رویّے کو بھی فوری طور پر تبدیل کرنے کی حاجت ہے۔

چوتھی اور آخری بات: بہت سے اہم کام بعض اوقات صرف اس لئے ہونے سے رہ جاتے ہیں کہ کرنے والے کو مزہ نہیں آرہا ہوتا جیسے اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرنا، مذہبی بیانات سننا، اسلامک ویڈیوز اور ویب سائٹس دیکھنا، فقہی و شرعی مسائل کو یاد کرنا وغیرہ۔ ایسوں کو میرا مشورہ ہے کہ محض مزے کو پیشِ نظر رکھنے کے بجائے کام کی اہمیت کو دیکھئے، آپ خود بھی اس تجربے سے گزرے ہوں گے کہ انجکشن لگوانے یا زخم پر ٹانکے لگوانے میں مزہ نہیں آتا بلکہ کچھ نہ کچھ تکلیف ہوتی ہے لیکن لگوانے والا اس کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے تکلیف برداشت کرلیتا ہے اور مزہ آنے کا مطالبہ نہیں کرتا۔ اسی طرح کاروبار یا نوکری کرنے والے پر بھی ایسا وقت آتا ہے کہ اسے کام میں مزہ نہیں آتا لیکن وہ کام کے اہم ہونے کو دیکھتا ہے نہ کہ مزے کو!

معزز طلبۂ کرام! اب رہا آپ کے سوال کا جواب! تو وہ یہ ہے کہ اگر آپ کا کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں دل نہ لگے تو پریشان نہ ہوں بلکہ اس وقت دوسری کتاب پڑھنا شروع کردیجئے اور پہلی کتاب بعد میں کسی وقت پڑھ لیجئے، یوں امامِ اعظم کے بڑے عظیم شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی اس ادا پر عمل کیجئے کہ جب آپ کسی ایک فن کی کتاب کے مطالعہ سے تھک جاتے تو دوسرے فن کی کتاب پڑھنا شروع کردیتے لیکن مطالعہ جاری رکھتے۔

آخری بات! اگر آپ کو اپنے شوق کے مطابق کام نہ ملے تو اس کام میں اپنا شوق پیدا کرلیجئے جو آپ کو کرنے کے لئے دیا گیا ہو۔ اللہ کریم آپ کے علم و عمل میں برکتیں عطا کرے، اٰمین۔

رجبُ المرجب و شعبانُ المعظم کے چند اہم واقعات

22 رجبُ المرجب وِصال امیر معاویہ	صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا وِصال ایک قول کے مطابق 22 رجبُ المرجب 60ھ کو ہوا، آپ کاتبِ وحی، اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ کے بھائی، اسلام کی سب سے پہلی سمندری جنگ کے لیڈر اور مسلمانوں کے پہلے بادشاہ ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1438، 1440ھ اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب: فیضانِ امیر معاویہ)
25 رجبُ المرجب وِصال عمر بن عبدالعزیز	خلیفۂ راشد، خلیفۂ عادِل، عُمرِ ثانی، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال ایک قول کے مطابق 25 رجب المرجب 101ھ کو ہوا، آپ حضرت عمر کی پوتی کے بیٹے، تابعی بزرگ اور مجددِ اسلام تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب المرجب 1438، 1440ھ اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات)
رجبُ المرجب 15ھ جنگِ یرموک	امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں رجب المرجب 15ھ میں حضرت سیّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں جنگِ یرموک رونما ہوئی، اس جنگ میں ایک قول کے مطابق 45 ہزار مسلمانوں نے 10 لاکھ 60 ہزار پر مشتمل رومی لشکر کا مقابلہ کیا، تقریباً 4 ہزار مسلمان شہید ہوئے اور لاکھوں رومی مارے گئے، اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب فرمائی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کی کتاب فیضانِ فاروقِ اعظم، جلد 2، صفحہ 591 تا 618)
5 شعبانُ المعظم ولادتِ امام حسین	نواسۂ رسول، حضرت علی و فاطمہ کے گلشن کے مہکتے پھول، سیّدُ الشہداء حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم 4ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کا رسالہ: امام حسین کی کرامات اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم الحرام 1439 تا 1442ھ)
شعبانُ المعظم 9ھ وِصال اُمِّ کلثوم	نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال شعبانُ المعظم 9ھ میں ہوا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنّتُ البقیع میں تدفین ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: سیرتِ مصطفیٰ، ص 695 تا 697 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

شانِ حبیب بزبانِ حبیب

گزشتہ سے پیوستہ

(قسط:03)

مولانا ابوالحسن عطّاری مَدَنی*

وہ نبیوں میں امّی لقب پانے والا:

10 اَنَا النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الصَّادِقُ الزَّکِیُّ ترجمہ: میں غیب کی خبریں دینے والا وہ نبی ہوں، جس نے اہلِ دنیا میں کسی سے نہ پڑھا اور سچا اور پاکیزگی والا ہوں۔(1)

اس حدیثِ مبارکہ میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 4 اوصافِ عظیمہ "نبی"، "اُمّی"، "زَکی" اور "صادِق" کا بیان ہے۔

لفظ "نبی" اپنے ضمن میں بڑے عظیم معانی و اَسرار رکھتا ہے، لغوی طور پر اس کے معنیٰ غیب بتانے والے، خبریں دینے والے کے ہیں۔ کئی آیاتِ قراٰنیہ اور کثیر روایات میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غیب کی خبریں دینے کا بیان ہوا ہے۔ اہلِ مکّہ لفظِ "نبی" کے معنیٰ کو بخوبی جانتے تھے اسی لئے انہوں نے کئی مواقع پر ایسے سوال کئے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لقب "نبی" سے ملقّب ہونے والے کو غیب کی خبر دینے والا جانتے تھے چنانچہ

جبل بن قُشَیر اور شمویل بن زید نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کہا: اَخْبِرْنَا مَتٰی تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِنْ کُنْتَ نَبِیًّا اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیں کہ قیامت کب آئے گی۔(2)

حضرت جارُود بن معلّٰی اور سَلَمَہ بن عیاض اسدی رضی اللہ عنہما کے قبولِ اسلام کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے، جارود بن معلّٰی نے سابقہ کتبِ سَماوِیہ پڑھ رکھی تھیں، اور وہ جانتے تھے کہ نبی اللہ کے حکم سے غیب کی خبریں بتاتے ہیں، چنانچہ ان دونوں نے مشورہ کیا کہ اپنے دل میں کوئی سوال رکھ لیں، جو ہم ایک دوسرے کو بھی نہ بتائیں اور اس شخص کے پاس چلیں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے، اگر وہ وہی نبی ہوئے جن کی حضرت عیسیٰ نے بشارت دی ہے تو ان پر ایمان لانا ہمارے لئے باعثِ شرف ہوگا، چنانچہ وہ دونوں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کچھ سوال جواب کے بعد جارود بن معلی نے عرض کی: اِنْ کُنْتَ یَا مُحَمَّدُ نَبِیًّا فَاخْبِرْنَا عَمَّا اَضْمَرْنَا عَلَیْهِ یعنی اے محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیں کہ ہم نے کیا بات اپنے دل میں چھپائی ہے؟(3)

اسی طرح اہلِ مکّہ ہی نہیں بلکہ اہلِ علم جانتے ہیں کہ نبی کا معنیٰ غیب کی بات بتانا ہے، چنانچہ ملکۂ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السّلام کی بارگاہ میں جب تحائف بھیجے تو ان میں ایک ڈبیہ تھی جس کے اندر ایک قیمتی موتی تھا، ملکۂ بلقیس نے ساتھ ایک خط لکھ کر بھیجا جس میں یہ بھی تھا کہ اِنْ کُنْتَ نَبِیًّا اَخْبِرْ بِمَا فِی الْحُقَّةِ قَبْلَ اَنْ تَفْتَحَهَا یعنی اگر آپ نبی ہیں تو اس ڈبیہ کو کھولنے سے پہلے خبر دیں کہ اس میں کیا ہے؟(4) چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے اللہ کی عطا سے اس کی خبر دے دی۔

جنگِ موتہ کے لئے لشکرِ اسلام کو روانہ فرماتے وقت رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت زید بن حارِثہ کو سپہ سالار مقرّر کرکے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو سپہ سالار جعفر بن ابی طالب ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ سپہ سالار ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جسے منتخب کرلیں وہ سپہ سالار ہوگا۔

اس دوران وہاں "نعمان" نام کا ایک یہودی بھی یہ سب سُن رہا تھا، اس نے کہا: اَبَا الْقَاسِمِ! اِنْ کُنْتَ نَبِیًّا فَسَمَّیْتَ مَنْ سَمَّیْتَ قَلِیْلًا اَوْ کَثِیْرًا اُصِیْبُوْا جَمِیْعًا یعنی اے ابوالقاسم! اگر آپ نبی ہیں تو آپ نے جتنے لوگوں کا نام لیا خواہ قلیل ہوں یا کثیر وہ سب شہید ہوں گے۔(5)

لغت میں اُمّی اسے کہتے ہیں جو پڑھا نہ ہو، جبکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اُمّی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دنیا میں کسی سے بھی پڑھنا نہ سیکھا، یہ بھی ایک عجب شان و عظمت ہے کہ ساری عمر ان ہی لوگوں میں گزری اور پھر ایک ایسی کتاب ان کے سامنے تلاوت کی جس کی مثل سارا عرب تو کیا ساری دنیا مل کر نہ بنا سکی ہے نہ بنا سکے گی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اہلِ دنیا کے سامنے اُمّی اس لئے ظاہر فرمایا گیا کہ کہیں کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ انہوں نے یہ کلمات اپنے فلاں استاد سے یا فلاں دانا سے سُن کر بتائے ہیں۔

ایسا اُمّی کس لئے منت کشِ استاد ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ نہیں(6)

اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وصفِ مبارک "زَکی" یعنی پاکیزگی والا ہونا بھی بہت شان والا لقب ہے یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خود تو ظاہری و باطنی، کردار و گفتار اور ہر ہر اعتبار سے پاکیزہ و ستھرے ہیں ہی بلکہ آپ نے لوگوں کو بھی کُفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کیا اور انہیں اسلام کی طیب و طاہر زندگی عطا فرمائی، قراٰنِ کریم میں اس شان کا بیان کچھ یوں ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۚ-وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔(7)

شانِ امانت داری:

11 اَنَا اَمِیْنُ مَنْ فِی السَّمَاءِ، یَاْتِیْنِیْ خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً

ترجمہ: میں آسمان کے مالک کا امین ہوں، میرے پاس اس کی طرف سے صبح و شام آسمانی خبریں آتی ہیں۔(8)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ صداقت و امانت کے تو کیا ہی کہنے کہ جان کے دشمن بھی آپ کو صادق و امین مانتے تھے، یہی وجہ تھی کہ جب کفارِ مکّہ اپنے باطل نظریات کے دفاع کیلئے آپ کی جان کے دشمن ہو گئے اور رات کے وقت مَعاذَ اللہ قتل کرنے کیلئے مبارک گھر کا گھیراؤ کئے کھڑے تھے تو اس وقت بھی اُن ناہنجاروں کی امانتیں پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس رکھی ہوئی تھیں، قربان جایئے عجب اندازِ امانت داری تھا ہجرت کے وقت بھی شیرِ خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امانتیں لوٹانے کا پابند فرما کر گئے۔

ربِّ کریم نے مبارک چہرے کو ہی ایسا صدق و امانت کا تابندہ چاند بنایا تھا کہ بنا کسی واقفیت و گواہی کے بھی لوگ یقین کر لیتے تھے، چنانچہ مروی ہے کہ ایک قافلہ مدینۂ پاک کے قریب شہر سے باہر ایک جگہ پر ٹھہرا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِدھر سے گزر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ بولے: مدینہ، فرمایا: کس لئے؟ وہ بولے: کھجوریں لینے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک اونٹ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: کیا اسے بیچتے ہو؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا، سودا ہو گیا، قیمت طے ہو گئی، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اونٹ کی مہار یعنی رسی پکڑی اور روانہ ہو گئے، وہ لوگ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُسن و جمال اور رُعب میں ایسے کھوئے کہ قیمت کا مطالبہ ہی نہ کیا، جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چلے گئے تو اب آپس میں کہنے لگے کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ ایک شخص کو ہم جانتے تک نہیں اور اسے اونٹ تھما دیا وہ بھی بغیر قیمت کے، اتنے میں اسی قافلے کی ایک عورت جو یہ سب دیکھ رہی تھی کہنے لگی: "خود کو ملامت نہ کرو، میں نے ایسے آدمی کا چہرہ دیکھا ہے جو کبھی دھوکا نہ دے گا، اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ ان کا چہرہ تو گویا چودھویں رات کے چاند کا ٹکڑا ہے، تمہارے اونٹ کی قیمت کی میں ضامن ہوں۔" اسی دوران رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک صحابی تشریف لائے اور قیمت سے زیادہ کھجوریں دیتے ہوئے فرمایا: "یہ لو انہیں کھاؤ، پیٹ بھرو، ماپو اور اپنی قیمت پوری کر لو" یعنی قیمت سے کہیں زیادہ کھجوریں عطا فرمائیں۔(9)

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) طبقات ابن سعد، 1/252 (2) سیرت ابن ہشام، ص232 (3) سیرت حلبیہ، 3/311، سبل الھدیٰ والرشاد، 6/303 (4) تاریخ الخمیس، 1/451، تفسیر قرطبی، 7/151، پ19، النمل، تحت الآیۃ: 35 ملتقطاً (5) دلائل النبوۃ للبیہقی، 4/362 (6) حدائق بخشش، ص106 (7) پ4، اٰلِ عمران: 164 (8) بخاری، 3/123، حدیث: 4351 (9) سبل الھدیٰ والرشاد، 6/357، دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/381۔

کیسا ہونا چاہئے؟

(قسط:04)

مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مَدَنی*

4 تعمیراتی کاموں میں احتیاطیں

مساجد کی تعمیر بہت ہی اجر و ثواب کا کام ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنفسِ نفیس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا، ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا جہان میں مسلمان جہاں بھی آباد ہوتے ہیں خواہ کچی آبادی ہو یا مہنگی سے مہنگی پلاٹنگ وہاں مسجد کی جگہ ضرور مختص کی جاتی ہے، قراٰن و حدیث کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کا یہ طرزِ عمل بھی مساجد کی تعمیر کی اہمیت کو عیاں کرتا ہے، البتہ یہاں ہمارا مقصود مسجد انتظامیہ کے لئے مسجد کے تعمیراتی کاموں میں ضروری احتیاطوں کو بیان کرنا ہے۔ یاد رکھئے! مسجد کی تعمیر سے پہلے اس کے متعلقہ فرض علوم کا سیکھنا بہت ضروری ہے اس لئے ہمیشہ تعمیراتی کام اہلِ سنّت کے کسی مفتی صاحب کی مشاورت سے ہی کیجئے۔ مسجد کی تعمیر و تزئین کا کام خواہ مسجد انتظامیہ اہلِ علاقہ کے تعاون سے کروا رہی ہو یا کوئی ایک صاحبِ ثروت مسلمان اپنی مرضی سے کروا رہا ہو، شرعی احکامات کا جاننا اور ان کے مطابق ہی کام کرنا ضروری ہے۔

عمومی طور پر مسجد کے پلاٹ میں مسجد کا ہال، صحن، وُضو خانہ، مائیک روم اور امام صاحب یا دیگر ضروریات کے لئے کمرہ وغیرہ بنایا جاتا ہے، لیکن شرعی مسائل معلوم نہ ہونے کی بنا پر کئی مرتبہ ان معاملات میں گناہ کا اِرتکاب بھی ہو جاتا ہے مثلاً اگر پہلے مسجد بنادی اور اس میں وُضو خانہ اور کمرہ وغیرہ نہیں بنایا اور سارے پلاٹ کو عینِ مسجد قرار دیا اور اب اس عینِ مسجد میں وُضو خانہ یا کمرہ بنانے کی ضرورت ہے تو نہیں بناسکتے۔

بعض مرتبہ پُرانی مسجد کو شہید کرکے نئی تعمیرات کرتے وقت بھی بہت بے احتیاطیاں ہوتی ہیں، عینِ مسجد کی جگہ میں سیڑھیاں یا وُضو خانہ یا دیگر تعمیرات کردی جاتی ہیں جو کہ سراسر ناجائز و گناہ ہے اس لئے مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ ہر طرح کا تعمیراتی کام کرنے سے پہلے مفتیانِ کرام سے راہنمائی لازمی لیں۔

جہاں مسجد انتظامیہ ایک سے زائد افراد پر مشتمل ہو، وہاں ہر کام باہمی مشاورت سے متفقہ طور پر کرنا چاہئے، کسی رکن کا اختلاف ہو تو پہلے اسے سلجھالیں اور کسی رکن کو بلاوجہ اختلاف کرنا بھی نہیں چاہئے۔

مسجد خواہ چھوٹی ہو یا بڑی نقشہ لازمی بنوائیں اور اتنا ہی کام شروع کروائیں جتنی رقم کا انتظام ہو۔

اگر مسجد کی موجودہ عمارت سے مسجد کی ضروریات اور دینی خدمات بحسن و خوبی انجام پارہی ہوں صرف اس لئے کہ مسجد کے لئے رقم جمع ہے تو نئی تعمیرات کردیں یہ درست نہیں، بلکہ اگر ایک مسجد میں سب سہولتیں اور ضرورتیں باحسن انداز

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

موجود ہیں تو رقم دینے والے کا ذہن بنانا چاہئے کہ کسی غریب علاقے کی زیرِ تعمیر مسجد کو مکمل کروادیں۔

5 مساجد کے عُمومی مسائل (الیکٹرک، سینٹری، مائیک واسپیکر وغیرہ) پر توجہ اور ان کا حل

یوں تو عمومی طور پر مساجد کے بہت سارے کام امام، مؤذن اور خادم میں تقسیم ہوتے ہیں مثلاً وقت پر اذان، اقامت، مسجد کی گھڑیوں کا وقت اور بیٹری وغیرہ درست رکھنا، جنریٹر یا U.P.S کے معاملات، پانی کی ٹنکی بھرنے کے لئے موٹر چلانا اور بند کرنا، وُضو خانہ کی صفائی، صفیں وغیرہ بچھانا اور اکٹھی کرنا وغیرہ لیکن یاد رکھئے! یہ سب افراد انسان اور بَشر ہیں، ان سے بھی بھول اور بے توجہی ہو سکتی ہے، اس لئے مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ ان سب کے ساتھ ساتھ خود بھی اپنی توجہ مسجد کے معاملات پر لازمی رکھیں تاکہ اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہو تو اسے پورا کیا جاسکے اور مسجد کے معاملات بہتر سے بہترین انداز میں جاری رہیں۔

مساجد میں اکثر الیکٹرک، سینٹری اور مائیک و اسپیکر وغیرہ کے مسائل سامنے آتے ہیں، مسجد انتظامیہ کو چاہئے کہ کسی ایک الیکٹریشن کو بجلی اور مائیک و اسپیکر کے کاموں کے لئے مختص کر دیں اور جب بھی کوئی ضرورت ہو تو اسی کو بلائیں، بعض دفعہ کام جَھٹ پَٹ ہونے کی بجائے کچھ دیر بھی ہو سکتی ہے لیکن ایک ہی فرد کو خاص کر دینے میں فوائد بھی بہت ہیں، اسی طرح سینٹری یعنی پانی کے نَل، ٹنکی، گیزر وغیرہ کے معاملات کے لئے ایک پلمبر مختص کر دینا چاہئے۔

6 مسجد انتظامیہ کا اہلِ محلہ و علاقہ کے ساتھ رویہ

❁ مسجد انتظامیہ کو علاقے میں بالکل غیر جانبدار ہو کر رہنا چاہئے، کسی بھی سیاسی پارٹی وغیرہ کا نہ تو حصہ بنیں اور نہ ہی کسی قسم کی جانبداری سے کام لیں۔

❁ کبھی اہلِ محلہ یا نمازیوں میں سے بالخصوص کوئی بُزرگ نمازی تنقید کر دے یا کسی بات پر جھاڑ دے تو ناراض ہونے یا اُلٹا جواب دینے کے بجائے مسکرا کر موقع گزار دیں اور کئے گئے اعتراض پر بھی غور کریں۔

❁ مسجد انتظامیہ کو اہلِ علاقہ اور نمازیوں کے ساتھ مشاورت کے بعد مسجد کھولنے اور بند کرنے کے حوالے سے بھی وقت مقرر کرنا چاہئے البتہ پھر بھی اتنی گنجائش رہنی چاہئے کہ اگر کوئی نمازی چند منٹ زیادہ مسجد میں عبادت میں مصروف رہنا چاہتا ہو تو ناراضی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے نیز اگر اس ٹائم سے ہٹ کر بھی کوئی نماز، نوافل یا تلاوتِ قراٰن وغیرہ کے لئے مسجد میں آجائے تو ممکنہ صورت میں اسے عبادت کا موقع دینا چاہئے، ہاں البتہ اگر کسی نقصان کا اندیشہ ہو تو طے شدہ اصول پر عمل کرنا چاہئے۔

❁ مسجد کا کوئی نمازی بیمار ہو جائے تو امام صاحب کے ساتھ ساتھ مسجد انتظامیہ کو بھی عیادت کیلئے جانا چاہئے اس سے جہاں ایک مسلمان بھائی کی عیادت کر کے سنّتِ رسول پر عمل ہو گا وہیں وہ نمازی بھی مستقل مسجد کی آباد کاری کا سبب بنا رہے گا، اسی طرح اگر علاقے میں کوئی میّت ہو جائے بِالخصوص کسی نمازی یا اس کے رشتے دار کا انتقال ہو جائے تو نمازِ جنازہ اور کفن دفن کے معاملات میں مسجد انتظامیہ کا شریک و معاون ہونا بھی مسجد کے لئے بہت مفید رہتا ہے، یوں لوگ جہاں مسجد کے قریب ہوں گے وہیں مسجد کی ضروریات میں معاون بھی ہوں گے۔ اسی طرح خوشی غمی کے دیگر مواقع پر بھی جس قدر مناسب ہو شرکت کرنی چاہئے۔

امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہ علیہ کی مبارک سیرت جاننے کے لئے یہ رسالہ آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس QR-Code کے ذریعے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کیجئے۔

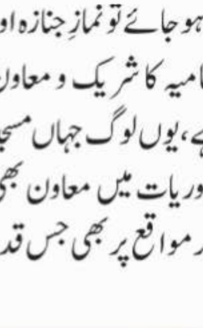

حج اور عمرے کا ثواب دلانے والی نیکیاں

مولانا محمد افضل عطاری مدنی*

ہمارا رب کیسا بے حساب عطا فرمانے والا ہے اس کی عطاؤں کے کیا کہنے کہ ایک نیکی پر ایک نہیں بلکہ دس گنا ثواب بلکہ کئی نیکیوں پر تو 25 اور 70 گنا تک اجر عطا فرماتا ہے جبکہ بعض بہت چھوٹی نیکیوں پر تو عظیم عبادات حج اور عمرے کا ثواب بھی عطا فرماتا ہے۔

ضروری وضاحت: حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حج کا ثواب ملنا اور (یعنی الگ بات) ہے (جبکہ) حج کی ادا کچھ اور، یہاں ثواب کا ذکر ہے نہ کہ ادائے حج کا، جیسے اطباء کہتے ہیں کہ ایک گرم کئے ہوئے مُنَقّٰی میں ایک روٹی کی طاقت ہے مگر پیٹ روٹی ہی سے بھرتا ہے، کوئی شخص دو وقت تین تین مُنقّٰے کھا کر زندگی نہیں گزار سکتا۔[1]

آیئے ایسی چند نیکیوں کا ذکر کرتے ہیں جن پر حج یا حج و عمرہ دونوں کا ثواب ملتا ہے۔

100 حج کا ثواب: اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہ پڑھا تو وہ سو حج کرنے والے کی طرح ہے۔[2]

کامل حج کا ثواب: ایک حدیث پاک میں ارشادِ شاہِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو صبح کو مسجد کی طرف بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے ارادے سے چلے گا اسے کامل حج کرنے والے کا ثواب ملے گا۔[3]

حج و عمرے کا ثواب: اِحیاءُ العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ جس نے جامع مسجد میں عصر کی نماز پڑھی اس کے لئے حج کا ثواب ہے اور جس نے وہاں مغرب کی نماز پڑھی اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ہے (یعنی جمعہ ادا کرنے کے بعد عصر و مغرب ادا کرنے کے لئے مسجد میں ٹھہرے رہنے پر یہ ثواب ہے)۔[4]

ایک حج اور عمرے کا ثواب: حضرتِ سیّدُنا ابو ہریرہ اور عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ کریم اُس پر 75 ہزار فرشتوں کے ذَرِیعے سایہ فرماتا ہے، وہ فرِشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں اور وہ فارِغ ہونے تک رَحمت میں غوطہ زَن رَہتا ہے اور جب وہ اِس کام سے فارِغ ہوتا ہے تو اللہ کریم اُس کے لئے ایک حج اور ایک عُمرے کا ثواب لکھتا ہے۔[5]

(1) مراٰۃ المناجیح، 3/346 (2) ترمذی، 5/288، حدیث: 3482 (3) معجم کبیر، 8/94، حدیث: 7473 (4) احیاء العلوم، 1/249 (5) معجم اوسط، 3/222، حدیث: 4396۔

نماز کی حاضری

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1442ھ“ کے سلسلے ”نماز کی حاضری“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”عبدُ الرّحمٰن عطّاری (فیصل آباد)، نوید احمد (فیصل آباد)، محمد حسنین (میانوالی)“ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ، پاکستان

بُزُرگانِ دین کے مبارک فرامین
The Blessed quotes of the pious predecessors

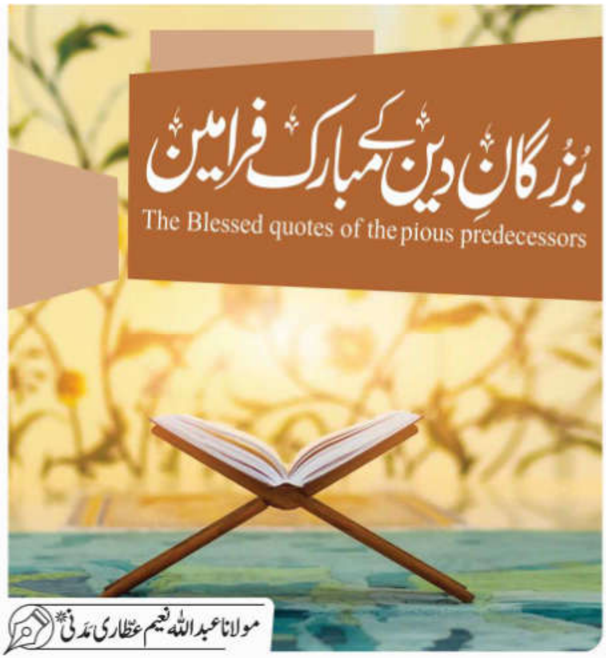

مولانا عبداللہ نعیم عطاری مَدَنی*

باتوں سے خوشبو آئے

بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹانے والے

جب تک تم نماز میں مشغول رہتے ہو تو بادشاہ کا (یعنی اللہ پاک کی رحمت) کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہتے ہو اور جو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے اس کے لئے دروازہ کھول ہی دیا جاتا ہے۔

(اِرشاد حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

(مصنف ابن ابی شیبۃ، 2/360)

نیکی کرنے سے بہتر عمل!

نیک لوگوں کی صحبت نیکی کرنے سے بہتر، بُرے لوگوں کی صحبت بُرائی کرنے سے بدتر ہے۔

(اِرشاد حضرت سیّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ)(اخبار الاخیار، ص23)

دل کی صفائی کے لئے کیا ضروری ہے؟

دل کی صفائی اور فکر کی روشنائی کے لئے ذِکر ناگُزیر (ضروری) ہے۔ (اِرشاد خواجہ شمسُ الدّین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)(فیضانِ شمسُ العارفین، ص70)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

میاں بیوی کے حقوق

زَن وشوہر (میاں بیوی) میں ہر ایک کے دوسرے پر حقوقِ کثیرہ واجب ہیں، ان میں جو بجا نہ لائے گا اپنے گناہ میں گرفتار ہو گا، اگر ایک ادائے حق نہ کرے تو دوسرا اسے دستاویز (یعنی بنیاد) بنا کر اُس کے حق کو ساقط نہیں کر سکتا۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/391)

قیامت کی قسمیں

قیامت تین قسم کی ہے: قیامتِ صُغریٰ: یہ موت ہے۔ دوسری قیامتِ وُسطیٰ: وہ یہ کہ ایک قَرْن (یعنی ایک زمانہ) کے تمام لوگ فنا ہو جائیں اور دوسرے قَرْن کے نئے لوگ پیدا ہو جائیں۔ تیسری قیامتِ کُبریٰ: وہ یہ کہ آسمان وزمین سب فنا ہو جائیں گے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص386 ملتقطاً)

ختمِ نبوت میں شک کرنے والے کا حکم

حُضور پُرنور خاتَمُ النَّبِیّٖن سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم علیہ وعلیہم اجمعین کا خاتَم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شُبہہ کو بھی راہ دے کافر مُرتَد ملعون ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/333)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

بیٹیوں کے حوالے سے اہم احتیاط

بچپن ہی سے اپنی بچّی کو حیا کا درس دیجئے۔ ماں کو چاہئے کہ (چلتی پھرتی) بچی کو چُست پاجامہ نہ پہنائے۔

(مدنی مذاکرہ، 13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 4 جُولائی 2020ء)

نامحرم سے بات

نامحرم مرد و عورت کے آپس میں بات چیت نہ کرنے میں ہی عافیت ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 4 جُولائی 2020ء)

گھر خراب ہونے سے بچنے کا عظیم نسخہ

میاں بیوی یہ معاہدہ کر لیں کہ آپس میں ہونے والی ناراضی کا اپنے اپنے والدین وغیرہ کو نہیں بتائیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 13 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ، 4 جُولائی 2020ء)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

فری لانسنگ ویب سائٹ کے ذریعے کام لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ فری لانسنگ کے ذریعے لوگ ہمیں ہائر کرتے ہیں اور کوئی پروجیکٹ دیتے ہیں، پروجیکٹ کی رقم بھی فکس طے ہو جاتی ہے اور پروجیکٹ مکمل کر کے دینا ہوتا ہے تو فری لانسنگ ویب سائٹ اپنا کمیشن رکھنے کے بعد ہمیں اس کی پیمنٹ کر دیتی ہے۔ ایسا کرنا کیسا؟

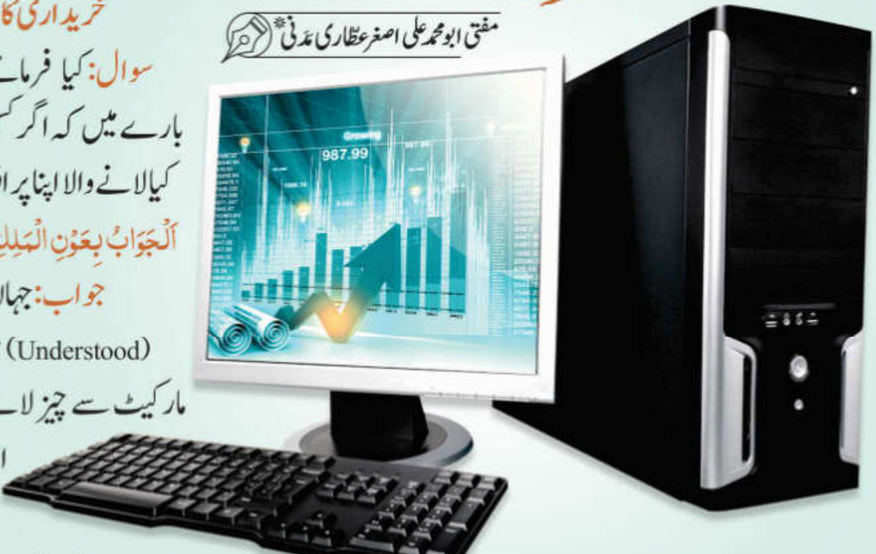

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ہمارے عرف میں ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے پیچھے انسان ہی موجود ہوتے ہیں اور انسانوں کی محنت کے ذریعے ہی دو فریق آپس میں مل رہے ہوتے ہیں ڈیجیٹل پلیٹ فارم جو دو پارٹیوں کو آپس میں ملواتے ہیں ان کا اس پر کمیشن لینا جائز ہے جبکہ وہ کام بھی جائز ہو۔

جیسے کسی کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں اور وہاں آپ کوئی پروجیکٹ بنائیں یا اپنے طور پر کہیں سے کوئی کام پکڑ کر گھر بیٹھ کر پروجیکٹ بنائیں یا آپ کی اپنی کمپنی ہو اور آپ کوئی پروجیکٹ بنائیں، ان تینوں صورتوں میں دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ پروجیکٹ شریعت کے مطابق درست ہے کوئی خلافِ شرع بات نہیں پائی جاتی اور کسی گناہ کے کام میں معاونت کا سبب نہیں بنے گا تو یہ کام جائز ہے اور اس کی اجرت بھی لی جاسکتی ہے۔ اجرت کے تعلق سے یہ ایک جنرل اور عمومی اصول ہے کہ اس میں کوئی ابہام نہ ہو، اس کا معیار کیا ہے یومیہ بنیاد پر ہے یا گھنٹے کی بنیاد پر ہے یا کام کی بنیاد پر ہے یہ چیز بھی واضح طور پر طے ہونا ضروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خریداری کا وکیل اپنا نفع نہیں رکھ سکتا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی جاننے والے نے کوئی چیز منگوائی تو کیا لانے والا اپنا پرافٹ رکھ سکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جہاں کاروبار ہو وہاں تو یہ بات معہود (Understood) ہوتی ہے کہ اس کا کاروبار ہے تو یہ مارکیٹ سے چیز لائے گا اور اپنا نفع رکھ کر ہمیں بیچے گا۔ اس صورت میں بھی یہ ایک وعدہ ہوتا ہے پھر چیز آنے پر ریٹ طے ہو کر سودا ہوتا ہے۔ جب وعدہ کی صورت ہے تو دکاندار کو بھی یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اگر سامنے والا چاہے تو نہ خریدے لہٰذا اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا ایسے موقع پر خرید و فروخت کے تمام تقاضے بھی پورے کرنا ضروری ہیں۔ لیکن بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا بلکہ ویسے ہی جان پہچان کی وجہ سے کوئی شخص یہ کہہ دیتا ہے کہ فلاں جگہ جارہے ہو تو میری بھی یہ چیز لے آنا تو یہاں دراصل چیز منگوانے والے نے اس کو اپنا وکیل بنایا ہے اور وکیل کی یہ ذمّہ داری ہے کہ جتنے کی چیز خرید کر لایا ہے اتنی قیمت ہی بتائے، اس پر وہ اپنا نفع نہیں رکھ سکتا۔

*محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

یہ دوسری صورت جو بیان ہوئی اس معاملہ میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے، اس صورت میں اضافی رقم نہیں رکھی جاسکتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کسٹمر آرڈر دے کر واپس نہ آئے تو کیا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کسٹمر فرنیچر پسند کرکے آرڈر دے دیتا ہے لیکن کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ وہ آرڈر دینے کے بعد واپس ہی نہیں آتا۔ اس کا سامان ہم تیار کر دیتے ہیں اور گوداموں میں ہمارے پاس رکھا ہوتا ہے جو گودام میں جگہ بھی گھیرتا ہے اور اس پر ہمارا کرایہ بھی لگتا ہے، کیا ہم یہ فرنیچر کسی اور کو بیچ سکتے ہیں؟ واضح رہے کہ جو بیعانہ وہ دے کر جاتا ہے اس سے زیادہ ہم اس پر رقم خرچ کر چکے ہوتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: چیزیں جو بنوائی جاتی ہیں عموماً دو طرح کی ہوتی ہیں: ایک تو وہ چیز ہوتی ہے جو کسٹمر کی ملکیت ہوتی ہے اور وہ بنوانے کے لئے دے جاتا ہے جیسے کسی کا فریج خراب ہو گیا اور وہ ٹھیک کرنے کے لئے دیا لیکن پھر واپس لینے نہیں آیا تو وہ فریج اسی کا ہے اسی طرح کمپیوٹر بنانے والوں کے پاس جو کمپیوٹر ٹھیک ہونے آتے ہیں ان کے مالک بعض اوقات واپس لینے نہیں آتے اس طرح وہ جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں انہی کی ہیں انہیں بیچا نہیں جاسکتا۔

جبکہ آپ کی بیان کردہ صورت اس سے مختلف ہے کیونکہ یہاں آرڈر پر سامان بنوایا جارہا ہے جسے فقہ کی اصطلاح میں استصناع کہتے ہیں اور یہ عام خرید و فروخت نہیں بلکہ عام خرید و فروخت اور استصناع میں فرق ہوتا ہے۔ عام خرید و فروخت کے لئے ضروری ہے کہ جو چیز بیچ رہے ہیں وہ چیز آپ کے پاس ہو لیکن جو چیز آرڈر لے کر بنا کر دیں گے اس میں میکنگ (Making) کا عمل پایا جائے گا لہٰذا وہاں آپ کے پاس اس چیز کا ہونا ضروری نہیں۔ آپ آرڈر لے لیں اگر بیعانہ بنتا ہے تو بیعانہ لے لیں اب آپ وہ چیز تیار کرکے دینے کے پابند ہیں لیکن جب تک تیار کرکے پارٹی کو نہیں دیں گے اس وقت تک کسی متعین چیز میں پارٹی کی ملکیت ثابت نہیں ہوگی بلکہ یہ ابھی آپ ہی کی ملکیت ہے لہٰذا اگر آپ اس کو بیچ دیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ جب وہ پارٹی آئے گی تو آپ کو اس کا آرڈر پورا کرکے دینا ہوگا کیونکہ اس کا ذمہ آپ کے اوپر ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے: "جو چیز فرمائش کی بنائی گئی وہ بنوانے والے کے لیے متعین نہیں جب وہ پسند کرلے تو اُس کی ہوگی اور اگر کاریگر نے اُس کے دکھانے سے پہلے ہی بیچ ڈالی تو بیع صحیح ہے۔" (بہارِ شریعت، 2/808)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تبرکاتِ نبویہ سے سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی محبت اور اہلِ خانہ کو وصیت

مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "فیضانِ امیرِ معاویہ" صفحہ 242 پر ہے: حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مرضُ الموت میں ارشاد فرمایا: میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وُضو کراتا تھا۔ ایک روز آپ علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قمیص نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں۔ تو حُضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے جسمِ اطہر سے قمیص اتاری اور مجھے پہنا دی۔ میں نے اسے سنبھال کر رکھ لیا اور حُضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ناخن تراشے تو میں نے وہ تراشے ہوئے ناخن لے لئے اور ایک شیشی میں رکھ لئے، تو جب میرا انتقال ہو جائے تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اسی قمیص کو میرے بدن کے ساتھ ملا دینا اور ان ناخنوں کو باریک کرکے میری آنکھوں میں ڈال دینا، ممکن ہے اللہ ان تبرکات کے سبب مجھ پر رحم فرمائے۔

(تاریخ ابن عساکر، 59/227، الکامل فی التاریخ، 3/369، طبقات ابن سعد، 6/30)

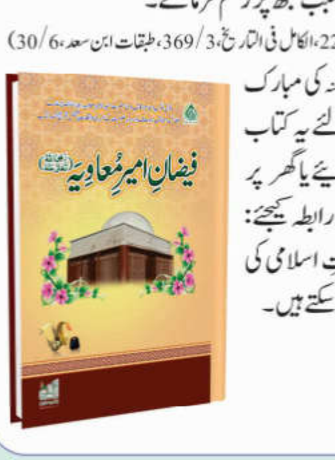

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت تفصیل سے پڑھنے کے لئے یہ کتاب آج ہی مکتبۃُ المدینہ سے خریدیئے یا گھر پر منگوانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے: 923131139278+ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں۔

حضرت سیدنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ عنہما (قسط:10)

مولانا محمد بلال حسین عطاری مدنی*

مختصر تعارف: تجارت کو ذریعۂ معاش بنانے والے صحابۂ کرام کی صف میں ایک تاجر حضرت سیّدنا مِسور بن مَخْرَمہ قرشی رضی اللہ عنہما بھی ہیں، آپ کی پیدائش 2 ہجری کو مکّۂ مکرمہ میں ہوئی، آپ حضرت عبدُ الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں، فتحِ مکّہ کے سال 8 ہجری میں مدینہ آئے، آپ کا شمار کم عمر صحابہ میں ہوتا ہے، آپ نے بچپن میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فیض پایا، جانِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات کے وقت آپ کی عمر آٹھ سال تھی، مختلف جنگوں میں بھی شرکت کی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت تک مدینۂ منوّرہ ہی میں رہے بعد میں مکۂ مکرّمہ کو جائے رہائش بنایا۔ آپ کی وفات 64 ہجری میں ہوئی۔ آپ کی نمازِ جنازہ حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے پڑھائی اور آپ کی تدفین مکّے کے مشہور قبرستان جَنّتُ المَعْلٰی میں ہوئی۔[1]

خرید و فروخت میں احتیاط و مشاورت: جنگِ قادسیہ کے موقع پر آپ کو یاقوت وزَبرجد سے جَڑا ہوا سونے کا کوئی برتن مِلا تھا جس کے بارے میں آپ کو معلومات نہیں تھیں، جب ایک فارسی شخص نے آپ سے وہ برتن 10 ہزار میں خریدنا چاہا تو آپ کو اندازہ ہوا کہ یہ ضرور کوئی قیمتی چیز ہے اسی لئے آپ وہ برتن اس فارسی کو بیچنے کے بجائے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور انہیں سارا قصہ بتایا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ یہ برتن 10 ہزار کا مت بیچئے! بعد ازاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کا وہ قیمتی برتن 1 لاکھ میں بیچ کر آپ کو رقم دے دی۔[2]

بحران (Crisis) کے دِنوں میں انوکھی تجارت: آپ نے کھانے کی کثیر اشیاء کا ذخیرہ کیا ہوا تھا مگر جب خزاں کا موسم آیا تو آپ نے ایسی سنگین صورتِ حال سے فائدہ اُٹھا کر اپنا مال مہنگا بیچنے کے بجائے بازار میں آکر اسے اُسی قیمت میں بیچنے کا اعلان کر دیا جس قیمت پر خریدا تھا۔[3]

بازار میں بھی دینی مصلحتیں پیشِ نظر رہتیں: ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ سامانِ تجارت لے کر بازارِ عُکاظ پہنچے جہاں ایک شخص کو امامت کرتے دیکھا، آپ نے اسے پیچھے کر کے اس کی جگہ دوسرے شخص کو امامت کے لئے کھڑا کر دیا، اس شخص کو غصہ آیا اور اس نے امیرُ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس معاملے کی شکایت کر دی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس معاملے پر آپ سے جواب طلب کیا تو آپ نے وضاحت دی کہ امیرُ المؤمنین! عُکاظ ایسا بازار ہے جہاں بہت لوگ آتے ہیں ان میں سے زیادہ تر تو وہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے قراٰن نہیں سُنا ہوتا، اور وہ شخص جسے میں نے امامت کرنے سے روکا، اس کی زبان میں توتلاپَن تھا جس کے سبب وہ ٹھیک سے الفاظ کی ادائیگی نہیں کر پا رہا تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اس طرح قراٰن سننے سے لوگ اختلاف میں نہ پڑ جائیں تو میں نے اس کی جگہ صاف عربی بولنے والے شخص کو کھڑا کر دیا۔ یہ وضاحت سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے اس عمل کو سراہتے ہوئے آپ کو دُعا دی۔[4]

اللہ پاک حضرت مِسور رضی اللہ عنہ کے طفیل ہمیں بھی دورانِ تجارت مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الاستیعاب، 3/455، 456، الاعلام للزرکلی، 7/225 (2) تاریخ ابن عساکر، 58/170 (3) الزھد لاحمد، ص220 (4) تاریخ ابن عساکر، 58/166 مفہوماً۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

حضرت سیّدُنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ

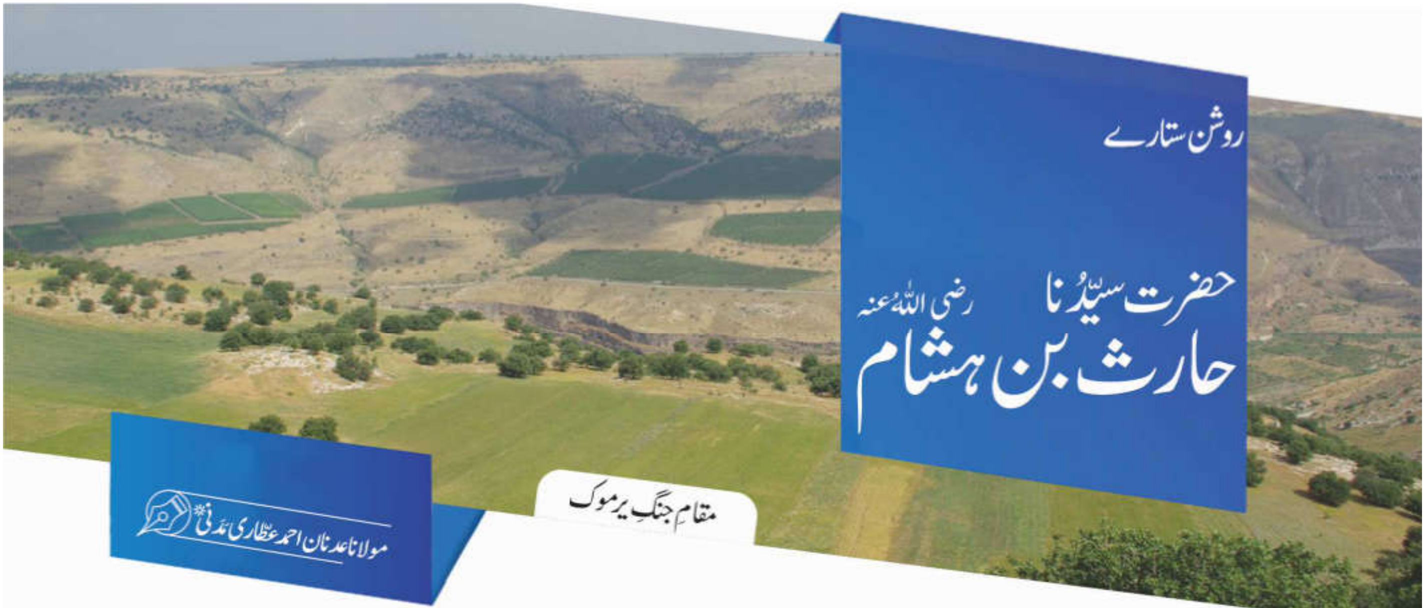

مقامِ جنگِ یرموک

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

ایک روایت کے مطابق حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اپنی سواری پر سوار سَر زمینِ مکہ سے یہ ارشاد فرمارہے تھے: اللہ کی قسم! بے شک! تو بہترین سرزمین ہے اور میری محبوب ترین زمین ہے اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں نہ نکلتا، مکے کے رہائشی ایک صحابی نے عرض کی: کاش! قبولِ اسلام سے پہلے ہم نے آپ کو مکۂ مکرّمہ چھوڑنے پر مجبور نہ کیا ہوتا، آپ واپس لوٹ آیئے کیونکہ یہ سرزمین آپ کی جائے پیدائش اور مقامِ پرورش ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربِّ کریم سے سُوال کیا تھا کہ اے اللہ! تُو نے مجھے میری محبوب زمین سے نکالا ہے تو مجھے اپنی محبوب زمین میں بھیج، لہٰذا اللہ کریم نے مجھے مدینے میں بھیج دیا۔[1] پیارے اسلامی بھائیو! مکے میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی واپسی کی خواہش کا اظہار کرنے والے یہ معزز صحابی، حضرت سیّدُنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ تھے جو کہ فتحِ مکہ کے موقع پر ایمان لے آئے تھے۔ آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چچا کے بیٹے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی والدہ حَنْتَمَہ کے چچازاد ہیں یوں آپ حضرت عمر فاروق کے ماموں ہوئے۔[2] **مناقب:** آپ کا شمار عالم فاضل صحابہ میں ہوتا ہے[3] آپ زمانۂ جاہلیت و اسلام دونوں میں معزز تھے[4] اسلام لانے کے بعد آپ سے کبھی کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی گئی۔[5]

قبولِ اسلام: ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یوں ارشاد فرمایا: حارث شریف آدمی ہے اس کا باپ بھی شریف آدمی تھا، میری خواہش ہے کہ اللہ کریم حارث کو دینِ اسلام کی ہدایت دے۔[6] اس چاہت کا ظہور فتحِ مکہ کے موقع پر کچھ یوں ہوا کہ آپ حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت سیّدَتُنا اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا سے امان طلب کرکے ان کے گھر میں پناہ گزیں ہوگئے اور ان کی حفاظت میں آگئے، حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور آپ پر نظر پڑی تو تلوار تان لی اور آپ کو قتل کرنے کے لئے حملہ کرکے آپ کو گردن سے پکڑ لیا، یہ دیکھ کر حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا نے عرض کی: سب کے سامنے یہ کرکے آپ میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کررہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آگئے کہ تم نے مشرکین کو پناہ دی ہے۔ حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں اور پوری بات عرض کردی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم نے ہر اس شخص کو پناہ دی جسے تم نے پناہ دی، ہم نے ہر اس شخص کو امان دی جسے تم نے امان دی۔ حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا واپس آئیں اور آپ کو خبر دی، یہ سُن کر آپ اپنے گھر لوٹ آئے۔[7] آپ فرماتے ہیں: اب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سامنے جاتے ہوئے مجھے حیا آنے لگی کیونکہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھے ہر جگہ مشرکین میں پایا تھا، پھر مجھے حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا حُسنِ سلوک اور شفقت و مہربانی یاد آنے لگی آخر کار مسجدِ حرام میں میرا رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سامنا ہوا، نورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم مجھ سے خندہ پیشانی سے ملے اور ٹھہر گئے یہاں تک کہ

* سینئر استاذ مرکزی
جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

میں نے سلام کیا اور کلمۂ حق پڑھ کر مسلمان ہو گیا، شہنشاہِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہیں ہدایت سے سرفراز کیا، تم جیسا شخص اسلام سے دور نہیں رہ سکتا تھا۔ آپ نے عرض کی: اللہ پاک کی قسم! اسلام (ایسا مذہب ہے کہ اس) سے کوئی دور نہیں رہ سکتا۔[8] **انگارہ:** ایک بار آپ رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: میں رشتہ داروں سے اچھا برتاؤ کرتا ہوں، پڑوسیوں پر احسان کرتا ہوں، یتیموں کو پناہ دیتا ہوں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتا ہوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہوں، اور یہ سب کچھ میرا (کافر) باپ ہشام بن مغیرہ بھی کرتا رہا ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ قبر جس میں دفن شخص (دنیا میں) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی گواہی نہیں دیتا تھا وہ آگ کا دہکتا ہوا انگارہ ہے۔[9] **زبان پر قابو:** ایک مرتبہ آپ بارگاہِ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے: مجھے ایسے کام کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھامے رکھوں، رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اسے قابو میں رکھو۔[10] **میدانِ جنگ:** سن 2 ہجری جنگِ بدر میں اسلامی لشکر کے مقابلے میں اپنے بھائی ابو جہل کے ساتھ تھے، ابو جہل تو مسلمانوں کے ہاتھوں اس جنگ میں ذِلّت کی موت مارا گیا جبکہ آپ اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔[11] پھر 3 ہجری معرکۂ اُحد میں مشرکین کے ساتھ نظر آئے اور مسلسل مشرکین کا ساتھ دیتے رہے یہاں تک کہ 8 ہجری میں فتحِ مکہ کے موقع پر مسلمان ہو گئے۔[12] آپ غزوۂ حُنَین میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مالِ غنیمت میں سے آپ کو 100 اونٹ عطا فرمائے۔[13] آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیات تک مکے میں مقیم رہے[14] جب حضرت سیّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے جہادِ روم میں مصروف مجاہدین کی امداد کے لئے مکۂ مکرمہ خط بھیجا تو مکہ سے حضرت حارث دیگر صحابۂ کرام کے ساتھ مدینے تشریف لے آئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان حضرات کے پاس آئے انہیں سلام کیا، مرحبا کہا اور ان کے آنے پر خوش ہوئے پھر یہ حضرات دیگر مسلمانوں کے ساتھ غزوۂ شام کے لئے روانہ ہو گئے۔[15] بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں آپ اپنے گھر والوں اور مال و اسباب کو لے کر ملکِ شام چلے گئے تھے[16] اور مسلسل یہیں جہاد میں مصروف رہے۔[17] جب آپ رضی اللہ عنہ جہاد کے لئے مکہ سے ملکِ شام روانہ ہونے لگے تو اہلِ مکہ بہت زیادہ بے چین ہو گئے اور آپ کو الوداع کرنے کے لئے مکہ سے باہر آ گئے مقامِ بطحاء میں ایک بلند جگہ پر پہنچ کر آپ ٹھہر گئے، سب آپ کے اِرد گرد جمع ہو گئے، جب آپ نے ان کی بے تابی اور گریہ وزاری دیکھی تو خود بھی رونے لگے پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں یہاں سے اس لئے نہیں جا رہا کہ اپنے آپ کو تم سے الگ کر لوں اور نہ ہی اس لئے کہ تمہارے شہر پر کسی دوسرے شہر کو پسند کرتا ہوں، لیکن یہی حکم تھا، اگر مکے کا پہاڑ سونے کا ہوتا تو ایک دن بھی نہ گزرتا کہ ہم اسے راہِ خدا میں خرچ کر دیتے۔[18] **واقعۂ شہادت:** ایک قول کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ ماہِ رجب سن 15 ہجری جنگِ یَرموک میں شدید زخمی ہوئے، اسی حالت میں آپ نے پانی طلب کیا تو حضرت عِکرِمہ رضی اللہ عنہ زخمی حالت میں نظر آئے، آپ نے پانی پیے بغیر فرمایا: اسے عِکرِمہ کے پاس لے جاؤ، حضرت عِکرِمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عَیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کو زخمی دیکھا تو پانی پیے بغیر فرمایا: پانی ان کے پاس لے جاؤ، حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس پانی ابھی پہنچا نہ تھا کہ وہ شہید ہو گئے، یوں تینوں مقدس حضرات پانی پیے بغیر شہادت سے سرفراز ہو گئے۔[19] اس وقت حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی اولاد اور گھر والوں میں بیٹے حضرت عبدالرحمٰن اور بیٹی اُمِّ حکیم رضی اللہ عنہا کے علاوہ سب فوت ہو چکے تھے۔[20]

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 11/492 (2) اسد الغابہ، 1/514 (3) استیعاب، 1/365 (4) الاعلام للزرکلی، 2/158 (5) اسد الغابہ، 1/514 (6) استیعاب، 1/366 (7) مستدرک، 4/317، تہذیب الکمال، 5/297 (8) مستدرک، 4/318 ملخصاً، تہذیب الکمال، 5/299 ملخصاً (9) معجم کبیر، 23/405 (10) معجم کبیر، 3/260 (11) اسد الغابہ، 1/364 (12) تہذیب الکمال، 5/295، 297 (13) اسد الغابہ، 1/514 (14) طبقات ابن سعد، 7/283 (15) طبقات ابن سعد، 7/283 (16) الاعلام للزرکلی، 2/158 (17) تہذیب الکمال، 5/295 (18) اسد الغابہ، 1/515، تاریخ ابن عساکر، 11/499 ملخصاً (19) اسد الغابہ، 1/515، استیعاب، 1/366، تاریخ ابن عساکر، 11/504 ملخصاً (20) تہذیب الکمال، 5/300۔

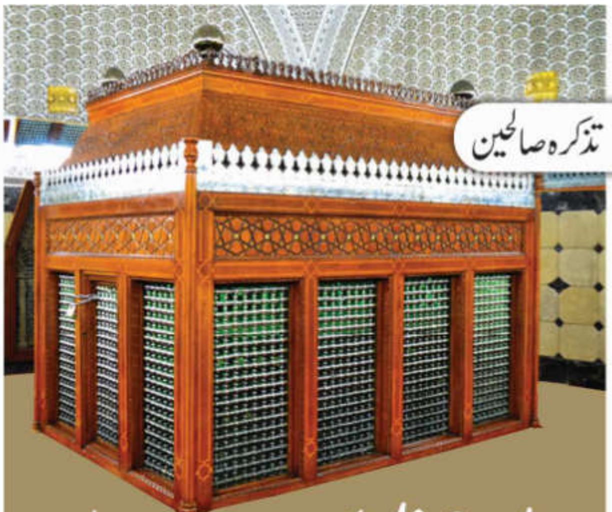

امامِ اعظم کی 8 خاص باتیں

مولانا ابو معاویہ عطّاری مَدَنی*

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا، امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ کی شخصیت دنیائے علم و فضل میں غیر معمولی مقام رکھتی ہے۔ اپنے پرائے سب ہی آپ کی ذہانت وفَقاہت کے معترف نظر آتے ہیں۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے نام میں ہی مستقبل میں انجام دینے والے کارناموں کی طرف اشارہ موجود تھا، امام ابنِ حجر ہیتمی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں کہ لغت میں "نعمان" اس خون کو کہتے ہیں جس پر بدن کا سارا ڈھانچہ (Structure) قائم ہوتا ہے اور اسی کے ذریعے جسم کی پوری مشینری کام کرتی ہے اور امامِ اعظم کی ذاتِ گرامی بمنزلہ روح اور دستورِ اسلام یعنی فقہ کی محور ہے۔[1]

اللہ پاک کی عطا سے آپ بہت سی خوبیوں اور خصوصیات کے حامل تھے، ذیل میں آپ کی آٹھ خوبیوں اور خصوصیتوں کا ذکر موجود ہے ملاحظہ ہو: 1 آپ جلیلُ القدر تابعی ہیں، خیرُ القُرون کے قرنِ ثانی میں پیدا ہوئے، صحابہ کا زمانہ پایا اور چار صحابہ سے ملاقات کی، انس بن مالک، عبدُ اللہ بن ابی اَوْفیٰ، سہل بن سعد ساعدی، ابو طفیل عامر بن واثلہ (رضی اللہُ عنہم)۔[2] 2 آپ کے اساتذہ و تلامذہ کی تعداد دیگر ائمہ سے کئی گنا زیادہ ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد 4 ہزار بتائی جاتی ہے جبکہ آپ کے تلامذہ آٹھ سو کے آس پاس ہیں۔[3] 3 زمانۂ صحابہ کے بعد اسلام کے سب سے پہلے مجتہدِ اعظم ہیں، سب سے پہلے علمِ فقہ کو آپ نے مرتب کیا آپ سے پہلے فقہ کی ابواب بندی کا اہتمام کسی نے نہیں کیا تھا، اس لئے آپ فقہ کے مُدَوِّنِ اوّل (یعنی سب سے پہلے علمِ فقہ کو مُرتّب کرنے والے) قرار پائے۔ مؤطا میں امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کے طرز کی پیروی کی اور فقہ کے ابواب پر اپنی مُؤَطّا کو مرتب کیا۔[4] 4 سبھی فقہا استدلال واستنباط کی دشوار راہ میں آپ ہی کے محتاج اور نقشِ قدم پر چلنے والے ہیں۔ اس حوالے سے امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان مشہور ہے: مَنْ اَرَادَ اَنْ یَتَبَحَّرَ فِی الْفِقْهِ فَهُوَ عِیَالٌ عَلَى اَبِی حَنِیفَةَ یعنی جو علمِ فقہ میں کمال چاہتا ہے وہ ابو حنیفہ کا محتاج ہے، یوں کہئے کہ آپ گلستانِ فقہ کے وہ باب ہیں جس کا فقیہ و غیر فقیہ ہر کوئی ضرورت مند ہے۔[5] 5 اللہ پاک نے آپ کے مذہب کو ایک خاص مقبولیت عطا فرمائی، اور بقیہ تمام ائمہ کے مقلدین کی بنسبت آپ کی تقلید کرنے والے زیادہ ہیں، چنانچہ علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی تصریح کے مطابق مسلمانوں میں دو تہائی مسلکِ حنفی کے حاملین پائے جاتے ہیں۔[6] 6 زُہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت میں جس قدر آپ کی سعیِ بلیغ اور جدوجہد کا ثبوت ملتا ہے تاریخ میں کسی اور فقیہ کا اس قدر مجاہدہ نہیں ملتا[7] جس جگہ آپ کی وفات ہوئی وہاں سات ہزار بار آپ نے قراٰنِ پاک ختم کیا تھا۔[8] 7 سارے محدثین و فقہاءِ بالواسطہ یا بِلاواسطہ امامِ اعظم کے شاگرد ہیں۔[9] 8 آپ کے مذہب کو بہت شہرت ملی، کئی ایسے ممالک ہیں جہاں فقہ حنفی عام رائج ہے جبکہ دیگر مذاہب بہت کم پہنچے جیسے پاکستان، ہند، روم، ترکی اور ماوراء النہر وغیرہ۔[10]

---

(1) الخیرات الحسان، ص31 (2) مرقاۃ المفاتیح، مقدمۃ المؤلف، 1/75 (3) الخیرات الحسان، ص37، المناقب للکردری، 1/38 (4) تبییض الصحیفۃ، ص138، مراٰۃ المناجیح، مقدمہ، 1/15 (5) ردالمحتار، مقدمہ، 1/151 (6) مرقاۃ المفاتیح، مقدمۃ المؤلف، 1/74 (7) مجموعہ رسائل ابو الحسنات، ص37 (8) مرقاۃ المفاتیح، مقدمہ، 1/77 (9) مراٰۃ المناجیح، مقدمہ، 1/15 (10) مجموعہ رسائل ابو الحسنات، ص37۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

رَجَبُ المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 63 کا مختصر ذِکْر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رجب المرجب 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 6 کا تعارُف ملاحَظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان: 1 حضرت سیّدُنا ابان بن سعید بن عاص اموی قرشی رضی اللہ عنہ جلیلُ القدر صحابی، کاتبِ وحی اور خاندانِ اموی کی اہم شخصیت ہیں۔ غزوۂ خیبر (محرم 7ھ) سے قبل اسلام قبول کیا اور ہجرت کی، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو کئی سرایا میں سپہ سالار بنا کر بھیجا، غزوۂ خیبر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بحرین پھر یمن کے گورنر بنائے گئے، ایک قول کے مطابق 5 رجب 15ھ کو جنگِ یرموک میں شہید ہوئے۔ (اسد الغابۃ، 1/58 تا 60) 2 حضرت سہیل بن عَمرو عامری قرشی رضی اللہ عنہ سردارِ قریش، صاحبِ عقل ورائے اور عرب کے بہترین خطیب تھے، صلحِ حدیبیہ میں کفّار کی جانب سے نمائندے تھے، آپ نے فتحِ مکّہ کے بعد اسلام قبول کیا اور محمودُ الاسلام کا لقب پایا، آپ کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے، ایک قول کے مطابق جنگِ یرموک (5 رجب 15ھ) میں شہادت کا شرف پایا۔ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ اور حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہما قدیمُ الاسلام صحابہ میں سے ہیں۔

(الاستیعاب، 2/229 تا 232، الاصابۃ، 3/177)

اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم: 3 متولیِ اہلِ بیت حضرت امام حسن مُثنّیٰ ہاشمی قرشی رحمۃُ اللہِ علیہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے فرزند، جلیلُ القدر تابعی، ثقہ راویِ حدیث، علم و تقویٰ و بزرگی

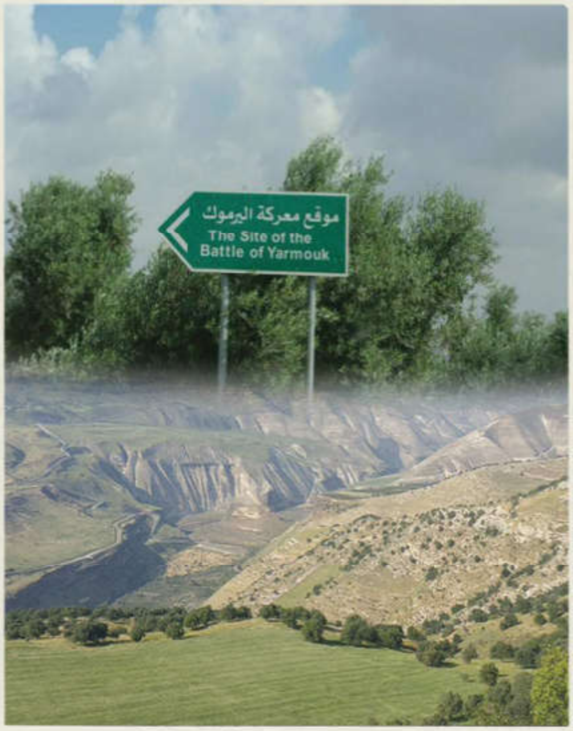

مقامِ جنگِ یرموک

کے جامع، رئیسِ مدینہ اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی شادی امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ سے ہوئی، آپ نے مدینہ شریف میں سکونت اختیار فرمائی اور یہیں 85 سال کی عمر میں 17 رجب 97ھ کو وصال فرمایا۔ ان کی اولاد کو حسنی حسینی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (عمدۃ القاری، 6/185، نور الابصار، ص137، 138، وفیات الاخیار، ص31) 4 سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریب نواز سیّد حسن سنجری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت سنجر (سیستان، ایران) میں 537ھ کو ہوئی اور وصال 6 رجب 632ھ یا 633ھ کو اجمیر شریف (راجستھان، ہند) میں فرمایا، آپ نجیبُ الطرفین سید، عالمِ دین، ولیِّ شہیر، عظیم مبلغِ اسلام، مصنّفِ کُتُب، صاحبِ دیوان شاعر، سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیمُ المرتبت شیخِ طریقت اور ہند میں مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔

(اقتباس الانوار، ص345 تا 390، اخبار الاخیار فارسی، ص23)

عُلَمائے اسلام رحمۃُ اللہِ علیہم: 5 تبع تابعی بزرگ، امامُ العلم،

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس
اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

شیخُ الحجاز، محدّثِ حرم، حضرت ابو محمد سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 107ھ میں کوفہ (عراق) میں ہوئی۔ مکۂ مکرّمہ میں یکم رجب 198ھ کو وصال فرمایا۔ آپ شاگردِ امامِ اعظم ابو حنیفہ، حافظ و مُفسّرِ قراٰن، امام و محدّثِ حرم، مفتی و شیخُ الاسلام، جامع زہد و تقویٰ، استاذِ امام شافعی اور وسیع و پختہ علم کے مالک تھے۔ آپ نے حدیثِ نبوی کی ترتیب و تدوین میں بھرپور حصہ لیا۔ (وفیات الاعیان، 2/328، سیر اعلام النبلاء، 7/653) 6 فخرُ الاسلام حضرت علامہ ابو الحسن علی بن محمد بزدوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً400ھ میں ہوئی اور 5رجب482ھ کو کش (نزد نسف) میں وصال فرمایا۔ آپ شیخُ الحنفیہ، مَاوَرَاءُ النَّھْر کے بڑے عالم، اصولی، محدّث، مفسّر اور صاحبِ تصانیف تھے۔ آپ اپنی مشکل کتب کی وجہ سے ابو عسر قرار پائے، اُصولِ بَزدوی آپ کی مشہور کتاب ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 14/100، تاج التراجم لابن قطلوبغا، ص205)

شعبانُ المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظّام اور عُلَمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 62 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شعبانُ المعظم 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 4 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان: 1 حضرت عبدُ اللہ بن مربع انصاری حارثی رضی اللہ عنہ غزوۂ احد سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے، آپ سے کئی احادیث مروی ہیں، آپ نے اپنے بھائی حضرت عبد الرحمٰن انصاری کے ہمراہ شعبان 13ھ کو جنگ جسرِ ابی عبید میں شہادت پائی۔ حضرت زید اور حضرت مُرارہ رضی اللہ عنہما آپ کے بھائی اور صحابیِ رسول ہیں۔ (اسد الغابۃ، 3/391، تاریخ طبری، 3/152) 2 حضرت سیّدُنا اُسید بن حُضیر انصاری رضی اللہ عنہ جلیلُ القدر صحابی، مدنی، قبیلۂ بنی عبدُ الاشہل کے چشم و چراغ، ذہین و فطین، صاحبُ الرائے، خوش الحان قاریِ قراٰن، بہترین کاتب (لکھنے کی صلاحیت رکھنے والے) اور جرأت مند مجاہد تھے، اعلانِ نبوت کے بارھویں سال اسلام لائے، تمام غزوات میں

مزار حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت شیخ برہانُ الدّین شطاری رحمۃ اللہ علیہ

شریک ہوئے۔ شعبان 20ھ کو وصال فرمایا۔ جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ (معجم کبیر، 1/203 تا 208، سیر اعلام النبلاء، 3/212، 213)

اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم: 3 سلطانُ الاولیاء حضرت شیخ برہانُ الدّین رازِ الٰہی قادری شطاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع راجھی (بودوڑ خان دیس) میں 998ھ کو ہوئی اور وفات 15 شعبان 1083ھ کو برہان پور (مدھیہ پردیش) ہند میں ہوئی، یہیں عالیشان مزار موجود ہے۔ آپ عالمِ باعمل، عربی ادب پر دسترس رکھنے والے اور فنِ شاعری کی واقفیت رکھنے والے تھے، بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر سمیت کثیر خلقت نے آپ سے فیض پایا۔ (برہان پور کے سندھی اولیاء، ص263، 266، 328) 4 قطب الآفاق حضرت سید شاہ اسحاق قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت خوشاب (پنجاب، پاکستان) میں ہوئی اور 11 شعبان 1086ھ کو جُنّیر (حیدرآباد، دکن) ہند میں وفات پائی، آپ خاندانِ غوثیہ رزاقیہ کے شیخِ طریقت اور کئی اولیائے ہند کے جدِّ اعلیٰ ہیں۔ (تذکرۃ الانساب، ص109)

(ضرور تاً ترمیم کی گئی ہے)

معیوب بیماریوں کا تذکرہ مت کیجئے

(شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے آڈیو پیغام کے ذریعے ایک اسلامی بھائی کی عیادت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ کریم آپ کو شفائے کامِلہ، عاجِلہ، نافعہ عطا فرمائے، غالباً آپ کا آپریشن ہوچکا ہے، اللہ کریم آپ کو سکون بخشے، اِن شآءَ اللہ آپ بہت جلد نارمل ہوجائیں گے، اچھا بیٹا! صبر کرنا، ہمت رکھنا۔ کچھ مدنی پھول بھی قبول کیجئے:

حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بغل میں پھوڑے ہوئے، کسی نے آزمانے کے لئے پوچھا: آپ کو کہاں تکلیف ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ کے اندرونی حصے میں۔(احیاء العلوم، 3/151) یعنی آپ نے بغل کا نام لینے میں شرم محسوس کی، بعض لوگوں کو تو پتا نہیں کہاں کہاں تکلیف ہوتی ہے، بس ہر ایک کو بولتے رہتے ہیں، جیسے پیٹ جاری ہوجاتا ہے تو اس کو بولتے ہیں، مجھے لوز موشن ہوگئے ہیں، یہ بھی معیوب ہے۔ اسی طرح بعض ایسی جگہوں کے آپریشن ہوتے ہیں کہ جن کا نام نہ لیا جائے، اچھا تصور نہیں بنتا لیکن لوگ بلا تکلف اُن جگہوں کے نام لے کر بول رہے ہوتے ہیں کہ مجھے یہاں تکلیف ہے، یہ ہوگیا ہے، وہ ہوگیا ہے وغیرہ۔ اگر کوئی پوچھے بھی کہ بھئی کیا ہوا ہے اور وہ جگہ پردے کی ہو تو کہہ دینا چاہئے کہ (مثلاً) پردے کی جگہ میں کوئی تکلیف تھی، اس کا آپریشن ہوا ہے۔ لوگ کُریدتے ہیں تو ان کو اس طرح کا ہی جواب دیا جائے کہ پردے کی جگہ میں کوئی تکلیف تھی، اس کا آپریشن ہوا ہے، پھر مدنی پھول دے دیئے جائیں، حیا کا درس دے دیا جائے تو مدینہ مدینہ۔

اپنی تکلیف کو چھپانا بھی بڑا ثواب کا کام ہے جیسے کسی کو کوئی مصیبت پہنچی، بیماری پہنچی اور اس نے اسے اللہ پاک کی رضا کے لئے پوشیدہ رکھا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اس کے لئے مغفرت کی بشارت ہے۔(دیکھئے معجم الاوسط للطبرانی، 1/214، حدیث: 737) جتنا ہوسکے آدمی اپنی مصیبت، پریشانی چھپائے، اللہ مجھے بھی توفیق دے، میں بھی اچھا ہوجاؤں، اپنی مصیبتیں چھپاؤں، صرف شرم و حیا کی باتیں کروں، اللہ کریم سے دعا کیجئے گا میری بے حساب مغفرت ہوجائے، اس وقت آپ آزمائش میں ہیں، تکلیف میں ہیں، اللہ کریم آسانی کردے، اللہ کریم ہم سب کو عافیت نصیب فرمائے، بیٹا! ہمت رکھنا اور مجھے اپ ڈیٹ دینا کہ اب طبیعت کیسی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

تعزیت وعِیادت

شیخِ طریقت،امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اورغم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

علّامہ قاضی فضلِ رسول حیدر رضوی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ جانشین و صاحبزادہ حضرت پیر فیضِ رسول رضوی صاحب (رئیسُ الجامعہ محدثِ اعظم پاکستان، رضا نگر، چنیوٹ)، صاحبزادہ فیض جیلانی رضوی اور صاحبزادہ فیضِ رضا رضوی کے والدِ محترم صاحبزادہ وجانشینِ محدثِ اعظم پاکستان، پیرِ طریقت حضرت علّامہ قاضی فضلِ رسول حیدر رضوی شوگر اور دل کے امراض کے سبب 29 ربیعُ الآخر شریف 1442ھ کو 78 سال کی عمر میں فیصل آباد میں وِصال فرماگئے،اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے حضرت کے تمام سوگواروں سے تعزیت بھی کی، حضرت کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا اور فکرِ آخرت پر مشتمل مدنی پھول بیان کرتے ہوئے فرمایا: موت اٹل ہے، ہم کو اس سے غافل ہونا زیب نہیں دیتا، اسی دنیا میں رہتے ہوئے موت سے پہلے پہلے اپنی آخرت کی تیاری کرنی ہے، دنیا مختصر ہے مگر قیامت و آخرت مختصر نہیں، قیامت کے بعد جنّت میں جانا یانَعُوْذُ بِاللہ دوزخ ٹھکانا ہے ہمیں نہیں پتا، ہم نہیں جانتے کہ ہمارا انجام کیا ہو گا، ہمارا خاتمہ کیسا ہو گا، اس لئے ہر گز ہر گز غفلت نہیں کرنی چاہئے۔

سیّد افضل میاں قادری کے انتقال پر تعزیت

سیّد افضل میاں قادری برکاتی طویل علالت کے بعد 29 ربیعُ الآخر شریف 1442ھ کو 56 سال کی عمر میں مارہرہ مُطَہّرہ میں وِصال فرماگئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے آپ کے صاحبزادے سیّد برکات حیدر شاہ صاحب اوران کے بھائیوں امینِ ملّت قبلہ علّامہ سیّد امین میاں برکاتی صاحب، حضرت قبلہ سیّد اشرف میاں برکاتی صاحب اور رفیقِ ملّت حضرت علّامہ نجیب حیدر میاں قادری برکاتی صاحب سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

ربیعُ الآخر1442ھ میں وفات پانے والوں کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے 1 پیرِ طریقت علّامہ سیّد شاہ اسماعیل پیر حسینی رضوی قادری (سجادہ نشین گلشن طاہر کرنول آندھرا پردیش، ہند)[1] 2 حضرت عبدُ المنان قادری (کراچی)[2] 3 حضرت مولانا شمیم اشرف ازہری (موریشس)[3] 4 حضرت مولانا حسین قلندرانی (خضدار، بلوچستان)[4] 5 استاذُ العلماء مفتی شریف گل قادری (مردان، خیبر پختون خواہ)[5] 6 پیر سیّد غلام مصطفٰے شاہ بخاری (فتح پور، لیہ پنجاب)[6] سمیت دیگر کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

دعائے صحت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے ✡ نبیرۂ صدرُالشریعہ حضرت مفتی انعامُ المصطفٰی اعظمی ✡ سراجُ الفقہاء حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد نظامُ الدّین رضوی ✡ حضرت علّامہ مولانا مفتی نسیم مصباحی ✡ حضرت مولانا مفتی احمد میاں برکاتی ✡ حضرت مولانا نذیر احمد پانپوری ✡ حضرت مولانا ابُوالْوَفاء قاری فیضُ المصطفٰی ✡ حضرت مخدوم پیر سیّد مشتاق احمد شاہ، مخدوم محمد شاہ، مخدوم احمد شاہ اور ان کے سب گھر والوں سمیت دیگر کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت وعافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ، **”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“** news. dawateislami.net کاوزٹ فرمایئے۔

---

(1) تاریخِ وفات: 14 ربیعُ الآخر1442ھ (2) تاریخِ وفات: 4 ربیعُ الآخر1442ھ
(3) تاریخِ وفات: 17 ربیعُ الآخر1442ھ (4) تاریخِ وفات: 21 ربیعُ الآخر1442ھ
(5) تاریخِ وفات: 25 ربیعُ الآخر1442ھ (6) تاریخِ وفات: 26 ربیعُ الآخر1442ھ۔

سفرنامہ

اصلِ مراد حاضری اس پاک در کی ہے

مولانا عبد الحبیب عطاری*

جب سے یہ خبر سنی کہ حَرَمین طَیِّبَین کے ایئرپورٹ کھولے جارہے ہیں اور اقامہ کے علاوہ Visit Visa والوں کو بھی جانے کی اجازت ہے تب سے حاضریِ مدینہ کی تڑپ بڑھ گئی تھی۔ میرے پاس بھی Visit Visa موجود ہے اس لئے اللہ پاک کے فضل و کرم سے 3اکتوبر 2020ء بروز ہفتہ صبح تقریباً 7 بجے براستہ دبئی مدینۂ منورہ کا مبارک سفر شروع ہوا۔ تقریباً 7 مہینے کے وقفے کے بعد اکتوبر 2020ء کے ابتدائی ایام سے عمرے کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور فی الحال روزانہ 6 ہزار افراد کو عمرہ کرنے کی اجازت ہے۔

نئے قواعد: کروناوائرس کے بعد سے حرمینِ طیبین حاضری کے قواعد وضوابط (Rules and Regulations) میں کافی تبدیلی کردی گئی ہے۔ اکتوبر 2020 میں یہ اصول تھا کہ سفر سے 48 گھنٹے کے اندر اندر کرونا ٹیسٹ کرواکر اس کی منفی (Negative) رپورٹ دکھانا ضروری تھا چنانچہ 2اکتوبر کی صبح میں نے کرونا ٹیسٹ کروایا اور اسی رات اس کی رپورٹ مل گئی، رپورٹ ملنے تک ایک بے چینی سی رہی۔ اس رات میرے مختلف بیانات تھے، ایک بیان کرنے کے بعد میں چیک کرتا کہ رپورٹ آئی یا نہیں؟ دوسرے بیان کے بعد تقریباً 11 بجے اطلاع مل گئی کہ اَلحمدُ للہ رپورٹ ٹھیک آگئی ہے۔ اسی رات بیانات وغیرہ سے فارغ ہوکر تقریباً ساڑھے 4 بجے ایئرپورٹ روانگی ہوئی۔ ایئرپورٹ پر کاغذی کاروائی سابقہ معمول (Previous Routine) سے کافی زیادہ تھی اور کئی فارم پُر کرنا پڑے۔ کرونا وبا کے ان ایام میں کسی نے بیرونِ ملک سفر کرنا ہے تو اسے چاہئے کہ پرواز سے تقریباً 4 گھنٹے پہلے ایئرپورٹ پہنچ جائے کیونکہ کاغذی کاروائی وغیرہ میں کافی وقت لگتا ہے۔

مدینہ آنے والا ہے: دبئی پہنچ کر اگلی پرواز کئی گھنٹے بعد تھی اس لئے ہم نے وہیں ایئرپورٹ پر کچھ دیر آرام کیا۔ آرام کے بعد نمازِ ظہر ادا کی اور پھر جدہ شریف کا سفر شروع ہوگیا۔ نمازِ عصر جہاز میں جبکہ نمازِ مغرب جدہ ایئرپورٹ پر ادا کرنے کا موقع ملا۔ جدہ ایئرپورٹ پر بھی مختلف مراحل طے کرنے میں زیادہ وقت لگا اور پھر رات کا کھانا کھاکر سُوئے مدینۂ منورہ روانگی ہوئی۔ راستے بھر ذِکْر و دُرود کرنے اور نعت شریف سننے کا سلسلہ رہا، ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور کئی عاشقانِ رسول اشک بار تھے۔ رات تقریباً ڈیڑھ بجے مدینۂ منورہ میں داخلہ ہوا۔ اس وقت تھکن عروج پر تھی اس لئے نمازِ عشا پڑھ کر آرام کیا، نمازِ فجر کے بعد بھی آرام کا سلسلہ رہا۔

بارگاہِ رسالت میں حاضری: امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اپنی کتاب "رفیق الحرمین" میں یہ مشورہ دیا ہے کہ مدینۂ منورہ پہنچ کر پہلے آرام وغیرہ کریں اور پھر تمام ضروریات سے فارغ ہوکر روضۂ انور پر حاضری دی جائے تاکہ ذوق و شوق قائم رہے۔

نمازِ ظہر کے بعد غسل کرکے نیا لباس پہن کر بارگاہِ رسالت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ان دنوں کرونا وائرس کی وجہ سے روضۂ انور کی طرف جانے والے دروازے بند ہیں اس لئے باہر صحن میں گنبدِ خضراء کے سامنے کھڑے ہوکر بارگاہِ رسالت میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر دُرود و سلام پیش کرنے کے ساتھ ساتھ امیرِ اہلِ سنّت اور دیگر اسلامی بھائیوں کا سلام بھی عرض کیا۔

بارگاہِ رسالت میں عرض و معروض کے بعد مسجدِ نبوی شریف میں اس مقام پر حاضری ہوئی جہاں چھتریاں لگی ہیں اور وہاں سے سبز گنبد کی زیارت بھی ہوتی ہے۔

کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارہ
ہے کس قدر سُہانا کیسا ہے پیارا پیارا

(وسائلِ بخشش، ص317)

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ ونگرانِ مجلس مدنی چینل https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

نمازِ عشا تک مسجدِ نبوی شریف میں حاضری رہی، نماز و تلاوت اور ذِکر و اَذکار کے علاوہ اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی ہوئی۔

اُحد شریف کی حاضری: مسجدِ نبوی شریف سے اپنی قیام گاہ واپس آکر کچھ دیر آرام کیا اور پھر رات گئے دیگر شہدائے احد سمیت سیّدُ الشّہداء حضرت سیّدُنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضری ہوئی۔

مدینۂ منوّرہ میں پیر کے روزے کی بہاریں: اگلے دن پیر شریف کو مدنی قافلے کے اسلامی بھائیوں نے روزہ رکھنے کے لئے سحری کی۔ دوپہر میں ایک بار پھر مسجدِ نبوی شریف کی پُرنور فضاؤں میں حاضری ہوئی۔ پیر کے دن مدینۂ منوّرہ میں کثیر تعداد میں لوگ روزہ رکھتے ہیں اور مسجدِ نبوی شریف میں افطار کے لئے اہتمام ہوتا ہے۔ کروناوائرس کے معاملات اور پابندیوں کی وجہ سے فی الحال وہ ماحول نہیں ہے، پھر بھی ہم نے مسجدِ اقدس میں ہی افطار کیا۔ یاد رہے کہ مسجد میں کھانا، پینا، سونا اور سحری و افطار کرنا منع ہے، اگر اعتکاف کی نیت کرلی ہو تو ضمناً یہ کام جائز ہو جاتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر: ان دنوں مسجدِ نبوی شریف میں داخلے کے لئے ماسک پہننا ضروری ہے، نیز احتیاطی تدابیر کے طور پر زَم زَم شریف کے کولر بھی ہٹا دیئے گئے ہیں اس لئے زائرین کو چاہئے کہ ماسک پہن کر اور پانی کی بوتل ساتھ لے کر جائیں۔

آج رات امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی والدہ ماجدہ کے عرس کی رات ہے۔ رات میں جب ہمارا مدنی قافلہ سیّدُ الشہداء رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہوا تو وہاں اُمِّ عطّار کے ایصالِ ثواب کے لئے لنگر کی ترکیب بھی ہوئی۔

مدینۂ منورہ سے مدنی مشوروں میں شرکت: پیارے اسلامی بھائیو! ہم دنیا میں کہیں بھی موجود ہوں دین کی خدمت اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں سے متعلق مصروفیات کا سلسلہ بھی جاری رہنا چاہئے۔ اللہ پاک کے کرم سے حاضریِ مدینہ کے دوران دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات، مجالس اور ذمّہ داران کے مدنی مشوروں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ شبِ جمعہ میں 2 مقامات پر مدنی حلقوں میں بیان کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

متفرق سرگرمیاں: اس سفر کے دوران مدینۂ منوّرہ میں ایک عربی شیخ کے گھر محفل میں حاضری ہوئی جہاں مجھے قصیدۂ بُردہ شریف پڑھنے کی سعادت ملی۔ ہمارے عربی میزبان نے بڑی محبت سے ہمیں مچھلی کا لنگر کھلایا۔ انہی دنوں غزوۂ خندق کے مقام اور دیگر زیارات کے لئے بھی حاضری ہوئی نیز مختلف مقامات پر مدنی چینل کے لئے ریکارڈنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

کرونا وائرس کا شکار ہو کر انتقال فرمانے والے مرحوم سعید عطّاری بھائی کے گھر جاکر ان کے لواحقین سے تعزیت کرنے کا موقع بھی ملا۔ مَا شَآءَ اللہ سعید عطّاری بھائی کی قسمت! مدینۂ منوّرہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ کریم ہمیں بھی ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں موت اور جنّتُ البقیع میں مدفن عطا فرمائے۔

میں ہوں سنی رہوں سنی مروں سنی مدینے میں
بقیعِ پاک میں بن جائے تُربت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص331)

مسجدِ قُبا میں حاضری: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلصَّلَاۃُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَا كَعُمْرَةٍ یعنی مسجدِ قُبا میں نماز پڑھنا عمرے کے برابر ہے۔ (ترمذی، 1/348، حدیث: 324)

مسجدِ قبا شریف ان دنوں صرف نماز کے اوقات میں کھلتی ہے۔ مسجد میں جانے والوں کے لئے ماسک پہننے کے علاوہ جانماز ساتھ لانا بھی ضروری ہے۔ جب ہم مسجدِ قبا شریف حاضر ہوئے تو ایک صاحب آنے والوں میں جانماز تقسیم کر رہے تھے۔

اللہ کریم بار بار مکے مدینے کی باادب حاضری اور حج و عمرہ کی سعادتیں مقدر فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کم عمر بچّوں کے معمولات اور عادات و اطوار بڑے بچّوں سے کافی مختلف ہوتے ہیں۔ کئی بار چھوٹے بچّوں کے مزاج اور معمولات میں کچھ ایسی تبدیلیاں آتی ہیں جن سے متعلق یہ طے کرنا مشکل ہوتا ہے کہ بچّہ بیمار ہے یا صرف اس کے مزاج میں کوئی معمولی تبدیلی آئی ہے۔ اس مضمون میں چھوٹے بچّوں کے بیمار ہونے کی کئی علامات ذکر کی گئی ہیں جبکہ بعض باتیں بڑے بچوں سے متعلق بھی مذکور ہیں۔ اگر آپ کے بچے میں یہ علامات پائی جائیں تو فوری طور پر اپنے مُعالج (Doctor) سے رابطہ فرمائیں۔

مدنی کلینک و روحانی علاج

بچّوں کی بیماریاں جانچنے کا طریقہ

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطّاریہ*

1 ایسے چھوٹے بچّے جن کی عمر تین ماہ سے کم ہو، انہیں بخار ہو جائے 2 اگر بچّہ بلاوقفہ روتا ہو 3 اس میں توانائی کی کمی ہو 4 اگر وہ جھک کر چلتا ہو یا پھر ٹانگوں میں ٹیڑھا پن محسوس ہوتا ہو 5 اس کو کسی قسم کے دورے پڑتے ہوں (اس کی بہت سی اقسام ہیں) مکمل بے ہوشی سے لے کر تھوڑی سی دیر کے لئے کوئی بھی کام کرتے ہوئے رُک جانا اور پھر وہی کام شروع کر دینا یہ بھی دورے کی ایک قسم ہے 6 اگر بچے کے سَر کا درمیانی حصہ سُوج جاتا ہے 7 اگر ایسا لگے کہ بچہ درد میں مبتلا ہے 8 اگر بچے کو سانس لینے میں دشواری ہے یا وہ ناک کے بجائے منہ سے سانس لیتا ہے اور سانس لینے میں آوازیں محسوس ہوتی ہیں 9 آنکھوں میں ٹیڑھا پن اور ضعف نظری (Amblyopia) وغیرہ 10 جسم پر دانے، چھتے (Hives)، نشانات کا ظاہر ہونا 11 اگر بچّہ زرد ہونے لگے 12 اگر وہ ماں کا دودھ پینے سے انکار کر دے 13 اگر اسے کوئی چیز نگلنے میں دُشواری ہو 14 اگر اُلٹی کرے یا بار بار پاخانے آئیں 15 اس کے علاوہ بھوک نہ لگنا، بہت زیادہ رونا، گلا خراب رہنا اور کھانسی ہونا وغیرہ۔

بخار (Fever): تین سال سے کم عمر بچّے میں بخار سنجیدہ انفیکشن کی نشاندہی کرتا ہے، بخار اچھی چیز ہے کیونکہ یہ جسم میں موجود انفیکشن کی نشاندہی کر رہا ہوتا ہے یعنی جسم انفیکشن سے مقابلہ کر رہا ہوتا ہے تو بخار ہو جاتا ہے، تھرمامیٹر سے بچّے کا بخار چیک کرتے رہنا ضروری ہے۔

بخار کی وجوہات: بخار اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے بچّے کا جسم کسی بیکٹیریا یا وائرس کے انفیکشن سے لڑ رہا ہے، اس لئے جسم کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے کہ اب جسم کو اس حملے سے مقابلہ کرنے میں مشکل ہو رہی ہے * عام طور پر بخار عام بیماریوں جیسے زکام، گلا خراب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات کوئی خطرناک بیماری بھی اس کی وجہ ہو سکتی ہے * اس کے علاوہ گرمی، تھکاوٹ اور لُو لگنے کی وجہ سے بھی بخار ہو سکتا ہے، جس میں جسم میں پانی کی کمی، کمزوری، سَر درد اور سانس کا تیز چلنا بھی شامل ہے۔

بچّوں کے بخار میں احتیاط: نوزائیدہ بچّہ جو ایک مہینے سے کم عمر ہے، اس کو خود دوا دینے سے گریز کریں اور فوراً ڈاکٹر کے پاس لے جائیں، البتہ اس کو دودھ پلانا جاری رکھیں تاکہ بچے میں ڈی ہائیڈریشن یعنی پانی کی کمی کے اثرات ظاہر نہ ہوں اور اگر اس کے اثرات ظاہر ہوں تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں نیز نیم گرم پانی سے سفونج باتھ (Sponge Bath) بھی دے سکتی ہیں یعنی جسم کو گیلا رکھنا ہے تاکہ پانی بخارات بن کر جسم سے اُڑے تو جسم کو بھی ٹھنڈا ہونے میں مدد ملے۔

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

آپ کے تاثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 مولانا حافظ محمد اسلم رضوی (مہتمم جامعہ اسلامیہ انوارِ طیبہ، ضلع خاران، بلوچستان): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے متعدد مقامات کا مطالعہ کیا، اس کو ہر شعبے کے افراد کیلئے فائدہ مند پایا، یقیناً اس عظیم خدمت سے انسانیت کی دینی اور دنیاوی ہر سطح پر تربیت ہورہی ہے، بچّوں سے لے کر عمر رسیدہ افراد تک طلبہ، علما، عوام، تاجر حضرات اور عورتوں کے لئے بھی اس ماہنامہ میں کافی مواد موجود ہے، دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو اسی طرح دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور یہ دین کا پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچائے 2 مولانا قاری محمد رفیق سعیدی (ناظمِ اعلیٰ جامعہ اسلامیہ انوارِ مصطفےٰ): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوتا ہے اور مدنی چینل کے پروگرام دیکھ کر بھی دل خوش ہوتا ہے، اللہ پاک ہماری دعوتِ اسلامی کو اعلیٰ ترین کامیابیاں عطا فرمائے، اٰمین۔

متفرق تاثرات

3 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ایک دل چسپ میگزین ہے، اس میں بہت ہی خوبصورت اور معلوماتی مضامین ہوتے ہیں، میں ”مدنی مذاکرے کے سوال جواب“، ”فریاد“، ”دارُالافتاء اہلِ سنّت“ اور مفتی قاسم صاحب کے مضامین بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ (محمد ثقلین رضا عطّاری، حسن ابدال، ضلع اٹک) 4 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں مختلف موضوعات پر بہت ہی دل چسپ معلومات ملتی ہیں، ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھنے سے دیگر کتابوں کا مطالعہ کرنے کا شوق بھی پیدا ہوتا ہے۔ (عدنان بخش، کراچی) 5 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھنے سے ہمیں بہت اچھی اچھی معلومات ملتی ہیں اور ہم کہانیاں پڑھ کر ان کے نتائج پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ (محمد صدیق شاہد، خانیوال) 6 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ صوری و معنوی خوبیوں سے آراستہ، بہترین تحریروں سے مرصع اور مختلف عنوانات کے تحت رنگ برنگے خاکوں اور خطاطی کے نمونوں سے سجاہوا ہے، اس کے دلکش صفحات، طَباعت اور اِشاعت ایک سے بڑھ کر ایک ہے، ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ علمِ دین سکھانے والا، معاشرتی خامیوں کو اُجاگر کرکے اُن کا حل بتانے والا اور روح و جسم کی اصلاح کرنے والا ہے، اس کے تربیتی مضامین انتہائی سادہ اور مؤثر انداز میں ہوتے ہیں، اس کے ذریعے ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی مقصد سے نہ صرف آگاہی حاصل کرسکتے ہیں بلکہ اس ماہنامہ میں موجود مہکتے مدنی پھولوں سے اپنے روح و قلب کو مہکا سکتے ہیں، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اٰمین۔ (بنتِ ابرار مدنیہ، جامعۃُ المدینہ للبنات، کراچی) 7 مَا شَآءَ اللہ پورا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بہت اچھا ہے لیکن مجھے عبدُ الحبیب عطّاری بھائی کا ”سفر نامہ“ بہت اچھا لگتا ہے، اللہ پاک عبدُ الحبیب عطّاری بھائی کو درازیِ عمر بالخیر عطا فرمائے، اٰمین۔ (بنتِ ظہور، منڈی بہاؤالدین) 8 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی تو کیا بات ہے! مَا شَآءَ اللہ ہر شمارے میں شان دار مضامین ہوتے ہیں اور ہر شمارے کا سَرِ وَرَق (Main Title) بھی انتہائی خوب صورت ہوتا ہے، جون 2020ء کے شمارے میں نگرانِ شوریٰ کی تحریر ”کام لینے کے طریقے“ سے تربیت کے کافی مدنی پھول ملے، اسلامی بہنوں کے حوالے سے بھی بہت عمدہ تحریریں ہوتی ہیں۔

(اُمِّ بغداد، ذمّہ دار شعبہ اورادِ عطّاریہ)

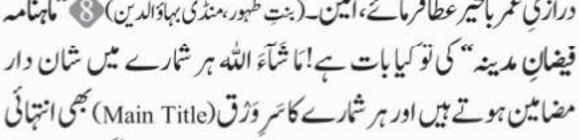

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

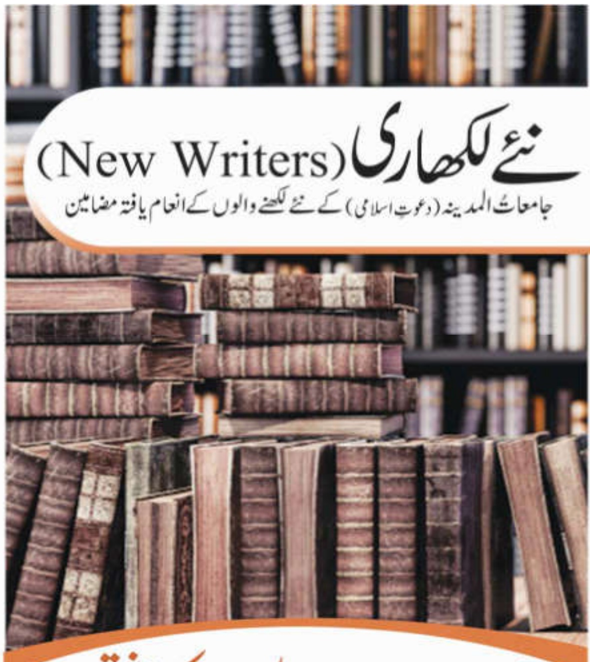

نئے لکھاری (New Writers)

جامعاتُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

جمعِ حدیث کے لئے علما کی مشقتیں

جُمہور محدثین کے نزدیک نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے، تقریر یہ ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کوئی کام کیا گیا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا اور اس سے منع نہ فرمایا بلکہ سکوت فرمایا، عہدِ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے لے کر آج تک نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیث کو جمع کرنے کے لئے بڑی محنتیں اور مشقتیں کی گئی ہیں جیسا کہ امام بخاری، امام حَفْص بن غِیاث، امام ہَیّاج بن بِسطام، امام ابو حاتم رازی رحمۃُ اللہ علیہم کی کوششیں ہیں، ان یگانۂ روزگار ہستیوں کی ہی برکات و محنتیں ہیں کہ آج ہمارے پاس کثیر کتبِ احادیث موجود ہیں۔ آیئے اب ہم چند مشہور ائمہ احادیث کی حدیثوں کو جمع کرنے کے حوالے سے کوششوں اور محنتوں کا ذکر کرتے ہیں: امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ نے طلبِ حدیث کے لئے خراسان، عراق، مصر، شام اور دیگر دور دراز علاقوں کے سفر کئے۔[1] امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہ علیہ چار مہینے طلبِ حدیث میں گزارتے، چار مہینے میدانِ جہاد میں اور چار ماہ تجارت کرتے۔[2] امام یحییٰ بن معین کے بارے میں خطیب بغدادی رحمۃُ اللہ علیہا لکھتے ہیں: ”ساڑھے دس لاکھ دِرہم آپ نے علمِ حدیث کے حصول میں خرچ کر دیئے، آخر میں چپل تک باقی نہ رہی۔“[3] امام ابو حاتم رازی رحمۃُ اللہ علیہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں: میرے والد فرماتے تھے: ”پہلی مرتبہ جب میں علمِ حدیث کے حصول کے لئے نکلا تو چند سال سفر میں رہا، پیدل تین ہزار میل چلا، جب مسافت زیادہ ہوگئی تو میں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔[4] علمِ حدیث کی طلب میں ہُشَیْم بن جمیل دو مرتبہ افلاس کے شکار ہوئے، سارا مال و متاع خرچ کر ڈالا۔[5] امام ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن رحمۃُ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ ”اسی علمِ حدیث کی تلاش و جستجو میں ان کا حال یہ ہو گیا تھا کہ آخر میں گھر کی چھت کی کڑیاں تک بیچ ڈالیں۔[6]

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ان محدثینِ کرام رحمۃُ اللہ علیہم کی محنتوں اور مشقتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں بھی علمِ حدیث سے محبت کی دولت سے سرفراز فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

محمد وقار یونس بن محمد یونس

(درجہ: ثالثہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ عبد اللہ شاہ غازی، کلفٹن کراچی)

(1) اعلام للزرکلی، 6/33 (2) حدیثیں کیسے جمع ہوئیں، ص115 (3) حدیثیں کیسے جمع ہوئیں، ص117 (4) حدیثیں کیسے جمع ہوئیں، ص121 (5) حدیثیں کیسے جمع ہوئیں، ص122 (6) حدیثیں کیسے جمع ہوئیں، ص123۔

تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا عنوان
برائے جون 2021

1 قومِ عاد کی نافرمانیاں

2 آج کا کام کل پر مت چھوڑیں

3 بے ادبی کی نحوست

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 25 مارچ 2021
مزید تفصیلات کیلئے اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے:
+923087038571

سجدۂ سَہو
واجب ہونے کی 10 صورتیں

سہو کا معنٰی بھول ہے، اصطلاحِ شرع میں واجباتِ نماز میں سے جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے سجدۂ سہو واجب ہے۔[1]

سجدۂ سہو واجب ہونے کی کئی صورتیں ہیں، ان میں سے 10 یہ ہیں:

1 فرض کی پہلی دو رکعتوں میں جبکہ نفل یا وِتر کی کسی بھی رکعت میں سُورۂ فاتحہ کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت ملانے سے پہلے دوبار سُورۂ فاتحہ پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔[2]

2 تعدیلِ ارکان[3] بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔[4]

3 تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدۂ سہو کرے۔[5]

4 یونہی اگر تشہد کی جگہ سُورۂ فاتحہ پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔[6]

5 وِتر کی نماز میں دُعائے قُنوت پڑھنا بھول گیا سجدۂ سہو واجب ہو گا۔[7]

6 تکبیرِ قُنوت یعنی قِراءت کے بعد دُعائے قنوت کے لئے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہو گا۔[8]

7 مُنفرد (یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے) نے سِرّی (یعنی آہستہ آواز والی مثلاً ظہر اور عصر کی) نماز میں جہر (یعنی بلند آواز) سے پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[9]

8 پہلی دو رکعتوں کے قیام میں اَلحمد کے بعد تشہد پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[10]

9 کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا، سجدۂ سہو واجب ہے۔[11]

10 قَعدۂ اُولیٰ[12] میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[13]

یاد رہے یہ تمام صورتیں سجدۂ سہو واجب ہونے کی اسی صورت میں ہیں جب یہ واجبات بھولے سے رہ جائیں، اگر جان بوجھ کر کوئی واجب چھوڑا تو نماز واجبُ الاِعادہ یعنی دوبارہ پڑھنا ہو گی۔

اللہ پاک ہمیں خُشوع و خُضوع کے ساتھ تمام فرائض و واجبات و سُنن و مُستحبات کا خیال رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ پنج وقتہ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنتِ عدنان عطاریہ
(جامعۃُ المدینہ فیضانِ عالم شاہ بخاری، کراچی)

(1) شرح وقایہ، 1/220 (2) در مختار، 2/656 (3) یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبحٰن اللہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (4) فتاویٰ ھندیہ، 1/127 (5) فتاویٰ ھندیہ، 1/127 (6) فتاویٰ ھندیہ، 1/127 (7) فتاویٰ ھندیہ، 1/111 (8) بہار شریعت، 1/714 (9) ردالمحتار، 2/657 (10) فتاویٰ ھندیہ، 1/127 (11) فتاویٰ ھندیہ، 1/127 (12) فرض، وِتر اور سنّتِ مؤکدہ کی پہلی دو رکعت کے بعد بیٹھنے کو قعدۂ اُولیٰ کہتے ہیں۔ (13) در مختار و ردالمحتار، 2/657۔

میانہ روی اور اعتدال کی اہمیت

میانہ روی سے مراد اوسط درجے کی روش، کفایت شعاری اور اعتدال ہے، دینِ اسلام ہمیں زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیتا ہے، دین کا ہر حکم فطرت کے عین مطابق اور اعتدال پر قائم ہے، مثلاً عبادات، اخراجات، گفتگو، آواز، چال وغیرہ۔

قدرت کا نظام: اللہ کریم نے ہر جاندار کو زندہ رہنے کے لئے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جیسے پانی کو دیکھ لیں، ہر جاندار کی زندگی کے لئے یہ کتنا ضروری ہے، لیکن اگر کوئی پانی کے اندر نہر میں گر جائے تو وہ پانی کی بہتات کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ بھی دھو سکتا ہے اور اگر کوئی صحرا میں بھٹک رہا ہو اور وہاں پانی کی بُوند تک نہ ملے تو بھی زندگی ختم ہو جائے گی، سیلاب کی وجہ سے پانی کی کثرت ہو جائے تو علاقوں کے علاقے اس کی زَد میں آکر تباہ ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ہوا کو دیکھ لیں، اگر اس کی کثرت ہو جائے تو طوفان اور آندھیوں کی صورت میں کتنے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اگر ہوا بالکل ہی نہ ملے تو بھی دم گھٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے، اس لئے ہمیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ میانہ روی کی اہمیت کتنی زیادہ ہے۔

عبادات میں میانہ روی: عبادت نہ تو اتنی زیادہ کی جائے کہ آدمی کے کام متأثر ہونے لگیں اور نہ ہی اتنی کم کہ اس اہم فریضے سے غفلت کا گمان ہونے لگے، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی نماز میں بھی اعتدال تھا اور خطبہ بھی معتدل (یعنی نہ بہت طویل اور نہ بہت مختصر) ہوا کرتا تھا۔[1]

اخراجات میں میانہ روی: کفایت شعاری سے کام لینا اخراجات میں میانہ روی ہے، انسان کو چاہئے کہ مال و دولت کو ضرورت کے مطابق خرچ کرے، کیونکہ اخراجات میں میانہ روی، اِسراف اور بخل کے درمیان کی راہ ہے۔ ہمارے نبیِّ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرنے والا کبھی مفلس نہیں ہوتا۔[2]

اسلام نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بھی بہت اچھا سلیقہ بتایا ہے کہ صدقہ بھی اتنا نہ دو کہ بعد میں تم خود صدقہ لینے والی حالت میں آجاؤ، سُورۃُ الفُرقان میں اللہ کریم نے اپنے بندوں کی یہ صفت بھی بیان فرمائی، ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان اعتدال سے رہتے ہیں۔[3]

آواز اور گفتگو میں اعتدال: آپس میں گفتگو کے دوران بھی ہماری آواز پست ہونی چاہئے، قراٰنِ پاک میں اللہ کریم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھایا کہ وہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سامنے اونچی آواز سے گفتگو نہ کریں، کیونکہ یہ عمل ان کے تمام نیک اعمال کو ضائع کرنے کا سبب بن جائے گا، تیز آواز میں باتیں کرنے سے مریض، پڑھنے والے، سونے والے اور دیگر کاموں میں مصروف لوگ متأثر ہوتے ہیں۔

چال میں میانہ روی: اسلام ہمیں چال میں بھی میانہ روی سکھاتا ہے، غرور و تکبر کے ساتھ نہیں چلنا چاہئے اور نہ ہی اتنا آہستہ چلے کہ بیمار لگے، قراٰنِ پاک میں تکبر کے ساتھ چلنے والے کو ناپسند کیا گیا ہے، ہمارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم بہت باوقار انداز میں چلا کرتے تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم میانہ روی اور نرمی سے چلتے تھے، روایت ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ایسا چلتے تھے کہ گویا زمین آپ کے لئے سمٹتی ہے۔[4]

ہمیں چاہئے کہ ہم زندگی کے تمام مراحل جیسے تعلیم، کھیل کود، تفریح، کھانے پینے، سونے اور زندگی کے دیگر معاملات میں اعتدال کی روِش اپنائیں اور اللہ کریم کی بتائی ہوئی حُدود سے تجاوز نہ کریں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

اُمِّ غلام الیاس

(مجاہد کالونی، بورے والا پنجاب)

(1) مسلم، ص334، حدیث:2003 (2) مسند امام احمد، 3/157، حدیث:4269 (3) پ19، الفرقان:67 (4) تفسیر ابن کثیر، 6/110، پ19، الفرقان، تحت الآیۃ:63۔

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

مولانا محمد عمر عطّاری مَدَنی*

ورینا، ساؤتھ افریقہ میں فیضانِ عمر فاروق مسجد کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں 100 سے زائد غیر مسلموں کا قبولِ اسلام

10 دسمبر 2020ء کو ساؤتھ افریقہ کے شہر ورینا میں جامع مسجد "فیضانِ فاروقِ اعظم" کے افتتاح کے سلسلے میں سنّتوں بھرے اجتماع کا اہتمام کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قراٰنِ کریم سے کیا گیا جس کے بعد اُردو، عربی اور افریقی زبان میں نعت خوانی کی گئی۔ اجتماعِ پاک میں مفتی عبدُ النبی حمیدی مَدَّظِلُّہُ العالی نے **"مسجد کی تعمیر کی اہمیت اور فضیلت"** کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرکاء کو مسجد آباد کرنے کا ذہن دیا۔ ان پُر مسرت لمحات میں خواتین اور بچوں سمیت 100 سے زائد غیر مسلموں نے کلمہ طیبہ پڑھ کر اسلام قبول کیا اور دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اس موقع پر نگرانِ پریٹوریا ساؤتھ افریقہ ریجن حاجی اسلم فیضو عطّاری، سماجی شخصیت ملک طارق اور دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔

محفلِ نعت بسلسلہ عرسِ حضرت سخی عبد الوہاب شاہ جیلانی

شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری کا خصوصی بیان

ماہِ دسمبر 2020 میں جگر گوشۂ غوثِ اعظم حضرت سیّدُنا سخی عبد الوہاب شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا 5 روزہ سالانہ عرس عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ اس موقع پر 14 دسمبر کی شب دعوتِ اسلامی کے شعبے مزاراتِ اولیاء کے زیرِ اہتمام مزار شریف پر عظیم الشان محفلِ نعت کا اہتمام کیا گیا جس میں شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری مَدَّظِلُّہُ العالی نے شانِ اولیاء کے عنوان پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ بندے راہِ محبت، راہِ معرفت، راہِ عمل، راہِ سنت، راہِ شریعت، راہِ طریقت اور راہِ صلوٰۃ پر چل کر اللہ پاک کا قُرب حاصل کرتے ہیں اور جب وہ اللہ پاک کے دوست بن جاتے ہیں تو ربِّ کریم ان کو بشارتیں دیتا ہے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم، مُفتی صاحب نے شُرکا کو اولیائے کرام کی سیرت پر چل کر نیکیوں بھری زندگی گزارنے کی ترغیب بھی دلائی۔

انٹرنیشنل سطح پر مدنی قافلہ اجتماع کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ حاجی عمران عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا

6 دسمبر 2020ء کو شعبہ مدنی قافلہ کے زیرِ اہتمام (بذریعہ ویڈیو لنک) مدنی قافلہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کراچی، حیدر آباد، ملتان، فیصل آباد، لاہور اور اسلام آباد سمیت ملک و بیرونِ ملک کم و بیش 900 مقامات پر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں اراکینِ شوریٰ حاجی محمد امین عطاری (نگرانِ کراچی ریجن)، حاجی امین قافلہ عطّاری اور حاجی سید لقمان عطّاری سمیت دیگر ذمہ داران موجود تھے۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی مولانا محمد عمران عطّاری مَدَّظِلُّہُ العالی نے **"نیکی کی دعوت کی اہمیت و ضرورت"** پر سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نیکی کی دعوت اتنا عظیم کام ہے جو میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی کیا، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے بھی سفر کرکے، تکلیفیں اُٹھا کر حتّٰی کہ اپنی جانوں کو قربان کرکے اسلام اور دین کی دعوت دے کر ہم سب کے لئے عملی نمونہ پیش کیا۔

پولیس ڈیپارٹمنٹ S.S.P سینٹرل آفس کراچی کے تحت سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد

ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا عبد الحبیب عطاری کا خصوصی بیان

5 دسمبر 2020ء کو پولیس ڈیپارٹمنٹ S.S.P سینٹرل آفس کراچی میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں S.S.P راؤ اسلم سمیت پولیس افسران اور دیگر اسٹاف نے شرکت کی۔ اجتماعِ پاک میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن اور دعوتِ اسلامی کے ترجمان مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے حُسنِ اخلاق، آداب اور دوسروں کی مدد کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا۔ رکنِ شوریٰ نے پولیس افسران کو دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات اور دینی و فلاحی خدمات کا تعارف پیش کرتے ہوئے انہیں بھی ان دینی کاموں میں حصہ ملانے کی ترغیب دلائی۔ اجتماع کے اختتام پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے پولیس اہلکاروں نے اس پروگرام کو خوب سراہا اور پولیس ڈیپارٹمنٹ میں اس طرح کی محافل کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیا۔

رکنِ شوریٰ مولانا حاجی جنید عطّاری کی خطیب داتا دربار مسجد مفتی رمضان سیالوی صاحب سے ملاقات

والدہ کے انتقال پر تعزیت و فاتحہ خوانی کی

دسمبر 2020 میں داتا دربار مسجد (لاہور) کے خطیب مفتی رمضان سیالوی صاحب کی والدہ رضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا حاجی جنید عطّاری مدنی دیگر ذمہ داران کے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

ہمراہ ان کی رہائش گاہ پر پہنچے جہاں انہوں نے مفتی رمضان سیالوی صاحب سے ملاقات کرتے ہوئے ان سے تعزیت کی۔ رکنِ شوریٰ نے ان کی والدہ مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی اور بلندیِ درجات اور مغفرت کے لئے دعائیں کیں۔

ڈپٹی کمشنر آفس حافظ آباد میں محفلِ نعت کا انعقاد

ڈپٹی کمشنر نوید شہزاد مرزا سمیت دیگر افسران کی شرکت

حافظ آباد پنجاب کے ڈپٹی کمشنر آفس میں محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈپٹی کمشنر نوید شہزاد مرزا، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو ارشاد چیمہ، D.C جنرل اینڈ فنانس حامد ناصر گورایا، اسسٹنٹ کمشنر آصف نواز، اسسٹنٹ کمشنر H.R رانا فاروق احمد، C.E.O ایجوکیشن محمد امین چوہدری سمیت دیگر افسران اور ملازمین نے شرکت کی۔ نگرانِ حافظ آباد زون محمد وسیم عطّاری نے ”حُسنِ اخلاق“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات اور سنّتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی۔ اجتماع کے اختتام پر شرکا نے دعوتِ اسلامی کے اس اقدام کو سراہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

پاکستان بھر سے 39 ہزار سے زائد عاشقانِ رسول کا 25، 26 اور 27 دسمبر 2020 کو مدنی قافلوں میں سفر

تین دن کے مدنی قافلوں میں کراچی ریجن کا پہلا نمبر

ملک بھر سے 25، 26 اور 27 دسمبر 2020 کو 3 دن کے مدنی قافلوں میں بڑی تعداد میں عاشقانِ رسول نے راہِ خدا کا سفر اختیار کیا۔

پاک کابینہ آفس سے ملنے والی کارکردگی

ریجن	مدنی قافلے	ریجن	مدنی قافلے
کراچی	1861	فیصل آباد	878
حیدرآباد	629	لاہور	1059
ملتان	804	اسلام آباد	396

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان بھر سے 5627 مدنی قافلوں میں تقریباً 39690 عاشقانِ رسول نے سفر کی سعادت حاصل کی۔ سردی کے موسم میں اسلامی بھائیوں کی اس قدر بڑی تعداد کا اپنے گھروں سے نکل کر مساجد میں 3 دن گزارنا اور علمِ دین کی ترویج و اشاعت کے لئے راہِ خدا میں سفر کرنا ان کی اسلام اور دین سے محبت کا واضح ثبوت ہے۔ گلگت بلتستان زون سے 1 ماہ کے 11 مدنی قافلے سفر پر روانہ ہوئے۔

المدینۃُ العلمیہ اور 2020ء
(Islamic Research Center)

المدینۃُ العلمیہ (Islamic Research Center) نے 2020ء میں 235 کُتب و رَسائل پر کام کیا، جن میں سے 192 مکمل ہوئیں، 51 کتب و رسائل اشاعت کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے سپرد کئے گئے جبکہ بقیہ 141 کُتب و رَسائل کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا گیا۔ چند اہم کتب کے نام: ✱ کنزُالعرفان مَعَ اِفْہامُ القرآن، صفحات: 1144 ✱ سیرتُ الانبیاء، صفحات: 888 ✱ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، جلد 3، صفحات: 646 ✱ حلیۃُ الاولیاء، جلد 8، صفحات: 580 اور جلد 9، صفحات: 633 ✱ فیضانِ ریاضُ الصالحین، جلد 7، صفحات: 761۔

موضوعات	تعداد	صفحات
قرآن و متعلقات	3	1310
حدیث و متعلقات	5	2846
فقہ و متعلقات	6	157
سیرت و تاریخ	12	1449
سیرت و ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت	44	1506
تصوف و اخلاقیات	11	903
علوم و فنون	1	112
بیانات	102	3422
نعتیہ دیوان	1	164
تنظیمی مواد	5	460
متفرقات	2	70
کل تعدادِ کُتب و رَسائل	192	
کل صفحات	12399	

المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)

کی 2020ء میں اشاعت کے لئے جانے والی

51 کُتب اور رَسائل

نمبر شمار	کتاب کا نام	صفحات
1	معرفۃ القرآن پارہ 5	84
2	معرفۃ القرآن پارہ 6	82
3	کنزالعرفان مع انھام القرآن	1144
4	حِلیۃُ الاولیاء جلد 8 (ترجمہ بنام: اللہ والوں کی باتیں)	580
5	حِلیۃُ الاولیاء ترجمہ، جلد 9	633
6	فیضانِ ریاضُ الصالحین جلد 7	761
7	مقدمہ مشکوٰۃ	212
8	مسندِ امام اعظم	660
9	نماز کا مختصر طریقہ مع 40 مسنون دعائیں	58
10	کلمہ نماز کورس	37
11	سیٹی بجانے کے احکام	16
12	نمازِ عید کا طریقہ شافعی	9
13	باتصویر نماز	36
14	ازواجِ انبیاء کی حکایات	260
15	مولدُ البرزنجی	26
16	دُرود شریف کی برکتیں	16
17	آقا کے شہزادے و شہزادیاں	137
18	فضائلِ امام حسین	17
19	شانِ امام احمد رضا	17
20	سردی کے بارے میں دلچسپ معلومات	17
21	عاشقِ میلاد بادشاہ	21
22	صابر پیاکلیئری کی حکایات	16
23	شانِ حافظِ ملت	17
24	شانِ رفاعی	17
25	سیرت الانبیاء	888
26	فیضانِ غوثِ اعظم	17
27	ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت جلد 3	646
28	پیغامِ فنا	48
29	دل خوش کرنے کے طریقے	68
30	توکل	103
31	سونے کا انڈہ	17
32	اللہ پاک کے 99 ناموں کی برکتیں	16
33	وُضو کا ثواب	17
34	صابر بوڑھا	17
35	بسم اللہ شریف کی برکتیں	17
36	فیضانِ رجب	17
37	فیضانِ شعبان	17
38	قوت القلوب جلد 3	566
39	المعلقات السبع مع الحاشیۃ الجدیدۃ معطرات الطبع	112
40	شانِ مصطفیٰ پر 12 بیانات	169
41	اسلامی بیانات جلد 3	410
42	اسلامی بیانات جلد 4	471
43	اسلامی بیانات جلد 5	412
44	مناقبِ عطّار	164
45	گناہوں کے عذابات (مجلد، حصہ 1، 2)	196
46	نیکیوں کے ثوابات (حصہ اوّل)	136
47	دعوتِ اسلامی کے بارے میں دلچسپ معلومات	52
48	علاقائی دورہ اسلامی بہنیں	48
49	گھر درس	28
50	المدینۃُ العلمیہ (بروشر)	1
51	کروناوائرس اور دیگر وبائیں	69

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

گالی دینا گناہ ہے

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی جناب محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ“ یعنی مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔(مسلم، ص54، حدیث:221)

ہر وہ کام جو اللہ پاک کے حکم کے خلاف ہو اسے گناہ کہتے ہیں۔(احیاء العلوم،4/20)

ہمارا پیارا دین ہمیں ہر اُس بات سے روکتا ہے جو کسی مسلمان کا دل دُکھانے کا سبب بنتی ہو، مسلمان کو گالی دینے میں جہاں دیگر کئی خرابیاں ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ جس کو گالی دی جائے اس کا دل دُکھتا ہے اور گالی دینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

پیارے بچّو! گالی دینے اور بُری باتیں کرنے والے سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، گالی گلوچ کرنا بہت بُری بات ہے، گالی دینے کی وجہ سے لڑائی بھی ہوسکتی ہے، دوستی بھی ختم ہوسکتی ہے، رشتے داروں کا آپس میں ملنا اور بات چیت کرنا بھی ختم ہوسکتا ہے، گالی دینے والے سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور اسے اچھا بچّہ نہیں سمجھتے۔

اچّھے بچّوں کی ایک پہچان یہ ہے کہ ان کی کوئی چیز اسکول سے چوری ہوجائے، کوئی ان کے خلاف بات کردے، ان سے بدتمیزی کرے یا بچّوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے انہیں کوئی بات اچھی نہ لگے تو بھی اچّھے بچّے گالی گلوچ اور بُری بات نہیں کرتے۔

اللہ پاک ہمیں گالی گلوچ اور دیگر گناہ کے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

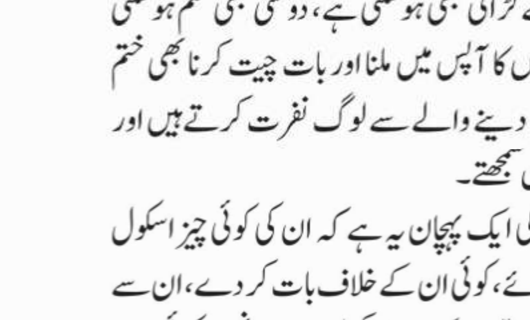

کپڑے گندے نہ کیجئے

مولانا اویس یامین عطاری مَدَنی*

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

بِلاضرورت قمیص کے بازو سے پسینہ صاف نہ کیجئے اس سے بازو گندہ رہتا ہے اور دیکھنے والوں پر اچھا اثر نہیں چھوڑتا۔

(رسالہ جھوٹا چور، ص31)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ قمیص کے بازو، آستین اور دامن وغیرہ سے پسینہ، منہ یا ناک صاف کرنا اچھی بات نہیں ہے کہ اس سے کپڑے بھی گندے ہوتے ہیں اور لوگ بھی اسے ناپسند کرتے ہیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

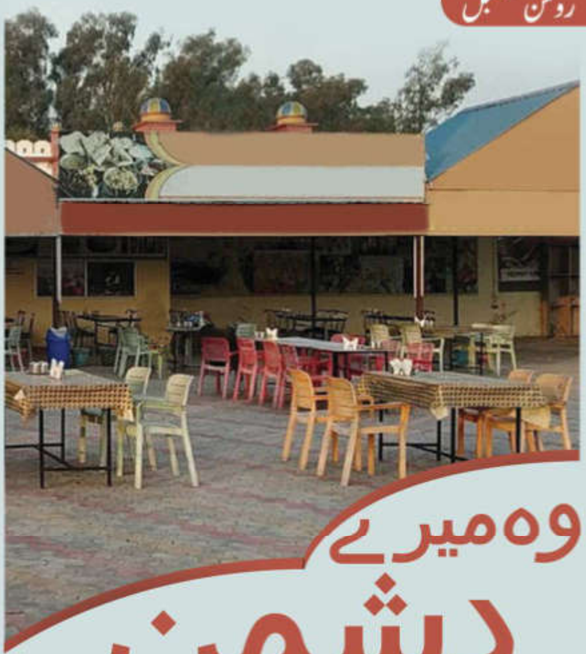

وہ میرے دشمن تو نہیں ہیں

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مَدَنی*

(پہلا منظر)

عُزیر! عُزیر!!

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کا کلاس فیلو فراز بھاگتا ہوا آوازیں لگاتا اس کی طرف آرہا تھا۔ قریب آتے ہی اس نے بے چین لہجے میں کہا: یار! آج کل تم نظر نہیں آتے۔ ملنا ملانا بھی کم کر دیا ہے۔ کیا کوئی بات ہو گئی؟ عُزیر نے پُرسکون لہجے میں کہا: نہیں نہیں! بس یار! پیپرز ہونے والے ہیں تو ابو نے کہا ہے کہ دل لگا کر محنت کرو تاکہ امتحان میں اچھے نمبر آئیں اور آپ کو تو پتا ہے کہ میٹرک کا امتحان کتنا اہم ہوتا ہے۔

(دوسرا منظر)

اچھا امّی جان! میں ریّان کے گھر جارہا ہوں، عُزیر نے جاتے ہوئے کہا۔ بیٹا سنو! یہ تو بتاتے جاؤ کہ کس کے ساتھ جارہے ہو؟ امی جان! فراز کے ساتھ جاؤں گا اس کے ابو نے نئی بائیک لی ہے بائیک کی ٹرائی بھی ہو جائے گی اور ہم اپنے دوست سے مل بھی آئیں گے۔

بیٹا! مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں کوئی حادثہ نہ ہو جائے اور فراز اتنا ٹرینڈ بھی نہیں ہے۔ میری بات مانو تو تم دونوں پیدل ہی چلے جاؤ، امّی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ادھر دروازے پر بائیک کے ہارن کے ساتھ ہی آواز آئی!

عُزیر!!!!!!عُزیر!!!!!!!

بس آیا، عُزیر اندر سے آواز لگاتا ہوا باہر آگیا۔ ہاں چلیں! فراز نے ریس دیتے ہوئے کہا۔ اب بیٹھ بھی جاؤ کیا ہوا؟ فراز نے سَر سے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ عُزیر نے سر کو جھکا کر آہستہ آواز میں کہا: نہیں یار! ہم بائیک پر نہیں پیدل جائیں گے۔ فراز نے حیرت سے کہا: ”پر کیوں؟“ میری امی بائیک پر جانے سے منع کر رہی ہیں۔

(تیسرا منظر)

فراز نے عُزیر کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: یار! تم نے بتایا نہیں کہ تم پکنک پر جارہے ہو؟ عُزیر نے کہا: میں نے ابو سے پوچھا تھا مگر انہوں نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ تم سب لڑکے لڑکے ہی جارہے ہو، اگر بڑے افراد ہوتے تو شاید اجازت مل جاتی۔ فراز نے منہ پھلاتے ہوئے کہا: یار! تم بھی چلتے تو ہم اکٹھے انجوائے کرتے۔

(چوتھا منظر)

ریسٹورنٹ پر پہنچتے ہی عُزیر نے چائے کا آرڈر دیا اور فراز کے ساتھ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ فراز نے بیٹھتے ہی اپنا نیا موبائل دکھاتے ہوئے کہا: یہ دیکھو میرا نیا موبائل، دھیان سے پکڑنا تھوڑا سا مہنگا ہے۔ یہ کیا تم نے اس کی اسکرین پر کیا لگا رکھا اور یوں کور میں کیوں لپیٹا ہوا ہے؟ عزیر نے موبائل دیکھتے ہوئے کہا، ارے بھائی! آپ کو اتنا بھی نہیں پتا، اسکرین پر اچھا والا پروٹیکٹر لگوایا ہے اور یہ اس کا بیک کور ہے تاکہ اگر کہیں گرے بھی تو موبائل کو نقصان نہ ہو۔

اتنے میں چائے ٹیبل پر آچکی تھی۔ یار عُزیر! مجھے ابھی تک ایک بات سمجھ نہیں آئی، فراز نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

* شعبہ فیضانِ قرآن، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

تمہارے امی ابو ہر بات پر روک ٹوک کیوں کرتے ہیں؟ مثلاً: بائیک پر نہیں بیٹھو، پکنک پر نہیں جاؤ، کھیلنا بند کر دو اب صرف پڑھائی کرو۔ تمہیں نہیں لگتا وہ تم سے زیادتی کر رہے ہیں، تمہیں قیدی بنا رہے ہیں، عُزیر سکون سے فراز کی باتیں سنتا رہا۔

عُزیر فراز کی ساری باتیں سُن کر مسکرایا اور کہا: کیا تم میرے ایک سوال کا جواب دے سکتے ہو؟ فراز فوراً بولا: ہاں! ہاں! کیوں نہیں، عُزیر نے پوچھا: پھر یہ بتاؤ؟ تم نے اپنے فون پر پروٹیکٹر اور بیک کور کیوں لگایا؟ فراز جھٹ سے بولا: یہ قیمتی ہے۔

بس فراز! اب تم یہی سمجھ لو ”میں اپنے والدین کے لئے بہت قیمتی ہوں۔“ وہ یہ کبھی نہیں چاہتے مجھے کسی قسم کا نقصان ہو۔ وہ لوگ مجھ سے بہتر میری خوشیوں کو جانتے ہیں، وہ لوگ اس وقت بھی میری خواہشوں کو پورا کرتے تھے جب مجھے خواہش کا بھی نہیں معلوم تھا۔

میرے والدین میری بہت کیئر کرتے ہیں وہ مجھے بُری اور نقصان دہ چیزوں سے دور رکھتے ہیں، مجھ سے بہتر وہ جانتے ہیں کہ میرا فائدہ اور نقصان کس میں ہے۔

اب تم خود ہی بتاؤ؟ جب ہم ہوٹل پر کھانا کھا رہے تھے مجھے کسی اور نے کیوں نہیں کہا: رات ہو رہی ہے گھر جاؤ؟ مجھے بائیک پر بیٹھنے سے کسی اور نے منع کیوں نہیں کیا؟ مجھے دل لگا کر محنت کرنے کے بارے میں یہ چائے والا کیوں نہیں بولتا؟ فراز یہ سب باتیں خاموشی سے سُن رہا تھا۔

میرے والدین جب بھی مجھے سمجھائیں گے وہ میری بھلائی کے لئے ہی ہوگا کیونکہ ”وہ میرے دشمن تو نہیں ہیں۔“

چائے ختم کرکے عُزیر پیسے دینے کے لئے آگے بڑھ گیا مگر فراز وہیں بیٹھا یہ سوچتا رہ گیا کہ عُزیر نے آج جس طرح مجھے سمجھایا ہے کاش! دوسرے لڑکے بھی یہ سمجھ جائیں کہ ہمارے والدین جب ہمیں کسی کام سے منع کرتے ہیں اس میں ان کا نہیں بلکہ ہمارا فائدہ ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

سوال: پہلی بار ہجرت کرنے والوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: ایک قول کے مطابق 11 مرد اور 4 عورتیں۔ (زرقانی علی المواھب، 1/504)

سوال: ان پرندوں کے نام بتایئے جو ذبح ہونے کے بعد زندہ ہو گئے؟

جواب: کبوتر، مُرغا، گِدھ اور مور انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا اور پھر یہ اللہ پاک کے حکم سے دوبارہ زندہ کئے گئے۔ (عجائب القرآن، ص57، پ3، البقرۃ:260)

سوال: حضرت آدم علیہ السلام کو جنّت سے کس وقت زمین پر اُتارا گیا؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام کو جنّت سے زمین پر ظہر وعصر کے درمیان اُتارا گیا۔ (طبقات ابن سعد، 1/30)

سوال: حضرت نوح علیہ السلام نے حضرت سیّدُنا آدم علیہ السلام کے جسدِ مبارک کو طوفان کے بعد کہاں دفن کیا تھا؟

جواب: بیتُ المقدس میں۔ (طبقات ابن سعد، 1/36)

سوال: حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السلام کی عمر آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت کتنی تھی؟

جواب: 32 سال اور چھ مہینے۔ (طبقات ابن سعد، 1/45)

سوال: حضرت سیّدُنا عبدُ المطلب کے انتقال کے وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر مبارک کیا تھی؟

جواب: آٹھ سال۔ (طبقات ابن سعد، 1/95)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

بَجّوکاانجام

مولانا آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

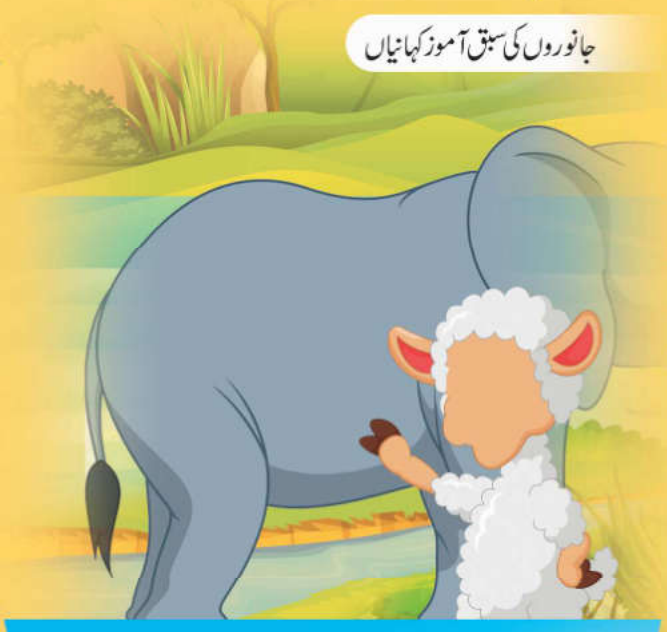

بھولی بھیڑ اور بِجلو ہاتھی کی آپس میں بہت گہری دوستی تھی، دونوں مشکل میں ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔ ایک دن دونوں دریا کنارے میدان میں ٹہل رہے تھے، بھولی بھیڑ نے احسان مندی والے لہجے میں بِجلو ہاتھی سے کہا: بِجلو بھائی! ایک بات تو سچ ہے کہ میری دوستی سے تمہیں کچھ فائدہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن تمہاری دوستی سے مجھے بہت فائدہ ہوا ہے۔

بِجلو ہاتھی نے تھوڑی حیرانی سے پوچھا؟ تمہیں کیا فائدہ ہو گیا میری دوستی سے؟

بھولی بھیڑ بولی: دیکھو نا تمہاری وجہ سے مجھے بڑے درختوں کے پتے کھانے کو مل جاتے ہیں اور تو اور کوئی درندہ تمہاری وجہ سے میرے قریب بھی نہیں آتا۔

بِجلو ہاتھی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: ارے بھولی بہن ایسی کوئی بات نہیں، بس اللہ ہماری دوستی کو بُری نظر سے بچائے۔ یہاں یہ دونوں باتوں میں مصروف تھے دوسری طرف بَجّو بھیڑیا اپنی ٹیم کے ساتھ جانوروں کو تنگ کرنے کے لئے نیا پلان بنانے میں مصروف تھا۔ بَجّو بھیڑیا بولا: یارو! اب کی بار کیوں نہ دریا کنارے والے میدان میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا جائے، وہاں بہت سے کمزور جانور آتے ہیں خوبصورت ہرے بھرے میدان کا نظارہ بھی ہو جائے گا اور بھیڑ بکریوں کے ساتھ تفریح بھی!

ٹِپُّو بھیڑیا بولا: بہت خوب! بہت مزہ آئے گا لیکن ایک بات کی ٹینشن ہے؟

بَجّو بھیڑیا اکڑتے ہوئے بولا: ہمیں کس بات کی ٹینشن؟

ٹِپُّو! ہم روز کمزور جانوروں کو ڈراتے تو ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں کسی بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑ جائے!

بَجّو نے تیور چڑھائے اور اکڑتے ہوئے کہا: اس جنگل میں میرے جیسی طاقت کسی میں نہیں جو بھی سامنے آئے گا، پچھتائے گا۔

کچھ دنوں کے بعد بَجّو بھیڑیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ دریا کنارے موجود تھا، جیسے ہی جانوروں کی نظر بَجّو اور اس کے ساتھیوں پر پڑی تو وہ اِدھر اُدھر بھاگنے لگے، کیونکہ سب جانور ہی اس کی حرکتوں سے تنگ تھے۔ بَجّو بھیڑیا یہ دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا کہ دوسرے جانوروں کے دلوں میں اس کا کتنا خوف ہے، بس یہی سوچ کر وہ اور اس کے ساتھی زور زور سے غُرّانے لگے۔

دوسری طرف بھولی بھیڑ بھی خوف سے سہمی ہوئی ایک درخت کے پیچھے چُھپ کر یہ منظر دیکھ رہی تھی کہ اچانک بَجّو بھیڑیے کی نظر بھولی بھیڑ پر پڑ گئی اور بَجّو غراتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس سے پہلے کہ بھولی بھیڑ بَجّو کے ہاتھ آتی اس نے اپنی جان بچانے کے لئے دوڑ لگادی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل اسکالر، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ساتھ ہی وہ مدد کے لئے آوازیں لگانے لگی۔ لیکن رفتار کم ہونے کی وجہ سے تھوڑی ہی دیر میں بَجُّو بھیڑیئے اور اس کے ساتھیوں نے بھولی بھیڑ کو گھیر لیا۔

بَجُّو بھیڑیا فاتحانہ انداز میں اپنے ساتھیوں سے بولا: یہ بھولی ہمیشہ بجلو ہاتھی کی وجہ سے بچ جاتی ہے آج اس کو کون بچائے گا!! ساتھ ہی بَجُّو اور اس کے ساتھی زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔

بھولی بھیڑ سہمی ہوئی بھیڑیوں کے بیچ میں کھڑی تھی اور دل ہی دل میں اللہ سے دُعا کر رہی تھی کہ اسے اس مصیبت سے بچالے۔

بَجُّو آہستہ آہستہ بھولی بھیڑ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس سے پہلے کہ بَجُّو بھولی بھیڑ پر حملہ کرتا اسے دائیں طرف سے ایک چنگھاڑ سنائی دی۔

بَجُّو نے مڑ کر دیکھا تو اس کے اوسان ہی خطا ہو گئے کیونکہ وہاں بجلو ہاتھی اپنے دس پندرہ ساتھیوں کے ساتھ بھولی بھیڑ کی مدد کے لئے دوڑا چلا آرہا تھا۔ یہ دیکھتے ہی سارے بھیڑیے دُم دبا کر وہاں سے بھاگ گئے۔

پیارے بچّو! اس کہانی سے ہمیں دو باتیں معلوم ہوئیں

1 مصیبت کے وقت اللہ سے دعا مانگنی چاہئے، یقیناً اللہ پاک اس مصیبت سے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکال دے گا

2 مشکل وقت میں اپنے دوستوں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ ان کی مدد کرنی چاہئے۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ربیعُ الاوّل اور ربیعُ الآخر 1442ھ میں درج ذیل مَدنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رِسالہ **"صابِر پیا کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی حکایات"** پڑھ یا سُن لے اُسے اولیائے کرام کا باادب بنا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 18 لاکھ 46 ہزار 159 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 12 لاکھ 47 ہزار 751 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 98 ہزار 408) 2 یا اللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ **"اچھی نیّت کی برکت"** پڑھ یا سُن لے اُس کے سارے نیک کام اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اُس کو جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنا، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 18 لاکھ 78 ہزار 499 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 13 لاکھ 8 ہزار 48 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 70 ہزار 451) 3 یا اللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رِسالہ **"سیٹی بجانے کے احکام"** پڑھ یا سُن لے اُسے دینی مسائل کی سمجھ بوجھ عطا فرما اور اُس کی بے حساب مغفِرت فرمادے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 18 لاکھ 4 ہزار 237 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 12 لاکھ 38 ہزار 904 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 65 ہزار 333) 4 یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"فیضانِ غوثِ اعظم"** پڑھ یا سُن لے اُس کو ہمارے غوثِ اعظم کی سچّی محبّت اور خُصوصی فیضان نصیب فرما اور اُسے بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 19 لاکھ 70 ہزار 302 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 13 لاکھ 97 ہزار 526 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 72 ہزار 776)۔

اللہ

ننھے مُنّے پیارے بچّو!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

ننھے مُنّے پیارے بچّو! شاد رہو تم سارے بچّو!
پانچ نمازیں روز پڑھو ربّ ہوگا راضی پیارے بچّو!

سب اَصحابِ نبی جنّت میں جائیں گے اے پیارے بچّو!
اہلِ بیت ہمارے سر کے تاج ہیں پیارے پیارے بچّو!

غوث و رضا کے ہم ہیں خادِم وہ ہیں ہمارے پیارے بچّو!
امّی ابّو کی آنکھوں کے جگ مگ جگ مگ تارے بچّو!

چپس اور ٹافی ٹھیک نہیں ہیں کھاؤ مت اے پیارے بچّو!
امّی جو بھی دے وہ کھا لو ضِد نہ کرو اے پیارے بچّو!

خوش امّی ابّو کو رکھّو ہوں گے وارے نیارے بچّو!
مولا حاجی تم کو بنائے طَیبہ دیکھو پیارے بچّو!

مکّہ مدینہ حاضِر ہو کر خوب کرو نظّارے بچّو!
ذِکر کرو اور نعت پڑھو تم خوب اے میرے پیارے بچّو!

غیبت چغلی ٹھیک نہیں ہے بچ کے رہنا پیارے بچّو!
سچّے بچّے اچّھے بچّے جھوٹ نہ بولو پیارے بچّو!

گالی گندے بچّے دیتے ہیں تم بچنا پیارے بچّو!
گندہ بچّہ ہے وہ سُن لو بچّوں کو جو مارے بچّو!

لڑنا بھِڑنا ٹھیک نہیں ہے مِل کر رہنا سارے بچّو!
مت کُتّے بلّی کو مارو تڑپیں گے بے چارے بچّو!

کیڑوں کو بے کار نہ مارو اچّھے بچّو! پیارے بچّو!
چیونٹی کو بے کار نہ مارو اچّھے بچّو! پیارے بچّو!

ہو جائے عطّار کی بخشِش
مِل کے دُعا دو سارے بچّو!

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ
13-01-2021

ننھے میاں کی کہانی

غلطی

مولانا ابوعبید عطاری مدنی*

آج تو ننھے میاں اور ان کے دوست سلیم بریک ٹائم میں خوب کھیلے، جب تھک گئے تو ایک بینچ پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے، ننھے میاں نے سلیم سے پوچھا: سلیم! ایک سُوال کا جواب دو، سلیم نے کہا: پوچھو! پتا ہوا تو بتادوں گا۔ ننھے میاں نے سوال کیا: وہ کون سے نبی علیہ السّلام ہیں جن کے پاس ایک لاٹھی تھی جب وہ اسے زمین پر ڈال دیتے تو وہ ایک بہت بڑا سانپ بن جاتی تھی؟ سلیم کچھ دیر تک سوچتا رہا پھر کہنے لگا: میرے ابو نے یہ واقعہ سنایا تھا لیکن ابھی میرے ذہن میں نبی علیہ السّلام کا نام نہیں آرہا، تم بتادو۔ ننھے میاں نے اپنی یادداشت کا سہارا لیتے ہوئے کہا: وہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہیں، سلیم نے جواب سنتے ہی فوراً کہا: ہاں! مجھے یاد آرہا ہے اور ابو نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس وقت ایک ظالم بادشاہ نے ان نبی علیہ السّلام سے مقابلے کے لئے بہت سارے جادوگروں کو جمع کرلیا تھا، جادوگروں نے اپنی رسیاں زمین پر پھینکیں تو وہ سانپ بن گئیں، پیارے نبی علیہ السّلام نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ بہت بڑا سانپ بن گئی اور اس نے سارے سانپوں کو کھالیا تھا، ننھے میاں! کیا تمہیں اس ظالم بادشاہ کا نام یاد ہے؟ ننھے میاں نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا: اس کا نام فرعون تھا۔ اسی وقت بریک ٹائم ختم ہونے کی بیل بجی تو دونوں دوست کلاس روم کی جانب بڑھ گئے۔

شام کے کھانے کے بعد ننھے میاں نے دادی سے پوچھا: دادی! اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے پاس ایک لاٹھی تھی ناجو سانپ بن جایا کرتی تھی؟ دادی نے چونک کر کہا: نہیں بیٹا! ایسا نہیں ہے آپ کو یہ کس نے بتایا؟ وہ پیارے نبی تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام ہیں۔ ننھے میاں نے افسوس کرتے ہوئے کہا: اوہو! اس کا مطلب ہے کہ سلیم کو میں نے غلط بتادیا، دادی نے پوچھا: میرے ننھے چاند نے سلیم کو کیا بات غلط بتادی؟ ننھے میاں نے دادی کو پوری بات بتائی اور آخر میں کہا: دادی! دونوں نام کتنے ملتے جلتے ہیں نا! دادی نے کہا: چلو! کوئی بات نہیں، کل اسکول میں سلیم کو صحیح بات بتا دینا، یہ سنتے ہی ننھے میاں نے کہا: میں سلیم کو نہیں بتاؤں گا، وہ میرے بارے میں کیا سوچے گا، میرا امیج اس کے سامنے خراب ہوجائے گا۔ دادی نے ننھے میاں کو سمجھاتے ہوئے کہا: ننھے میاں یہ تو بُری بات ہے! دیکھو بیٹا! معلومات شیئر کرنا اچھی بات ہے لیکن شیئر وہی بات کریں جو آپ کو دُرست معلوم ہو اگر کبھی کوئی غلط بات شیئر کرلیں تو بعد میں اسے درست بتانا ضروری ہوتا ہے، آج کل لوگ موبائل فون پر یا سوشل میڈیا پر بھی غلط باتیں شیئر کردیتے ہیں انہیں بھی اپنی غلطی کو دور کرنا چاہئے اور

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

صحیح اور درست بات ہی بتانی چاہئے۔ ننھے میاں نے دادی کی بات سُن کر کہا: دادی! آپ ہی تو کہتی ہیں کہ غلطی سب سے ہو سکتی ہے، بس! مجھ سے بھی ہو گئی، اب میں اسے دُرست بات کیوں بتاؤں؟ وہ مجھ پر ہنسے گا؟ دادی نے کچھ دیر سوچا کہ ننھے میاں کو کیسے سمجھائیں پھر کہنے لگیں: امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کو جانتے ہو؟ ننھے میاں نے کہا: وہ جو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نواسے ہیں! دادی نے کہا: نہیں! وہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں، ننھے میاں نے پوچھا: دادی! پھر یہ کون ہیں؟ دادی بتانے لگیں: یہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت پیارے اسٹوڈنٹ اور بہت بڑے عالمِ دین ہیں ایک مرتبہ حضرت حسن بن زِیاد سے ایک آدمی نے کوئی بات پوچھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو جواب بتادیا۔ وہ آدمی جواب سُن کر چلا گیا، لیکن حضرت حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے جواب دینے میں غلطی ہو گئی تھی اور وہ اُس آدمی کو جانتے بھی نہیں تھے اب حضرت حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو نوکر رکھا اور اسے ایک اعلان کرنے کا کہا، وہ اعلان کیا تھا؟ ننھے میاں فوراً بول اٹھے، دادی کہنے لگیں: وہ اعلان یہ تھا کہ جس نے حسن بن زیاد سے یہ سُوال کیا تھا اس کے دُرست جواب کے لئے حسن بن زِیاد کے پاس آجائے۔ وہ نوکر بار بار یہ اعلان کرتا رہا اس طرح کئی روز گزر گئے اس دوران حضرت حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بھی سوال کا جواب نہیں بتایا، جب سوال کرنے والا وہی آدمی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اُس آدمی کو دُرُست جواب بتایا۔ (الفقیہ والمتفقہ للخطیب، 2/424)

دیکھا آپ نے ننھے میاں! نیک بندے اگر کوئی بات کسی کو غلط بتادیتے تو اپنی غلطی مان کر اسے صحیح جواب بھی بتاتے تھے نیک اور اچھے بندے اللہ پاک کو راضی کرنا چاہتے ہیں وہ اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ لوگ کیا کہیں گے، لہٰذا اب آپ بھی کل اسکول میں سلیم کو درست بات بتائیں گے، میرے بچّے یاد رکھو! اپنی غلطی ہو تو اسے مان لینے میں عزت کم نہیں ہوتی بلکہ سامنے والے کی نظر میں عزت بڑھ جاتی ہے اور سامنے والے کو خوشی بھی ہوتی ہے کہ اب اسے دُرست بات معلوم ہو گئی ہے۔ ننھے میاں نے کہا: دادی! اگر ایسی بات ہے تو کل اسکول میں کیوں بتاؤں! ابھی سلیم کو فون کرکے صحیح جواب بتادیتا ہوں۔ شاباش میرے بچے! یہ کہہ کر دادی نے ننھے میاں کو اپنے سینے سے لگالیا۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! شبِ معراج اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آسمانوں کی سیر فرمائی۔ اس سیر میں آپ نے بُراق اور رَف رَف پر سواری فرمائی۔ اس سفر کے دوران آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیتُ المقدس، جنّت و دوزخ، عرشِ عُلیٰ اور قدرت کے بہت سے عجائبات دیکھے۔ اس سفر کی سب سے اہم اور بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ پاک کا دیدار بھی کیا۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں جیسے: ٹیبل میں لفظ "عرشِ عُلیٰ" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام: 1 جنّت 2 رَف رَف 3 بُراق 4 دوزخ 5 بیتُ المقدس۔

ر	ی	پ	ر	ا	ط	ع	ا	ی
ئ	ی	ہ	پ	ع	ج	ک	ل	م
ت	ف	ر	ف	ر	ت	ن	ج	ن
ر	ع	غ	ح	ش	ب	ط	ق	ج
ڈ	س	ص	ض	ع	ر	ظ	ث	و
س	د	ق	م	ل	ا	ت	ی	ب
ن	ظ	س	ب	ی	ق	ش	ژ	ذ
ر	ر	خ	ز	و	د	ل	و	د

مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (ڈی جی خان)

قراٰنِ کریم ایسی پیاری کتاب ہے جسے جتنا زیادہ پڑھا جائے اتنا ہی سکون واطمینان حاصل ہوتا ہے، اس پیاری کتاب کی تعلیم کا اہتمام کرنا بھی بہت سعادت کی بات ہے، اس سعادت کے حصول کے لئے دعوتِ اسلامی نے ایک مجلس مدرسۃُ المدینہ قائم کی ہے، جس کی کاوشوں کا ایک ثمرہ "مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (ڈی جی خان)" ہے۔

"مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (ڈی جی خان)" 6 کنال 6 مرلے پر مشتمل ہے اس کی تعمیر کا آغاز 2004 میں جبکہ باقاعدہ کلاسز کا آغاز 2005 میں ہوا، اس مدرسۃ المدینہ کا سنگِ بنیاد نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطّاری مَدَّظِلُّہُ العالی نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے رکھا۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 1 جبکہ حفظ کی 3 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2020ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 500 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ جبکہ 915 بچّے ناظِرہ قراٰنِ کریم پڑھنے کی سعادت پاچکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (ڈی جی خان)" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، "مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (ڈی جی خان)" میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 12 سالہ محمد مدثر عطّاری بن اللہ ڈیوایا کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلحمدُلِلّٰہ! 3 ماہ میں ناظرہ جبکہ 12 ماہ میں مکمل قراٰنِ کریم حفظ کرنے میں کامیاب ہوئے، اب روزانہ 2 پارے پڑھنے کا معمول ہے، 2 سال سے فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تہجُّد، اِشراق وچاشت کی نمازیں پڑھنے اور مدنی مذاکرہ سننے کے پابند ہیں، علم کی پیاس بجھانے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اور اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃُ العلمیہ کی 44 سے زائد کتب و رسائل کا مطالعہ کر چکے ہیں، "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً" پر عمل کرتے ہوئے 6 ماہ سے گھر میں درس دے رہے ہیں اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا پکّا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔

نمازؒ کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم:7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والد یا مَرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر 10 اپریل 2021ء تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

مارچ 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 گالی دینے اور بُری باتیں کرنے والے سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے۔ 2 اللہ ہماری دوستی کو بُری نظر سے بچائے۔ 3 بچے کو غلطی پر ڈانٹ کے بجائے پیار سے نصیحت کیجئے۔ 4 اپنی غلطی ہو تو اسے مان لینے میں عزت کم نہیں ہوتی۔ 5 دل لگا کر محنت کرو تا کہ امتحان میں اچھے نمبر آئیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (مارچ 2021ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: حضرت عِکرمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کس جنگ میں ہوئی؟

سوال 02: امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے کتنے لاکھ درہم خرچ کئے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ 923012619734+ کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

مارچ 2021ء	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
24						
25						
23						
26						
27						
28						
29						
30						
31						

نام------------------ ولدیت------------------

عمر-------- والد یا سرپرست کا فون نمبر--------------

گھر کا مکمل پتا------------------------------------

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ:90فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان جون 2021ء کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ:10مارچ2021ء)

نام مع ولدیت:------------------ عمر:---- مکمل پتا:--

موبائل/واٹس اپ نمبر:---------------------- (1) مضمون کا نام:------------------------ صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2021ء کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (مارچ2021ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ:10مارچ2021ء)

جواب:1.. جواب:2..

نام.................... ولدیت.................... موبائل/واٹس اپ نمبر....................

مکمل پتا..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2021ء کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

اسلام اور عورت

گھر میں دینی ماحول بنانے کا ایک نسخہ

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اپنے اہلِ خانہ کو اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا ذہن دینا بھی ایک مسلمان کی اہم ذمہ داری ہے۔ عُموماً گھر کے مختلف افراد کی سوچ مختلف ہوتی ہے۔ ان مختلف ذہنیت رکھنے والوں کو دین کے راستے پر لانے میں گھر کی خواتین اہم کردار ادا کرسکتی ہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔(1)

اس آیتِ کریمہ کے تحت "خزائنُ العرفان" میں ہے: اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری اختیار کرکے، عبادتیں بجالاکر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے اور انہیں علم وادب سکھا کر۔(2)

پیاری اسلامی بہنو! اپنے اہلِ خانہ کو نیکی کی طرف مائل کرنا، گناہوں سے نفرت دلانا اور گھر میں دینی ماحول بنانا ہماری ایک بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ گھر کے افراد ہماری بات سننے پر آمادہ ہوں اور وہ کون سا طریقہ ہے جس سے گھر میں ماں باپ، بہن بھائی، ساس نند سبھی ہماری بات سنیں اور ہمارے قریب آئیں، قراٰن پاک سے پتا چلتا ہے کہ نرم دلی لوگوں کو قریب کرتی ہے اور سخت مزاجی متنفر ہونے کا سبب ہے چنانچہ ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْۚ-وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۪﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے۔(3)

اسی طرح رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت سے بھی پتا چلتا ہے کہ نرمی ہماری اور ہمارے گھر والوں کی بھلائی کا ذریعہ ہے چنانچہ ہماری پیاری ماں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! نرمی اختیار کرو جب اللہ کریم کسی گھر والوں سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انہیں نرمی عطا فرمادیتا ہے۔(4)

گھر میں دینی ماحول بنانے کے لئے مزید یہ کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا بھی کرتی رہیں، گھر والوں کی طرف سے مخالفت اور سختی پر صبر وتحمل سے کام لیں، کوئی بات مانے یا نہ مانے آپ ہر جائز معاملے میں سبھی کی بات مانیں یہ چھوٹی چھوٹی باتیں اِن شآءَ اللہ دوسروں کی نظر میں آپ کی اہمیت بڑھائیں گی اور بالآخر وہ بھی آپ کی بات سنیں گے اور یوں آہستہ آہستہ گھر کا ماحول صحیح اسلامی ماحول بن جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

(1) پ28، التحریم: 6 (2) احترامِ مسلم، ص7 (3) پ4، اٰل عمرٰن: 159 (4) مسند امام احمد، 9/345، 405، حدیث: 24481، 24788۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

بلز، رسیدیں (قسط:02) اور ضروری کاغذات

اُمِّ نور عطاریہ

دینِ اسلام کتنا پیارا دین ہے کہ جس نے صرف اللہ و رسول کے نام والے کاغذات ہی نہیں بلکہ کسی بھی زبان میں کچھ بھی لکھا ہوا ہو سبھی کا ادب کرنے کا فرمایا ہے، اگر ہم اس پر عمل کریں تو جہاں اللہ کی بارگاہ سے ثواب کا خزانہ ملے گا وہیں ہمیں ضمناً دنیا کے بھی کئی فوائد ہاتھ آئیں گے۔

ہمارے گھروں میں عموماً کئی طرح کے کاغذات ہوتے ہیں مثلاً بچّوں کے برتھ سرٹیفکیٹ، ب فارم، رزلٹ کارڈز، سرٹیفکیٹس، اسکول ورک یا ہوم ورک کا نوٹس، فیس واؤچر، اسی طرح پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور اس کی کاپیاں، نکاح نامہ، ڈیتھ سرٹیفکیٹ، زمین یا پلاٹ کے کاغذات، بجلی، گیس، پانی اور ٹیلیفون کے بل، سودا سلف کی رسیدیں، بیماری اور دوائی کی پرچیاں، رپورٹس اور گھر کے مَردوں کی جیبوں سے نکلنے والے کئی طرح کے کاغذات اور کارڈز وغیرہ۔

ان جیسے دیگر کاغذات پر کوئی نہ کوئی تحریر عموماً اردو یا انگلش میں لکھی ہوتی ہے، ان کاغذات کو ہمیشہ سنبھال کر رکھنا چاہئے، ہاں البتہ اگر ان کی مستقبل میں کسی بھی طرح کی ضرورت باقی نہ رہے تو انہیں ٹھنڈا کیا جاسکتا ہے یا مقدس کاغذات کے ڈبے میں ڈال سکتے ہیں۔

بچوں کے رزلٹ کارڈز اور سرٹیفکیٹس وغیرہ خواہ چھوٹی کلاس کے ہوں یا بڑی کلاس کے، کبھی بھی ضائع نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ان کی ضرورت پڑ جاتی ہے، ہماری ایک اسلامی بہن کا بیٹا ایک گورنمنٹ ادارے میں جاب کے لئے گیا، اس کے پاس سبھی کاغذات، اسناد مکمل تھیں لیکن صرف میٹرک کا رزلٹ کارڈ نہیں تھا حالانکہ اوریجنل سند اس کے پاس موجود تھی، لیکن صرف رزلٹ کارڈ نہ ہونے کی بنا پر اسے جاب نہ مل سکی۔ اسی طرح دیگر بھی کئی مواقع ہیں جہاں یہ رزلٹ کارڈ اور سرٹیفکیٹس کام آتے ہیں۔

اسی طرح بچوں کے برتھ سرٹیفکیٹ، ب فارم، چھوٹی کلاسز کے رزلٹ کارڈز وغیرہ بھی محفوظ رکھیں اور جو نام، والد کا نام، تاریخِ پیدائش برتھ سرٹیفکیٹ پر ہو وہی سب کچھ ب فارم اور مدرسہ و اسکول کے ہر فارم اور سرٹیفکیٹ پر لکھوائیے، وگرنہ بعد میں بچّے بہت پریشانیوں کا سامنا کرتے ہیں۔

نکاح نامہ، پاسپورٹ، شناختی کارڈ اور زمین کے کاغذات وغیرہ کی تو دو یا تین کاپیاں بنوا کر مختلف جگہ محفوظ رکھیں کیونکہ ان کی اہمیت و ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

بجلی، گیس، پانی اور ٹیلیفون وغیرہ کے بلز وغیرہ جو کہ گھر کے مکان نمبر وغیرہ کے ایک سرکاری پروف کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں ان کو بھی ضرورتاً محفوظ رکھنا چاہئے خواہ یہ ادا کئے ہوں یا نہ کئے ہیں، بہت پرانے ہوں یا تازہ، ان کے لئے چاہئے کہ ایک فائل بنالی جائے جس میں ہر ماہ کے بلز ترتیب سے رکھے جائیں، یہ بلز کئی جگہوں پر استعمال ہوتے ہیں مثلاً جائیداد کی کسی دوسرے کے نام منتقلی، شناختی کارڈ اور ڈومیسائل بنوانے کے لئے اور بعض دفعہ پاسپورٹ بنوانے کے لئے بھی بجلی اور گیس کے بلز کام آتے ہیں۔

ضروری بات: اسناد، بلز اور رسیدیں وغیرہ ہر چیز کو ایک ہی جگہ پر نہ ڈال دیں کہ ہر بار کسی ایک چیز کی تلاش میں سارا کچھ بکھر کر رہ جائے گا، بہترین طریقہ یہ ہے کہ کاغذات کی کیٹگریز کے لحاظ سے اتنی ہی فائلیں بنالیں جن میں بلز، رسیدیں، سرٹیفکیٹس وغیرہ الگ الگ محفوظ کئے جاسکیں۔ (بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

حضرت سیّدتُنا خَنساء بنتِ عَمرو رضی اللہ عنہا

مولانا محمد بلال سعید عطّاری مَدَنی*

حُضور رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوش نصیب صحابیات میں ایک عظیم اور بُزُرگ خاتون "حضرت سیّدَتُنا خَنْساء بنتِ عَمرو رضی اللہ عنہا" بھی ہیں، آپ کا اصل نام "تُماضِر" جبکہ "خَنساء" آپ کا لقب ہے، آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق بنوسُلیم خاندان سے ہے۔(1)

قبولِ اسلام کا واقعہ: آپ رضی اللہ عنہا اپنے خاندان "بنو سُلیم" کے چند لوگوں کے ساتھ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بار گاہِ مُقدَّسہ میں حاضر ہوئیں اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئیں۔(2)

بے مثال شُجاعت و بہادری: جنگِ قادِسیہ (جو حضرتِ سیّدنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرت سیّدتُنا خَنساء رضی اللہ عنہا اپنے چاروں شہزادوں سمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جنگ سے ایک دن پہلے اپنے چاروں شہزادوں کو اس طرح نصیحت فرمائی: "میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قَسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پاک نے کُفّار سے مُقابَلہ کرنے میں مُجاہِدین کے لئے عظیمُ الشان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخِرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فنا ہونے والی زندگی سے بدرجہا بہتر ہے۔" جنگ میں حضرت سیّدتُنا خَنساء رضی اللہ عنہا کے چاروں شہزادوں نے بڑھ چڑھ کر کُفّار کا مُقابَلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جب ان کی والدۂ محترمہ کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو اُنہوں نے واوَیلا کرنے کے بجائے کہا: اللہ پاک کا شُکْر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شَرَف عطا فرمایا! مجھے اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید ہے کہ میں بھی اپنے ان چاروں شہید بیٹوں کے ساتھ جنّت میں رہوں گی۔(3) امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ عنہ اپنی وفات تک ان چاروں شہیدوں کی تنخواہیں اُن کی والدہ حضرت سیّدَتُنا خنساء رضی اللہ عنہا کو عطا فرماتے رہے۔(4)

(1) اسد الغابہ، 7/99 (2) الاستیعاب، 4/387 (3) اسد الغابہ، 7/100 ملتقطاً
(4) الاستیعاب، 4/389۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کے لئے

پورا نام مع ولدیت ❋ فون/واٹس ایپ نمبر ❋ شہر کا نام
❋ تحصیل ❋ ضلع ❋ صوبہ ❋ گھر کا مکمل ایڈریس

لکھ کر نیچے دیئے گئے نمبر پر واٹس ایپ کیجئے یا یہ سب معلومات کسی کاغذ پر لکھ کر نیچے دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے۔

مزید معلومات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +92313-1139278

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی Web: www.dawateislami.net

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی، اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

جائیداد میں لڑکیوں کو عاق کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا جائیداد میں لڑکیوں کو عاق کیا جاسکتا ہے؟

سائل: دانش اظہر (کہوٹہ، راولپنڈی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

"عاق" نافرمانی کرنے والے کو کہتے ہیں، جو والدین کی نافرمانی کرتا ہے، وہ خود ہی عاق و گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے، والدین کے عاق کرنے کا اس میں کوئی دخل نہیں، لیکن عاق کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ اس کو وراثت میں سے حصہ نہیں ملے گا، آج کل لوگ اپنی اولاد کو عاق کہہ کر وراثت سے محروم کر دیتے ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ہی اس وجہ سے کوئی شرعی وارث وراثت سے محروم ہو گا، بلکہ ایسا کرنے والا شخص گناہ گار ہو گا، کیونکہ وراثت شریعت کا مقرر کردہ حق ہے، جو کسی کے ساقط کرنے سے ساقط نہیں ہو سکتا، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں لڑکا ہو یا لڑکی، اسے اپنی وراثت سے عاق کرنا شرعاً جائز نہیں ہے اور کسی کے کہنے سے وہ اپنے حصے سے محروم بھی نہیں ہوں گے، بلکہ شرعی طور پر ان کا جتنا حصہ بنتا ہے، وہ اس کے مستحق ہوں گے۔

نیز اسی طرح اپنی جہالت یا رسم و رواج کی وجہ سے لڑکیوں کو ان کا حصہ نہ دینا جیسا کہ بعض جگہ لڑکیوں کو مطلقاً ان کا حصہ دیا ہی نہیں جاتا، یہ بھی حرام و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کہ یہ کسی کے مال کو ناحق و باطل طور پر کھانے کی ایک صورت اور کفار کا طریقہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کس صورت میں عورت کا میکا وطنِ اصلی نہیں رہتا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت حیدر آباد کی رہنے والی ہے، اس کی شادی کراچی میں ہوئی ہے اور حیدر آباد سے مستقل طور پر رہائش ختم کر کے شوہر کے ساتھ کراچی میں رہنے لگ گئی ہے۔ جب وہ عورت چار پانچ دن کے لئے اپنے میکے (حیدر آباد) جائے گی، تو وہاں نماز مکمل پڑھے گی یا قصر کرے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ عورت جب اپنے شہر حیدرآباد سے رہائش ختم کر کے مستقل طور پر شوہر کے ساتھ کراچی میں رہنے لگ گئی ہے، تو حیدر آباد اس کا وطنِ اصلی نہیں رہا، لہٰذا جب وہ پندرہ دن رات سے کم کے لئے میکے آئے گی، تو نماز میں قصر کرتے ہوئے چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت فرض پڑھے گی، کیونکہ عورت اگر شادی کے بعد شوہر کے شہر میں رہنے لگ جائے اور میکے میں رہائش کو مستقل طور پر ختم کر دے، تو عورت کا میکا اس کا وطنِ اصلی نہیں رہتا۔ اس صورت میں شوہر کے شہر اور میکے کے درمیان اگر مسافتِ شرعی یعنی کم از کم 92 کلو میٹر کا فاصلہ ہو اور عورت پندرہ دن رات سے کم کی نیت سے اپنے میکے آئے، تو اس کے لئے چار رکعت فرض نماز میں قصر کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

تحریری مقابلہ میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی: محمد فہد عطاری (درجہ دورۂ حدیث)، محمد فیضان رضا (درجہ دورۂ حدیث)، عبد اللہ ہاشم عطاری مدنی۔ **جامعۃ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی:** محمد دانش (درجہ ثانیہ)، کلیم رضا (درجہ ثالثہ)۔ **مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور:** عبد اللہ فراز (درجہ ثالثہ)، عمیر (درجہ تخصص فی الفقہ)۔ **جامعۃ المدینہ فیضانِ جمالِ مصطفیٰ واڑہ گجراں لاہور:** عبد المصور عطاری (درجہ خامسہ)، عبد المتین عطاری (درجہ خامسہ)۔ **متفرق جامعات المدینہ للبنین:** محمد شاف (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ عثمانِ غنی کراچی)، محمد یونس عطاری (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ ڈگری سندھ)، طلحہ خان عطاری (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان خلفائے راشدین راولپنڈی)، محمد عثمان (درجہ سادسہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ غریب نواز لاہور)، وقار یونس (درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ فیضان عبد اللہ شاہ غازی کراچی)، عطا بن محمد (درجہ دورۂ حدیث)۔ **مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃُ المدینہ للبنات گلزارِ عطار کراچی:** بنتِ بلال (درجہ ثالثہ)، بنتِ حیدر علی، بنتِ خورشید عالَم (درجہ رابعہ)، بنتِ معینُ الدّین، بنتِ سیّد نثار احمد (درجہ ثانیہ)، بنتِ نور حسن (درجہ فیضان شریعت)۔ **جامعۃ المدینہ للبنات فیضانِ عالَم شاہ بخاری کراچی:** بنتِ محمد ارشد (درجہ ثانیہ)، بنتِ محمد زبیر (درجہ ثالثہ)، بنتِ محمد سعید (معلمہ)، بنتِ شہزاد عطاریہ (درجہ ثالثہ)، بنتِ عدنان (درجہ ثالثہ)، بنتِ عمران (درجہ ثانیہ)، بنتِ غلام مصطفیٰ (درجہ ثانیہ)، بنتِ عرفان (درجہ ثانیہ)۔ **جامعۃ المدینہ للبنات فیضِ مکہ کراچی:** بنتِ محمود علی مدنیہ، بنتِ وسیم احمد عطاریہ مدنیہ، بنتِ محمد امین مدنیہ، بنتِ محمد الیاس پیروانی (درجہ ثانیہ)۔ **جامعۃُ المدینہ للبنات عشقِ عطار کراچی:** بنتِ محمد اقبال قادری (درجہ رابعہ)، بنتِ نثار احمد۔ **جامعۃ المدینہ للبنات گلستان مصطفیٰ کراچی:** بنتِ نبیل عطاریہ، بنتِ ابراہیم، بنتِ ارشد۔ **جامعۃ المدینہ للبنات فیضان رضا سرجانی ٹاؤن کراچی:** بنتِ عقیل احمد (درجہ فیضان شریعت)، بنتِ محمود احمد (درجہ فیضان شریعت)۔ **جامعۃ المدینہ للبنات فیضان عطار گوجرانوالہ:** بنتِ اظہر اقبال، بنتِ امجد (درجہ رابعہ)، بنتِ احسان اللہ (درجہ اولی)، بنتِ اعجاز (درجہ اولی)، بنتِ عمران (درجہ اولی)، بنتِ محمد حسین (درجہ اولی)۔ **جامعۃ المدینہ للبنات فیضان خدیجۃ الکبریٰ ڈیرہ اسمٰعیل خان:** بنتِ دین محمد (درجہ دورۂ حدیث)، بنتِ صفور (درجہ سابعہ)۔ **جامعۃ المدینہ للبنات حاصلپور:** بنتِ رشید احمد (درجہ ثانیہ)، بنتِ محمد نذیر، بنتِ مشتاق احمد۔ **اوورسیز جامعات المدینہ للبنات:** بنتِ سجاول (درجہ ثانیہ، آن لائن یوکے)، بنتِ عبد الغنی (ہند)، بنتِ قلندر (کرناٹکا، سرسی، ہند)۔ **متفرق اسلامی بہنیں، کراچی:** بنتِ ارشاد (درجہ رابعہ، انوار طیبہ)، بنتِ عابد حسین (اصطار مدینہ)، بنتِ عبد اللہ (فیضان ابو ہریرہ)، بنتِ فاروق، بنتِ عمران علی، بنتِ عرفان عطاریہ مدنیہ (انٹرپری انجینئرنگ)۔ **لاہور:** بنتِ عبد الستار (درجہ ثالثہ، طیبہ کالونی شادباغ)، بنتِ علی محمد (بھٹہ گاؤں)، بنتِ رمضان عطاریہ (مغل پورہ)، بنتِ محمد شمشاد عطاریہ (سمن آباد)، بنتِ صدیق (مکہ کالونی)، بنتِ علی محمد (بھٹہ)۔ **واہ کینٹ:** بنتِ شاہنواز (درجہ رابعہ، خوشبوئے عطار)، بنتِ کریم عطاریہ مدنیہ (گلشن کالونی)۔ **حیدرآباد:** بنتِ منظور الٰہی (درجہ ثانیہ)، بنتِ سلیم عطاریہ (درجہ دورۂ حدیث)۔ **ملتان:** بنتِ شوکت نیازی (درجہ خاصہ و میڈیکل فرسٹ ائیر)، بنتِ لیاقت علی (درجہ رابعہ)۔ **متفرق:** بنتِ خطیب الرحمٰن قریشی (تفسیر کورس، فیضان آن لائن اکیڈمی ایبٹ آباد)، بنتِ شاہد نثار (جامعۃ المدینہ بہار مدینہ فیصل آباد)، بنتِ اشرف عطاریہ مدنیہ (نقشبندیہ جلالیہ کنز الایمان گوجرہ)، بنتِ انور علی (درجہ ثانیہ، فیضان مشتاق خیرپور سندھ)، بنتِ ثاقب (اگوکی سیالکوٹ)، بنتِ شیر علی (درجہ رابعہ، وہاڑی)، بنتِ نثار احمد (فیروزوالا)، بنتِ محمد یعقوب (گجرات)، اُمِّ غلام الیاس عطاریہ (بورے والا)، بنتِ عبد الحمید (فیضان امیر اہل سنّت حاصلپور)، بنتِ نیاز احمد (درجہ دورۂ حدیث، رحیم یار خان)، بنتِ اکرم عطاریہ (ایم اے اردو، یونیورسٹی کراچی)۔

فرمانِ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

امامت کورس

دعوتِ اسلامی کا امت پر بہت بڑا احسان ہے۔

(مدنی مذاکرہ 10 شوال المکرم 1440)

امامت کورس

پاکستان میں کم و بیش 25 مقامات پر اس کورس میں داخلے جاری ہیں

یہ کورس ملک و بیرونِ ملک میں آن لائن بھی کروایا جاتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے
+92315-2678671

Email:imamatcoursepak@dawaateislami.net

شعبہ مدنی قافلہ 2021 کے مدنی قافلوں کی تاریخیں

ان تاریخوں یا ان کے علاوہ بھی مدنی قافلے میں سفر کرنے کے لئے اپنے شہر کے فیضانِ مدینہ یا ذمہ داران سے رابطہ کیجئے

مارچ	14،13،12	رجب	29،28،27	جمعہ، ہفتہ، اتوار	ایک ماہ 15 مارچ
اپریل	11،10،9	شعبان	28،27،26	جمعہ، ہفتہ، اتوار	رمضان اعتکاف
مئی	16،15،14	شوال	3،2،1	جمعہ، ہفتہ، اتوار	ایک ماہ 01 شوال
جون	27،26،25	ذوالقعدہ	16،15،14	جمعہ، ہفتہ، اتوار	ایک ماہ یکم جون
جولائی	23،22،21	ذوالحجہ	12،11،10	بدھ، جمعرات، جمعہ	یکم محرم الحرام سے 12 دن کے قافلے
اگست	15،14،13	محرم الحرام	6،5،4	جمعہ، ہفتہ، اتوار	یکم محرم الحرام سے 12 دن کے قافلے
اگست	19،18،17	محرم الحرام	10،9،8	منگل، بدھ، جمعرات	یکم محرم الحرام سے 12 دن کے قافلے
ستمبر	26،25،24	صفر	18،17،16	جمعہ، ہفتہ، اتوار	ایک ماہ 05 ستمبر
اکتوبر	19،18،17	ربیع الاول	12،11،10	اتوار، پیر، منگل	ایک ماہ 08 اکتوبر
نومبر	28،27،26	ربیع الآخر	22،21،20	جمعہ، ہفتہ، اتوار	ایک ماہ 07 نومبر
دسمبر	27،26،25	جمادی الاولیٰ	22،21،20	ہفتہ، اتوار، پیر	ایک ماہ 05 دسمبر

سب چھوڑئیے

رب سے جڑئیے

Time Accuracy | Namaz Alarms | Qibla Direction | Auto Silent

Google Play | App Store

DAWATEISLAMI

ISBN 978-969-631-974-0

0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net